إنه من سليمان وإنه بسم الله الرحمن الرحيم

بفضل خدائی زمین وزمان درین ایام میمنت فرجام نسخه کاشف وقائع روئے زمین میسمے

خواجہ شیخ علی حزین

حسب الارشاد مالک مطبع بحسن سعی کارپردازان بماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۹ھ

در مطبع ریس دهلی باهتمام مولوی غلام محمد خان طبع

انتخاب از فہرست کتب خانہ تجارتی مولوی غلام احمد خان مترجم کتب تصوف مالک مطبع مسلم پریس دھلی و بھیجہ

بحمد اللہ اس کتب خانہ میں ہر علم و فن کی ہزارہا کتب موجود ہیں۔ فہرست کتب کلاں درخواست کرنے پر کارخانہ سے بلا قیمت بعد ادائے محصول روانہ کی جاتی ہے۔ اس کتاب کی پشت لوح پر چند کتب جدیدا تطبع درج کی جاتی ہیں شائقین بار سال قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو طلب فرمائیں

المشتہر مولوی غلام احمد خان بریان مترجم کتب تصوف۔ مالک مطبع مسلم پریس دہلی۔

تحفہ سبحانی ترجمہ الفتح الربانی والفیض الرحمانی۔ ملفوظ مبارک حضرت غوث الاعظم فخر الائمہ محی السنۃ مولانا ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اس کتاب میں آپکے وہ وعظ اور نصائح درج ہیں جو آپ اکثر جامع مسجد بغداد یا رباط میں فرماتے تھے جنکے استماع سے ہزارہا خاطی تائب اور کفار مسلمان ہو جاتے تھے بے بہا کتاب ہے۔ بار دوم طبع ہوئی اور بہ نوع تیار ہے۔ قیمت فی جلد۔ عہ/

مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت اردو۔ یہ وہ نایاب مجموعہ ہے جو اپنی خوبی بیان و نفع رسانی کی وجہ سے تین سال میں تین مرتبہ چھپ چکا ہے اور اب تک اسکی پانچہزار جلدیں طبع ہو چکی ہیں خوبی مضامین اسکے ملاحظہ پر منحصر ہے۔ اس نسخہ شریف میں حسب ذیل بزرگان دین رحمہم اللہ کے ملفوظات ہیں۔ ملفوظ حضرت خواجہ عثمان ہارونی۔ ملفوظ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری ثم الاجمیری۔ ملفوظ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح۔ ملفوظ حضرت بابا صاحب شیخ فرید الدین گنجشکر رح۔ ملفوظ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی دہلوی قدس سرہ۔ قیمت میں چار آنہ کی کمی کی گئی۔ عہ/

سراج المجالس ترجمہ **خیر المجالس** ملفوظ مبارک حضرت قطب الاولیا شیخ الاتقیا فرد الحقیقۃ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ جمع فرمودہ حضرت حمید شاعر قلندر۔ اس کتاب کی اہل بصیرت کو ایک مدت سے تلاش تھی۔ نہایت تلاش سے اسکو حاصل کرکے اردو میں شائع کیا ہے اصل کتاب خیر المجالس میں تحریر و ترتیب و بعد اختتام اکثر نظر انور حضرت فرد الحقیقۃ سے گذری ہے اور آپنے وقتاً فوقتاً جامع ملفوظ ہذا کو استحسان فرمایا ہے۔ آپکو بخوبی معلوم ہے کہ علم تصوف کیسا شریف علم اور اس طریقہ میں حضرت روشن چراغ دہلی کس پایہ جلیل کے بزرگ ہیں آپ کا علم و تبحر مشہور عالم ہے۔ ہم اس کتاب کی تعریف کو آپکے نام نامی سے وابستہ کرتے ہیں۔ آپنے حضرت فرد الحقیقۃ کے علم و تبحر و کمال خدا شناسی سے اس کتاب کے علوم و مضامین اور عمدگی مطالب کو قیاس فرمالیں ہر مکان میں اسکی جلد ہونی چاہیئے۔ قیمت کاغذ دلائتی عہ/ رسمی عہ/

فوائد الفواد اردو۔ ترجمہ ملفوظ مبارک حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ اس ملفوظ کو حضرت امیر علاء الحسن سنجری رح نے پندرہ سال کامل کی محنت میں جمع فرمایا تھا۔ یہ وہی ملفوظ ہے جسکے بدلہ میں طوطی ہند امیر خسرو دہلوی رح اپنی جملہ تصنیفات نظم و نثر اسکے جامع کو مرحمت فرماتے تھے لیکن آپنے اس گوہر بے بہا کا اپنے نام سے جدا کرنا منظور نہ فرمایا۔ قابل ملاحظہ کتاب ہے۔ قیمت عہ/

عشرہ کاملہ از حضرت فانی فی اللہ باقی باللہ شیخ کلیم اللہ جہانآبادی رضی اللہ عنہ مصنف تفسیر کلیمی۔ کشکول۔ مرقع۔ سواء السبیل۔ سبعہ وغیرہ وغیرہ۔ عشرہ کاملہ عربی میں نہایت نایاب کتاب ہے۔ حضرت شیخ نے اس کتاب کو کتاب خانہ کاملہ میں تحریر فرمایا ہے۔ اس مختصر کتاب میں تصوف کے تمام رموزات خفی و جلی قلم بند کیئے گئے ہیں دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے خوبی اسکی مطالعہ پر منحصر ہے۔ نہایت جانفشانی اور محنت سے اردو ترجمہ کرکے شائع کیا ہے کہ اردو خوان مسلمان بھائی حضرت شیخ خوش کی اس قابل قدر تصنیف سے فائدہ حاصل کریں۔ قیمت ۶/

کشکول کلیمی اردو۔ وابستگان سلسلہ عالیہ چشتیہ میں یہ کتاب معروف ہے۔ اس کے مصنف فانی فی اللہ باقی باللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی ہیں طریق و تلقین ذکر و فکر و اقسام مراقبہ و محاسبہ و تزکیہ نفس میں لاجواب کتاب ہے۔ قیمت ۴/

گلدستہ گلشن فقیری اس میں ہر خاندان اور جملہ خانوادوں کے ہزارہا اولیاء کرام رحمہم اللہ کے اسماء بالتقید سلسلہ و تاریخ وفات وجائے فرار وغیرہ درج ہیں۔ قیمت صرف ۴/

خیر الحسنات مستورات کی تعلیم دین میں عمدہ کتاب بطور ناول ہے مصنف اسکے علامہ عصر وحید زمان مولوی محمد عبد الجبار خان صاحب بہادر سی ایس آئی۔ وزیر ریاست بھوپال ہیں۔ یہ کتاب حسب اجازت مصنف بہ تحریک خان بہادر منشی عنایت حسین خان صاحب طبع ہوئی ہے۔ زبان اس کتاب کی نہایت سلیس اردو ہے۔ ضروری مسائل میں شاید ہی کوئی مسئلہ بغیر تذکرہ آئے باقی رہا ہوگا۔ عورتوں کے اخلاق آداب اور اون کا دین درست کرنے کے واسطے اس کتاب سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں۔ حرف شناس بھی اس کتاب کو بہ آسانی پڑھ سکتی ہے۔ ناول کی طرز میں ہونے سے یہ کتاب دلچسپ ہوگئی ہے۔ جلی قلم عمدہ کاغذ پر خوش خط طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۱۰/

تحفۃ المتقین۔ احیاء العلوم کے باب آفات دل و زبان و جوارح (اعضا) کا خلاصہ۔ از مولوی حفیظ الدین۔ صاحب تقوی اسکو ضرور زیر نظر رکھیں دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ نہایت ہی کارآمد کتاب ہے۔ قیمت ۳/

سوانح عمری مولوی غلام محمد خان صاحب چشتی۔ اردو۔ مصنف نے اس کتاب کو اپنی بسر گی عمر میں خود لکھا ہے۔ اس میں خانقاہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی چشتی رحمہ کے زیادہ حالات ہیں۔ اور مفصل حالات غدر وغیرہ کے درج ہیں۔ قیمت ۰۰۰ ۲/

M.A.LIBRARY, A.M.U.
PE13733

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونسالہ التقی ونعتصم بعروۃ الوثقی۔ ونصلی علی سیدنا المصطفی وآلہ اعلام الہدی بیت یارائے زبان کو کہ ثنائی تو کنیم ؛ توصیف کمال کبریائی تو کنیم ؛ چیزے بکساط ما نہید ستان کو ؛ جانی کہ تو دادۂ خدائی تو کنیم ؛ چون انسان را بہمین ذرہ کزین سرمایہ تحصیل عبرتست واز بنیست کہ گروہے از دانشمندان وقدرت شناسان بتدوین کتب تواریخ وتحریر احوال بہر بد و نیک پرداختہ برخی از روزگار خود را در انکار پایان برده اند وبالجملہ تصفح سیر واخبار را نسبت بطبقات انام علی اختلاف مراتبہم فوائد بے شمار است وچون این سرگشتہ عمر باشفتگی تلف کردہ بچشم حقیقت ملاحظہ احوال خود نمودہ سرگذشت ایام گذشتہ را بہائی نگرندگان خالی از فائدہ وعبرت ندیدہ ودر افضل احوال دیگران لیسا باشد کہ فاقل را بنا بر جہات تخلیط واشتباہ اقتدا ما در شرح احوال خویش مجال آن نیست خواست کہ بذکر شمۂ از حالات وواقعات خود کہ درین عجالہ بخاطر ماندہ پردازد ودران رعایت ایجاز واختصار نماید تا طول مقال وآرایش عبارات مورث ملال خردمندان نگردد ودستان باذکار وایندگان را تذکاری باشد مامول از ناظران کرام آنکہ بنظر شفقت وترحم نگرند وبطلب مغفرت این محروم کوئی سعادات را معاونت فرمایند رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا وانا المستمد لمواہب المواہب محمد المدعو بعلی بن ابی طالب بن عبد اللہ بن علی بن عطاء اللہ بن اسمعیل بن اسحاق بن نور الدین بن محمد بن شہاب الدین علی بن علی بن یعقوب بن عبد الواحد بن شمس الدین

محمد بن احمد بن محمد بن جمال الدین علی بن الشیخ الاجل قدوة العارفین تاج الدین ابراهیم المعروف بزاهد الجیلانی قدس الله ارواحهم وختم لی بالحسنی از اجداد این فقیر شیخ شهاب الدین علی بلدهٔ استارا که موطن ومدفن شیخ است گذاشته بدار السلطنت لاهجان که احسن بلاد گیلانست سکنی نمود واز ان زمان باز لاهجان موطن اجداد گردید وجد فقیر شیخ جمال الدین علی بن عطاء الله از معارف علماء زمان خود بود خان احمد خان بادشاه گیلان نظر باستعدادی که داشته در تعظیم او مبالغه نمودے ولبعض مراتب علمیه را از ایشان استفاده نموده در دار السلطنت قزوین بصحبت شیخ جلیل بهاؤالدین محمد عاملی علیه الرحمة رسیده موانست تمام باهم داشتند چنانکه در شرح حدیث معراج که از تحقیقات عالیهٔ ایشان است بتقریبے در فواتح آن ذکر صحبت خود با شیخ علیه الرحمان نموده واز مصنفات ایشان است شرح فارسی بر کلیات قانون که بالتماس خان احمد خان نوشته ورساله اثبات واجب که مقدار دانش او ازان معلوم توانند شد ورساله حل شبهه جذر اصم واین هر دو نسخه بخط ایشان در کتاب خانه والد علامه طاب ثراه بنظر فقیر رسیده وحاشیه مبسوط بر فصوص فارابی وغیرها تکمیل علوم ودر خدمت سید المحققین امیر عزیز الدین سماکی استرابادی نموده ودگفتن شعر رغبت داشته وحدت تخلص ایشان است واین سخنان عاشقانه اش در کیفیت وحسن بلاغت بے نظیر افتاده ودیوان قریب بدو هزار بیت نظر رسیده از انجمله است

نظم

خوشا بحبت اثرے داشته باشد ٭ معشوق زعاشق خبرے داشته باشد ٭ دل رفت باتش کده عشق نیامد نمے آید اگر بال وپرے داشته باشد ٭ مردیم زلبس ثابت وسیار شمردیم ٭ آیا شب هجران سحرے داشته باشد ٭ دل را بطاق ابروی جانانه سوختیم ٭ قندیل کعبه بصنم خانه سوختیم ٭ وحدت چه حالتست که خوابت نمیبرد بصنم یا خود بنفس زگفتن افسانه سوختیم ٭ ولد ایشان منحصر بشیخ عبد الله بود کسب فنون علم از والد خود نموده بتقوی وانقطاع از دنیا انصاف داشته آنچه از وجه معاش واملاک موروثی حاصل آمدی بقلیلی قناعت نمودے وباقی را صرف دوستان ومحتاجان کردی سه پسر از ایشان مخلف شد شیخ عطاء الله وشیخ ابو طالب وشیخ ابراهیم شیخ عطاء الله که ولد اکبر بود در فقه وحدیث اعلم علماء آن دیار ودر زهد وکثرت عبادت درجهٔ عالی داشت درسن کهولت در گذشت واولاد ازو نماند شیخ ابراهیم که کهترین برادران بود از مستعدان روزگار ولعلو فطرت وذکا انصاف داشته مراتب اولهٔ علمیه را اکتساب نموده سرآمد اقران گردید و

بهفت قلم بغایت نیکو نوشتی وخط استادان را چنان تتبع کردی که تمیز درمیانه دشوار شدی مصحف
مجید وصحیفه کاملهٔ مترجم باتمام میرسانیده جهت والدمرحوم باصفهان فرستاده بود هردو را بفقیر شفقت
نموده بودند خوشنویسان اصفهان ازدیدن آن بهره ها می بردند ودر ترسل ودانشا مهارت تمام داشت
منشات ایشان درسفاین مستعدان مسطور مشهور است درشعر ومعما سلیقه داشت واحیانا بگفتن میل
نمودے این چند بیت از ایشانست **بلیت** بادهٔ خون جگر ماست زمینا مطلب ✦ گوهر از چشم تر ماست زدریا
مطلب ✦ پئ لیلی نتوان گشت چو مجنون دردشت ✦ انچه درسینه توان یافت بصحرا مطلب ✦ **رباعی** -
درگلشن دهر محرم راز نبود ✦ دربزم زمانه نغمه پرداز نبود ✦ تنها نتوان زمزمه پردازی کرد یکتیم زبان کسی هم
آواز نبود ✦ فقیر درصغرسن که درخدمت والد بلاهجان رسیدم سعادت ملاقات آن عم عالی مقدار دریافتم
حقا که درمحاسن صفات وحسن اخلاق وشگفتگی ومجلس آرائی تا امروز مثل او کمتر دیده ام ده سال
پیش ازوالد علامه درلاهجان برحمت ایزدی پیوست یک پسر مسمی شیخ مفید ودو صبیه ازایشان ماندند بود
پسر هم پس از چیزے دراول شباب درگذشت اما والد مرحوم درسن بیست سالگی بعد از تحصیل بسیارے
از مطلب علمیه نزد مولانائی فاضل ملاحسن شیخ الاسلام گیلانی بشوق ادراک صحبت فضلائی عراق
باصفهان آمده درمدرسه استاد العلما آقا حسین خوانساری علیه الرحمه که آثر فضائل ومناقبش از غایت
اشتهار بی نیاز از اظهار است باستفاده مشغول شدند وفنون ریاضیه را درخدمت بطلیموس زمان علامے
مولانا محمد رفیع که برفیعای بزدی مشهور است تکمیل نمود چنان استعراقی درمطالعه ومباحثه یافتند که
محصلے را کمتر میسر آمده باشد وتا اواخر عمر برهمان منهاج بود جماعتے کثیره از اصحاب تحصیل برکت تربیت
ایشان بمراتب عالیه رسیدند ودرکتابخانه ایشان زیاده از پنجهزار مجلد بود هیچ کتاب علمی بنظر درنیامد که از
اول تا آخر تصحیح ایشان درنیامده باشد واکثر محشی بخط ایشان بود قریب بهفتاد مجلد را که از انجمله
تفسیر بیضاوی وقاموس اللغه وشرح لمعه وتمام تهذیب حدیث وامثال ذلک بود بقلم خود کتابت نموده
بودے فرمود که من مکرر درشبانروزے یکهزار بیت وزیاده نوشته ام خطی بغایت زیبا وواضح
داشتند از ایشان شنیده ام که میفرمودند والدم درحیات بود که باصفهان آمدم وباین سبب کر

تو طن اختیار کنم زیادہ بر قدر مصارف ضروریہ بجہت من نمی فرستادند و آن را ہم در عرض سال بچند دفعہ
میرسانیدند لہذا آنقدر کہ مے خواستم برای ابتیاع کتاب از مقدور نبود بسیار بر اخود مے نوشتم بعد از
چند یکہ والد در حلت کردند اندیشہ معاودت بلاہجان از خاطر محو شد بالجملہ در اصفہان مکانے خریدہ بر عمارتش
افزودہ و عازم سفر حجاز شدہ از راہ شام بطواف بیت اللہ الحرام مشرف شدہ ببغداد باز گشتند
و چندی در مشاہد متبرکہ عراق بسر بردہ باز با صفہان مراجعت نمودند و از اہالی آنجا حاجی عنایت اللہ
اصفہانی را کہ از اتقیا و اخیار بود با ایشان موانست پدید آمد و صبیہ خود را با ایشان تزویج نمود اولاد منحصر
در چہار پسر بود مسلوک و تحسینین این بیچقدار است و سہ برادر دیگر یکے در کودکی و دو در عنفوان شباب
گذشتند مجملاً اگر از محامد صفات و اخلاق کاملہ و علو ہمت و فطرت و قوت ایمان و کمال فضل و دانش
آن علامہ متحریر خوض رود سخن بدرازی کشد و بسا باشد کہ خللے بر مبالغہ و حسن اخلاص این خاکسار کنند
در ہیچ فن از فنون علوم نبود کہ آنش موفور کمال نباشد و با این حال ہرگز مباہات بعلم چنانکہ رسم علماست
نداشتے و با ادنی کسے از اہل تحصیل و فرو مایگان مصاحبانہ سلوک کردی و با اینکہ طول عمر بمباحثہ
و افادہ گذراندی از جدل بغایت محترز بودے و این پیشہ را کردہ داشتے ہیچیک از افاضل را بچشم
تقریبہ و شگفتہ طبعی ایشان ندیدہ ام علو نفسش چنانکہ در نظر ہمتش دنیا را قدر کف خاکی نبود ہرگز
ہمت بر تحصیل مال و جاہ دنیوی کہ ادنی تلمیذ او را باندک مسامحہ بوجہ اکمل میسر بود نگماشت و در طبع
اندیشہ فروتنی تہ آسانی نداشت بارہا شنیدہ ام کہ مے فرمود لقمہ نان حلالی کہ رازق عباد قسمت ما
فرمودہ ما را کافی است و داعی بر تحصیل دنیا اگر پرورش دیگران و ایثار بر خواہندگانست بی دولت نفس مومنہ
میسر نیست و نزد من سر سخاوتہا قطع نظر کردن و واگذاشتن آنچیز لیست کہ در دستہاے مردم است
با ایشان ہرگز مبادرت باشنائی ارباب دول نکردے و با جمعی از امرا و اکابر و اعیان کہ اخلاصی داشتند
و نہایت آداب مرعی مے داشتند بزرگانہ سلوک نمودی عبادت و ورعش بمثابہ بود کہ در سن بیست و پنج
سال کہ با ایشان بسر بردہ ام ہرگز فعلے کہ در شرع مکروہ باشد از ایشان ندیدہ ام و بعد از نیم
شب در ہیچ حالی چہ در صحت و چہ در مرض او را بر بستر استراحت نیافتہ ام شش ہفت سال

من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

پیش از فوت عزلت و خلوت بر مزاجش غالب آمده ترک مباحثه و معاشرت نمود و اصلا بسر امور معاش اهل خانه نمیگردید و این فقیر را دران باب مختار ساخته بود گاهے بمطالعه مشغول میشد و بیشتر اوقات گریان بود اکثر لیالی را بالعبادت احیا مے نمود سخن با کسے زیاده بر ضرورت نگفتی و سخن گفتن کسی را هم خوش نداشتی تا آنکه در سال هزار یکصد و بیست و هفت هجری در سن شصت و نه سالگی بشدت امراض و ضعف مستولی شد صباحی که بجاشتگاه آن رحلت کرد مرا طلبید و سفارش بازماندگان نیکوکاری با ایشان نمود پس فرمود چنانکه مرا خوشنود داشتی خدا از تو خوشنود باد وصیت من بتو اینست که هرچند اوضاع دنیا را بروفق مرام نه بینی و زمانه ناسازگار افتد باید که بمنزلت رضا نازهی و تسلیت و دنیا له روی اختیار نکنی چه عمر قلیل قابل آن نیست و در اصفهان اگر توانی زیاده توقف نکن که شاید از ما کسی باقی ماند و این سخن را فقیر در نیافتم تا بعد از چند سال که فتنه و خرابی اصفهان بدید آمد پس فرمود در لیالی و ایام متبرکه بهرچه دست دهد و میسر آید ما را فراموش مکن بعد از سه چند بعالم بقا ارتحال فرمود و مدفن ایشان در مقابر مشهوره بمزار بابا رکن الدین در جنب تربت عارف ربانی مولانا حسن واشتهند گیلانیست افاض الله تعالی علیه شآبیب الرحمة والغفران و اسکنه فی فراديس الجنان چند بیت از مرثیه که در فوت آن عالی مقام بقلم آمده بود ثبت افتاد ابیات سپهر از مرگت ای صاف حقیقت بیصفا گشته ٭ نمی ماند بسر کیفیتی مینای خالی را ٭ کشیدی تا ز من دست نوازش ای چمن پیرا ٭ مثل چون بید مجنون گشته ام آشفته حالی را ٭ تو در پیرانه سر رفتی و من هم در غمت پیرم ٭ بحسرت میکنم سر لحظه یاد خورد سالی را ٭ نهان ای عرش رفعت تا ندیدم در دل خاکت ٭ ندانستم که پوشد خاک بسیاری کوه عالی را ٭ گستی تا زهم شیرازهٔ تالیف جسمانی ٭ مثالی نیست در عالم هویدا بیمثالی را ٭ بدل آه و فغانی دارم از مجموعهٔ آتش ٭ ز خاطر برده ام یکباره مصرعهاے حالی را ٭ اما مجمل احوال این مقدار

ولادت در روز دوشنبه بیست و ششم شهر ربیع الآخر بسال هزار و یکصد و پنجاه در دار السلطنت اصفهان اتفاق افتاده و هنوز چیزے از احوال ایام رضاع بیاد مانده و چون چهار سال از عمر برآمد والد مرحوم اشارت بتعلیم نمود دران اوان مولانا ے اعظم ملاه سید محمد شیرازی

علیہ الرحمۃ کہ آن علام روزگار بود وارد اصفہان در روزیکہ در منزل والد علامہ مہمان بود فقیر را
بخدمت ایشان برای شروع تعلم از روی تیمن حاضر نمودند مولانای مذبور بعد از بسملہ این آیات را سہ
نوبت تلقین فرمود رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي و فاتحہ
خواندہ نوازش فرمود و در دو سال سواد خوانی و حظی میسر آمد و شوقے مفرط بتحصیل حاصل شد
ہیچ شغلے نزد من مرغوب تر از خواندن و نوشتن نبود کتب فارسی بسیار از نظم و نثر خواندم بر سائل
صرف و نحو و فقہ مشغول ساختند و بزودی فراگرفتم رسالہ چند از منطق تعلیم کردند مرا بآن فن
زیادہ شوق و شغف پدید آمد و در ست اخذ کردم استادی کہ داشتم از ذکا و شوق من تعجب
مینمود و تحسین مے فرمود و شوق افزونی میگرفت چون طبیعت موزون بود از شعر لذتے عظیم
می یافتم و بگفتن میل شد و مدتی مخفی بود چون استاد مطلع شد مرا ازان منع نمودے والد مرحوم
نیز مبالغہ در ترک آن داشتے و مرا صرف طبیعت بکبارہ ازان ممکن نمود و چیزے کہ وارد خاطرے شد
مینوشتم و پنہان مے داشتم در سن ہشت سالگی والد مرحوم اشارت بتجوید قرآن نمود در
خدمت مولانا ملک حسین قاری اصفہانی کہ از صلحای زمان دران فن ممتاز اقران بود دو سال
قرارت نمودہ چند رسالہ دران علم خواندم و ازان فراغ حاصل آمدہ حسن قرأت من مرغوب
اسماع شد پس والد علامہ از فرط اشفاقی کہ داشت خود بتعلیم من پرداخت شرح جامی بر کافیہ
و شرح نظام بر شافیہ و تہذیب و شرح ایساغوجی و شرح تہذیب و شرح شمسیہ و شرح مطالعہ در منطق و شرح
ہدایہ و حکمۃ العین با حواشی و مختصر تلخیص و تمام مطول و مغنی اللبیب و جعفریہ و مختصر نافع و ارشاد
و شرائع الاحکام در فقہ و من لا یحضرہ الفقیہ در حدیث و معالم اصول و چند نسخہ دیگر در خدمت
ایشان خواندہ ام و ہم در صغر سن والد مرحوم مرا بخدمت عارف حقائق معارف قدوۂ مشائخ
کرام شیخ خلیل اللہ طالقانی قدس اللہ سرہ و حمہ کہ دران وقت از عزلت گزیدگان آن دیار بود برد
خواہش تربیت ارشاد نمود قریب سہ سال بخدمت ایشان میرسیدم اگرچہ کتابی بخصوص در خدمت
او نخواندہ ام لیکن ہر روزہ مطلبی و مسئلہ بر کاغذی بخط خود نوشتہ مے دادند و آن را تعلیم

مے فرمودند و مرا معلوم شود کہ آن عبارت از چہ کتابست و در اصلاح و تزکیہ نفس ناقص چندان التفات و مبالغہ مے نمود کہ زبان از بیان آن قاصر و دل از ادای شکر ایادی حقوق آن عارف کامل عاجز است الحق اگر قصور استعداد من نبودے ہر آئینہ ببرکات تربیت و انفاس آن بزرگوار بمقامیکہ بالیست رسایندی وے از اکابر مشائخ عارفین و جامع علوم ظاہر و باطن بود اگر خواہم کہ شمہ از حالات و کرامات و مقامات و مجاہدات و ضبط اوقات و طور معاش آن عالی مقام را شرح دہم کتابے شود بالجملہ چون طبع ایشان موزون و گفتن شعر رغبت مینمود مطلع بمیل من سخن بود ازان چندان منع و زجر نمیفرمودند بلکہ گاہے امر بخواندن چیزے کہ گفتہ بودم مے کردند و تخلص بلفظ حزین از زبان گہربار ایشان است این رباعی از اشعار آن قدوۂ کرام مثبت افتاد

رباعی

اے شوخ بیا درول درویش نشین ٭ کان نمکے بر جگر ریش نشین ٭ در ہجر تو دامنم گلستان شدہ است
یکدم بکنار کشتہ خویش نشین ٭

و در ہمان اوان ایشان برحمت حق پیوستند پس ازان والد علامہ سفارش تعلیم و تربیت فقیر بفاضل عارف شیخ بہاؤ الدین گیلانی کہ از تلامذۂ سید الحکماء میر قوام علیہ الرحمۃ و از گوشہ نشینان و جامع فضائل صوری و معنوی بود نمود چندی در خدمت او تحصیل نمودہ قدرے از کتاب احیاء العلوم و رسائل اصطرلاب و شرح چغمینی خواندم والد مرحوم مرا اشارت بمطالعہ کتب اخلاق مے فرمود و جمعے از مبتدیان اہل تحصیل ہر روز حاضر شدہ قدرے اوقات صرف مباحثہ ایشان نمودہ آنچہ را اخذ نمودہ بودم با ایشان تکرار میرفت و حق تعالی برکت و وسعتی در اوقات من کرامت فرمودہ بود و با وجود اشغال کثیرہ فرصت تنگی نمے نمود و شوق مباحثہ و مطالعہ چنان مرا بیقرار داشت کہ التفات بلذات نداشتم مکرر در شبہا از کثرت بیداری من والدین راترحم آمدہ مرا النصیحت والتماس باستراحت میکردند و سود نداشت آنچہ را بدرس نمی خواندم بمطالعہ اخذ نمودہ مواضع مشکلہ را از والد سوال میکردم و آن مقدار از کتب مختلفہ فنون متشتتہ کہ در اندک مدتے بمطالعہ من در آمد مگر قلیلے از علماء متتبع را میسر آمدہ باشد و باین حال رغبتی موفورہ بطاعات و عبادات بود و لذتے

عجیب ازان می یافتم و لیالی و ایام و اوقات متبرکه را مصروف باحیا و مواظبت باذکار و دعوات
ماثوره مینمودم و بسیارے از نوافل و سنن علیه ضایع نمیشد و دل را طرفه رقت و صفائی و سینه را
انشراحی بود و ذکر آن احوال چنانکه بود نتوانم کرد و انچه گفتم از معقوله ذکر النعم من نضایع المساکین است
افسوس افسوس چه دانستم کار باین درماندگی و دل مردگی و افسردگی که اکنون کشیده خواهد کشید
و کام بلذت خو گرفته را باید با اینهمه تلخی و زهر جانگداز ناکامی ساخته **شعر عربی** و بت بلیل
ساورنتی ٭ من الرفش فی انیابها السم ناقع حسرت بے پایان و غم جانگزا ی اینست که درین
یکدو نفسی که باقی مانده باشد دیگر امید نبود و احتراز نفخهٔ مقصود نیست **فرد** کو فصل بهار تا یکے
زمے کام برآرم ٭ چون شاخ گل از خرقهٔ خود جام برآرم ٭ صدق امیر المومنین علیه السلام -
حیث قال احذر و اقرارا لنعم فما کل شارد بمردود **فرد** آسائش است آنچه بخاطر نمیرسد ٭ آن
روزگار نیست کہ این آرزو کنیم ٭ و هم دران آوان از برکت تقوی و ورعی که مزروق شده بود
مرا در مسائل فرعیه عملیه که مواضع خلاف فقها بود اضطرابی دحیرتے رو داد و خاطر مطمئن بفتاوے
فقها و معمول بین الناس نمیشد و دران باب خوض عظیم کردم و احادیث را اصل و ما خذ دانسته
بسیارے از کتاب تهذیب الاحکام شیخ طوسی را در مدرسه مجتهد الزمان آقا هادی خلف مولانا
محمد صالح مازندرانی علیه الرحمه استفاده نمودم و نظر در رجال حدیث و اسناد کردم و رجوع
بکتب استدلالیه فقها و تشخیص طرق استنباط ایشان نمودم و بر کتب فروعیه حدیث گذشتم
و دران باب جد موفور کردم تا آنکه در مسائلے که مرا محتاج الیه و معمول به بود بقدر وسع اطمینانے
حاصل آمد و از تقلید محض خاصه با تخالف آرا و عدم عصمت احدی از مفتیان که مدحض اقدام
است و موقوف حیرت فی الجمله رهائی حاصل آمد و دران اوان بعد از نیم شب که والد مرحوم بر مسجد استند
پیش ازان که بنوافل مشغول شود تفسیر صافی را که از مصنفات فاضل میرور مولانا محمد محسن کاشانیست
نزد ایشان قرات کرده باتمام رسانیدم و با کثرت مشاغل تحصیل و وظائف مرا شوقی موفور
بصحبت مستعدان و موزونان بود و با جماعتے ازین طائفه مختلط بودم روزے در منزل

والد علامہ مجمعی از مستعدان منعقد بود مرا ہم دران محلس طلبیدند واز ہر جا سخنان درمیان آوردند بگفتہ
از حاضران این بیت ملا محتشم کاشی را برخواند **بیت** اے قامت بلند قدان در کمند تو ؛ رعنائی آفریدہ
قد بلند تو ؛ وبعضے از حضار مجلس تحسین بلیغ فرمودہ والد مرحوم فرمود کہ دیوان محتشم بنظر من در آمدہ شاعرے
ایان اُستاد است اما کلامش بے نمک است وآنمقدار از حلاوت کہ تدارک بے نمکی کند مقدار
باآنکہ نمک در سخن شاید کہ گلو سوز تر باشد از حلاوت چنانکہ از ہمین مطلع بلند او اینمعنی مستنبط
تواند شد دیگر تنہا مصرع اخیر درست افتادہ مصرع اول بطبع مانوس نمیشود چہ قامت را در کمند
افتادہ گفتن باسلیقہ راست نیست اگر لفظ قامت نبودی و گفتے اے کہ بلند قدان در کمند تواند
این کلام پسندیدہ بودے حاضران تصدیق نمودند پس متوجہ من شدہ فرمودے دانم کہ از شاعری
ہنوز باز نماندۂ اگر توانی درین غزل بیتے گفت بگو ہمان لحظہ مرا مطلعی بخاطر رسید وچون نظر الیشان
باز بمن افتاد دریافتند کہ چیزے بخاطر رسیدہ فرمود کہ اگر گفتی بخوان وحجاب مکن این مطلع برخواندم
نظم صید حرم کشد غم چشم بلند تو ؛ فریاد از تطاول مشکین کمند تو ؛ حاضران از جا در آمدند وآفرینہا
گفتند تا الیشان درتحسین بودند مرا بیت دیگر بخاطر رسیدہ برخواندم **نظم** شد رشک طور از آمدنت
کوئے عاشقان ؛ بنشین کہ باد خردۂ جانہا سپند تو ؛ درین مرتبہ والد علامہ نیز تحسین کردہ فرمود
کہ آنچہ میگفتم در شعر ملا محتشم نیست درین حالت بیت دیگر برخواندم **نظم** مشکل شدہ است کار دل
از عشق وخوشدلم ؛ شاید رسد بخاطر مشکل پسند تو ؛ وہم چنین باندک تاملے بیت دیگر گفتم تا غزل
تمام خواندم حضار گفتند کہ این طرز شعر بدیہہ گفتن امروز مقدور کسی نیست والد فرمود کہ الحال
ترا اجازت شعر گفتن دادم اما آن مقدار کہ وقت ضائع نکنی و قلمدانیکہ در سر کار خود داشت
برائے نوشتن این غزل مرا انعام فرمود ودر ہمان اوان مرا حادثہ سخت رسیدہ فترتے در احوال
پدید آمد جوش بہار وخرمی روزگار بود باجمعی یاران خود بصحرا رفتم واسپ تاختم اسپ در دویدن
بیفتاد واستخوان دست راست من کوفتہ شد وتا یکسال باصلاح نیامد استادان ماہر معالجہا
مے کردند ورنجی صعب کشیدم وپس از چندے کہ وجع تسکین یافتہ بود ہمچنان بیکار وبار گران بود

چون خوئی بنوشتن داشتم بدست چپ گرفته مسوده مے کردم و دران مصیبت واندوه شعر بسیاری گفته ام
از جمله مثنوی ساقی نامه است که افتتاح آن اینست **مثنوی** خدایا تو ئی آنکه از را زو بس + بهشت
از لو وارند پاکان هوس + من و مستی و کنج میخانه + بآزادیم خط بپیمانه + تخمیناً یکهزار بیت است بغایت
سنجیده و مستانه گفته شده تا آنکه حق تعالی ازان درد والم صحت بخشید و پراگندگی بجمعیت گرائید
اکنون برخی از افاضل و معارف که در صغرسن با صفهان ملاقات ایشان نموده ام و هم دران اوان
رحلت کرده اند بقلم آمد از انجمله فاضل مرحوم مولانا محمد باقر مجلسی اصفهانیست که شیخ الاسلام و از
مشاهیر محدثین و فقهاے امامیه بود مولفات مشهوره دارد سه چهار نوبت ایشان را دیده ام در
هفتاد و دو سالگی در هزار صد و ده هجری درگذشت دیگر عمدة السادات میرزا علاء الدین محمد معروف
بگلستانه است از افاضل و اتقیا بود و با والد مرحوم اختصاص تمام داشت بعیادتش رفته و افاده
بسیرے بر دو بر کتب متداوله شرعیه تعلیقات دارد در روزگاری با سودگی و عزت داشت در همان
اوان او نیز درگذشت و اولادش بمناصب دیوانی آلوده شدند و ایشانرا آن عزت و احترام نماند
دیگر فاضل میرور شیخ جعفر قاضی است وے از مشائخ بلدهٔ کمره و از اعاظم تلامذهٔ استاد العلما
آقا حسین خوانساری و جامع فنون علوم و احتشام داشت بمنصب شیخ الاسلامی رسید و آن
شغل خطیر را بر نهج ستوده تقدیم کرد و از وفور مهارت که در امور ملکی و قوانین معاشرت داشت
بوزارت اعظم نوید یافت بعض امرائی سلطانی که در پایهٔ آن منصب بزرگ بودند در شکست کار او
کوشیدند و بادشاه را ازان اراده درگذرانیدند در سن کهولت درگذشت و در حایر حسین
علیه السلام مدفون شد چون با والد مرحوم مودت و الفت تمام داشت مکرر فقیر بخدمت ایشان
رسیده دیگر برادر کهتر ایشان شیخ علیست او نیز در سلک فضلا بود و بعد از برادر خود بچند
سال درگذشت دیگر مسیح الزمان اخوند میسحائے کاشانیست بزیور فضل و کمال آراسته تلمیذ و داماد
مرحوم آقا حسین خوانساری و بغایت ستوده خصال و خوش صحبت بود شعر بسیاری گفته و نشاط
نفسی دارد و صاحب تخلص [illegible]

ذکر معدودے از افاضل معاصرین

چو تا بو نظاره است ؛ تا چشم میزنی بهم این رشته پاره است ؛ شعر دیگر بلبل بگل نشان دهد از رنگ و بوئی تو ؛ پروانه با چراغ کند جستجوئی تو ؛ تا باشدم بهانهٔ از بهر باز گشت ؛ دلرا بجا گذاشته رفتم زکوئی تو ؛ در اصفهان بافاده مشغول بود تا در گذشت دیگر مولائی مغفور حاجی ابوطالب وی از صلحائے دهر واز مصاحبان مولانا محمد باقر مجلسی بود بافاده فقه و حدیث مشغول و اقوالش در شرعیات معتمد علیه و روزگارے با سائش داشت در سال فوت مولانا محمد باقر در گذشت فقیر چند نوبت الیشان را دیده ام پسرش حاجی ابوطالب نیز از محدثین بود بعد از پدر بچند سال در گذشت دیگر فاضل عالیشان آقا رضی الدین محمد است خلف علامه نحریر آقا حسین خوانساری واز اذکیائے علما بود طبعی بغایت دقیق و فکرتے عالی داشت در خدمت او بسیاری از فضلا مستفید شدند در جوانی در گذشت فقیر در منزل والد بخدمت الیشان رسیده دیگر فاضل عارف میرزا باقر قاضی زاده است از دانشمندان روزگار و صاحب طبعان بود چون سکنی در محله عباس آباد اصفهان داشت بقاضی زادهٔ عباس آباد معروف بود در اکثر علوم ماهر و بافاده مشغول و اوقاتی منتظم داشت با والد مرحوم مربوط بود تا رحلت نمود طبعش بگفتن شعر رغبت نمودی از الیشانست منظومه ؛ فصل گل و موسم بهارست ؛ گلزار پر رنگ و بوئے یار است ؛ تو شب ماه تیره روزان چون چشم سفید گشته تار است ؛ دیگر مرحوم مولانا شمس الدین محمد است خلف فاضل مجتهد مولانا محمد سعید گیلانی وی از جمله مستعدان و جامع کمالات صوری و معنوی بود و بعد از تحصیل بسیارے از فنون علمیه ذوق سلوک و ریاضات بر او غالب شد و طرفه شوری و استغراقی دیرا فرو گرفت علوم ظاهر نموده بحاجی عبد القادر عاشق آبادی اصفهانی که خود را از مشائخ زمان میدانست مریدان داشت نسبت ارادت درست کرد و در حیات والد خود در عنفوان شباب در گذشت و پس از مدتے والدش که از اعاظم علما بود رحلت نمود با والد فقیر الیشان را مودتے قدیم بود دیگر مولانا محمد سعید مذکور آقا مهدیست که از دانشمندان و در ریاضات مهارتے بکمال شنیده میشود که تا حال در حیات به لاهیجان سکنی نموده دیگر جامع الکمالات مولانا حاجی محمد گیلانی است وے از مشاهیر طلبه و بغایت

حمیده خصال بود در اصفهان توطن اختیار کرد و در خدمت مجتهد مرحوم مولانا محمد باقر خراسانی که از اعاظم علماء بوده تحصیل نموده و در شعر سلیقه مستقیمه داشت اشعارش مشهور است و در بهرماه بگذر و بمنزل والد آمده چند روز توقف نمود الحق بغایت هموار و پرهیزگار بود در اصفهان رحلت کرد اینچند بیت از اشعار اوست **اشعار** از گداز شمع باشد شعله را پابندگی ✦ میکند از پهلوئے مظلوم ظالم زندگی ✦ نالے بکار خویش آیم نے بکار دیگرے ✦ چون چراغ روزمی سوزد مرا این زندگی ✦ دل روشن بتقریب هوس عشق آشنا گردد ✦ اگر خواهد که آب آتش شود اول هوا گردد ✦ چنین گر خواهش پیکان تیر اوست جانم را ✦ پس از مردن غبار سنگ و سنگ آهن ربا گردد **وله** صبحدم در پاے خم آمد مرا مینا بسنگ ✦ در چنین وقتی نیاید میکپس را پا بسنگ ✦ **در توصیف اصفهان** دور اصفهان آنمقدار را فاضل و مستعدان بودند که اگر استیفای البشان شود بطول انجامد والحق بآن جامعیت مصر اعظم و معموره عالم نتوان یافت **شعر عربی** دیار بها حل الشباب تمیمتی ✦ و اول ارض مس جلدی ترابها ✦ بآن اعتدال و قوت و لطافت و آبی بآن گوارا و شهری بآن شکوه و رونق و نظافت و زهاب و کثرت عمارات عالیه و آثار قدیمه و جدیده و انبوهے نازو نعمت و ریع مسکون نشان نداده اند هما نا تتمیم و تکمیل نفوس و ابدان انسانیه از تاثیرات آن سرزمین است همیشه منشار افاضل و اکابر و مستعدان و هنرمندان بوده و هر قدر در توصیف و خصائص جمیله آن کوشیده شود ناگفته نماند اگر هوشمند جهاندیده آفاق گردیده بآن بلد رسیدی و اقامت نموده عمر و فرصت یافتی هر آئینه بخصوصیات و جهات امتیاز آن بر کل جهان آگاهگشتے حسن معیشت دران برای فقیر و غنی و مسافر و مجاور یکسان و تحصیل هر کمالے و هر گونه نعمتے میسر و آسان اهالی آن از هر طبقه بفراست و ذکا مردے و مردمی و مروت آشنا جمهور خلقش بحلیه حیا و عفاف و رغبت بطاعات و مرضیات آراسته مدارس و معابد بیشمارش طول لیالی و ایام بریاضت و عبادت سعادتمندان حق طلبان معمور و ببرکت معدلت سلاطین هوشمند دین پرور و مآثر علماء اکابر فیض گستر در طبایع قاطبهٔ عوامش مراسم و قوانین ستوده و رسوم و شهاے پسندیده منطبع معمول و امور مکروهه و اعمال مذمومه بغایت نادر و مستور بود حکیم شفائی شاعر مشهور در یکے

از مثنویات خود بقدر وسع توصیف آن نموده و گفته اشعار گردون پدر بهست و مادر ارکان ٭ فرزند به از پدر صفهان ٭ محکم چو بپای دو ستادارای ٭ در کنگره اش فلک حصاری ٭ پیچ و خمست از آن حصارش ٭ کاندر شکمست روزگارش ٭ چه شرق و چه غرب را در و جای ٭ یک کوچه گرفته بهر دو ماوای ٭ از غایت بسط آن معظم ٭ صد وقت در و شود بیکدم ٭ یک خانه طلوع بامداد است ٭ یک کوچه شب سیاه زاد است ٭ صد بار برا وج سر کشد مهر ٭ کش جائے دگر نهان بود چهر ٭ زان آب و هوا تبارک الله کافشاندهٔ اوست جان آگاه ٭ فطرت گل کس بوئے خارش ٭ اندر اک گیاه کشت زارش ٭ بر در ک این جهان حکمت ٭ یونان باشد گدای فطرت ٭ هر کو چه معلمی ستاده ٭ هر کام فلاطنی فتاده ٭ بازار لکان او خردمند ٭ هم عقده کشا وهم رصد بند ٭ او باش محیط آفرینند ٭ اطفال شفادر آستین اند انهار بهشت اگر چهار است ٭ خلد است که بهر او هزار است ٭ تا آنکه از آسیب عین الکمال وحادثهٔ روزگار بآن مطرح اعظم از خرابی و ویرانی و پراگندگی ساکنان و دود ما تهائے قدیم رسید **شعر** والابدّان تلفاک یوما منیهٔا ٭ سواء علیها ان تخور و لعدلا ٭ **شعر** از روی یار خرگهی ایوان همے بینم تهی ٭ وز قدان سرو سهی خالی همی بینم چمن ٭ بر جائے رطل و جام شکوران نهاد ستند بی ٭ بر جائے چنگ و نائی نے آواز زاغست و زغن ٭ هذا قصورا و فی تحت الثری سکنوا ٭ ما بال ملکهم بحو بهم الکفن ٭ و هنوز هم که خرابی آن مصر جامع بنصاب کمال رسیده بهترین معمورهائی عالمست کسی که اوضاع سالفه آنرا مشاهده نکرده باشد چون بآن و یا در آید چنان پندارد که چیزے کاسته نشده و گرد طغیان نقدی و نیران ظلم عاملان اندک لیستی گیرد بکمتر مدتی بهر رونق و حالت نخستین باز آید و از اطراف جهان محیط رحال رجال شود عمرها الله تعالی بالعدل والانصاف مجملاً والد مرحوم را بشوق ملاقات برادر و ذوی الارحام اراده رفتن بلاهجان از خاطر سر بر زد و مرا همراه گرفته بآن صوب نهضت نمودند و در هر منزل بعد از نزول آیات شرح تجرید و زبدة الاصول را در خدمت ایشان مے خواندم و از افاضل و اعلام که دران سفر ملاقات شده فاضل محقق میرزا احسن خلف مرحوم مولانا عبد الرزاق لاهیجیست در دار المومنین قم که موطنش بود در سن کهولت

انتقال والد مرحوم از قزوین بگیلان و ذکر بعضے از احوال و ملاقات فاضل محقق میرزا احسن ابن المرحوم مولانا عبد الرزاق لاهیجی

واواخر حیات سعادت خدمت ایشان یافته ام در علم و تقوی آئینه بود مصنفات شریفه دارد
چون شمع یعنی در عقائد دینیه و جمال الصالحین در اعمال و رساله تقیه و غیر آن دیگر از افاضل
حاجی محمد شریف بود هم دران بلده بخدمت ایشان رسیده ام حاوی فنون و مشرب بغایت صافی و
ذوقی کامل داشت دیگر از افاضل سید العلما میر محمد ابراهیم قزوینست جامع معقول و منقول و از اتقیا
بود در دار السلطنت قزوین ایشان را دیده ام دیگر سید الافاضل میرزا قوام الدین محمد سفی قزوینست
فاضلی تحریر خاصه در فنون منقوله امام بود شعر عربی و فارسی نیکو گفتی و بغایت ستوده خصال بود
همدران بلده ادراک صحبت ایشان نموده ام و این هر دو سید عالیشان چند سال قبل ازین در جهات
بودند و درگذشتند بالجمله چون فضول بلاهیجان روی داد در منازل قدیمه نزول و بخدمت عم عالیمقدار
وسایل افاضل و اعیان و مستعدان آنجا بسر رسیدم قریب یکسال در انجا بسر رفت و جمعیتی
تمام داشتم و والد مرحوم بمذاکره و مباحثه مشغول بودند و دران مجلس از مستفیدان بودم و یادداشت
والد رساله خلاصة الحسنات در خدمت عم مرحوم استفاده نمودم و گاهی بمواضع دلکشا و منتزهات
آن ولایت بسیر و تفرج رفته مکانهای دلکش بنظر میرسید و صحبتهای خوشروی میداد مجموع
ولایات گیلان خاصه بلدهٔ لاهیجان در سبزی و خرمی و معموری و وفور گل و لاله و کثرت میاه و انهار
و نشاب اشجار و اثمار کرم سیری و سرد سیری در ربع مسکون بی عدیل و نظیر است عمارتیست
جداکه مشابه آن یافت نشود شهرهای معتبره معموره و عمارات عالیه مزینه و قلاع بینیه دارد
واز قدیم الایام باز همیشه معمور و مسکن سلاطین ذی شوکت بوده اغلب در میانه سر پادشاه
صاحب دستگاه انتظام داشته هوای در غایت رطوبت و اعتدال دارد و حسن معیشت و
تنعم خلقش بدرجه کمال و از اکثر ممالک عالم ممتاز است در جمیع ماکولات و اقسام
ملبوسات و اصناف ضروریات آن ملک را هیچگونه حاجت بخارج نیست و انچه در اکثر ممالک
حاصل و مهیا نتواند شد انجا میسر و سهل الحصول و بی قدر و بهاست در اکثر بیشهای آن
از تراکم اشجار مجال عبور طیور و وحوش نیست و قوت نامیه بحدیست که یکقطعه سنگ در کوهسار

در ذکر از احوال مملکت گیلان

کف خاک و صحرای آن که ساده از گل و گیاه و اشجار باشد نتوان یافت و از کثرت درختان بیخزان
چون شمشاد و آزاد و نارنج و ترنج و امثال ذلک همیشه کوه و صحرا از مردی قامت و شوارع بلاد و
فضیاتش با وجود ازدحام پیاده و سوار همیشه پر گل و گیاه کثرت مکانهای خوش شکارگاهش از تعداد
بیرون و اختتام صیدیری و بحری آن از حوصله شما را فرونست مردمش بوفور ذکاء و هنر مشهور و
بهر هنرگاری و غریب پروری معروف اند همیشه آن دیار مشحون بدانشمندان و اعلام روزگار بوده
اما چون قریب بساحل بحر خزر واقع شده اغلب اینست که پس از قرنی بسبب عفونت هوای دریا
علت و یا کم یا بیش دران بلاد سرایت نموده جمعی تلف میشوند در طوبت هوایش نیز چون زیاده
است بنوعیکه شب از کثرت شبنم خوابیدن زیر آسمان دشوار است بسا باشد که بطبع مردم
بیگانه زیاده ملایمت نکند. بالجمله والد مرحوم بعد از دیدن یاران و تنسیق اراضی املاک موروثی
عازم معاودت باصفهان شدند و در خدمت فیض یاب بودم و در عرض راه رساله تشریح الافلاک
و چند چیزه در سبات تعلیم فرمودند تا باصفهان رسیده دران بلده باز بشوقی تمام و جدی موفور
بمذاکره و مباحثه مشغول شدم روزگاری بجمعیت و آرام داشتم و در مدرسه فاضل نحریر میرزا
کمال الدین حسین فسوی باستفاده تفسیر بیضاوی و جامع الجوامع طبرسی و امور عامه شرح تجرید
بپرداختم و نزد مولانا فاضل حاجی محمد طاهر اصفهانی که محدث و فقیه زمان بود کتاب استبصار
شیخ طوسی و شرح لمعه و مشقیه قرارت کردم دران زمان صیت فضائلش قدوة الحکماء شیخ عنایت الله
گیلانی رحمه الله که در اصفهان بافاده مشغول بود و یا والد مرحوم دوستی داشت مرا خواهان
استفاده ساخت در خدمت الشان منطق تجرید که از نفائس کتب منطق است با کتاب نجات
شیخ الرئیس شروع نموده بانجام رسانیدم تا آن حکیم دانشمند در اصفهان بود نسبت استفاده
درمیان بود پس عازم گیلان شده در قزوین رحلت کرد و بے از تلامذه میر قوام الدین حکیم مشهور
و در حکمیات و سائر فنون استاد و حاوی مآثر حکما بود در تحصیل مراتب عالیه ریاضات عظیمه کشیده

مراجعت باصفهان

نسبتہ این بعقائد حکماء و انحراف از شریعت میدادند و حاشا عن الانحراف پس بخدمت سید المتجرین
امیر سید حسن طالقانی رحمہ اللہ کہ از اعاظم علماء اکابر عارفان بود رسیدم کتاب فصوص الحکم شیخ
عربی مباحثہ بے فرمود با استفادہ مشغول شدم و شرح ہیاکل النور نیز در خدمت ایشان خواندم
شفقتے عظیم بمن داشت در ہیچ فنے از علوم کہ استحضارش بکمال نبا شد مسائل حکمت را بامشاہدات
صوفیہ انطباق دادہ غلوئی عظیم در اظہار مراتب ثلاثہ توحید داشت قوت تقریر و مباحثہ اش
بمثابہ بود کہ احدی از اصحاب جدل را نزد او یارائی سخن گفتن نبود و اخلاص و استفادہ فقیر
و شفقت ایشان استوار بود تا در اصفہان رحلت نمود بعض طلبہ ظاہری را نیز غائبانہ بعقائد
غیر مستفادہ از شرح اقدس نسبت ہے دادند و الناس اعداء ما جہلوا و از افاضل روزگار
دران بلدہ مرحوم آقا جمال الدین محمد خوانساری ولد اکبر علامی آقا حسین طاب ثراہ بود و از
غایت اشتہار بے نیاز از توصیف است فقیر اگرچہ بسعادت استفادہ از ایشان نرسیدہ ام
لیکن مکرر شرف حضور مجلس ایشان دریافتہ در سن کہولت باصفہان رحلت نمودہ در جوار
والد خود بدفون گردید روزگارے بافادہ و عزت و احتشام گذرانیدہ بغایت مقدس و حمیدہ
خصال بود دیگر از علمائے عالیشان اخوند مولانا محمد گیلانی مشہور بسراب بود و بے اند مجتہدین
عصر و صاحب ورع و زہد تمام و مدہتا بود کہ در اصفہان متوطن شدہ بافادہ مشغول و روزگارے
مہیا داشت با والد مرحوم ایشان را الفت و صداقتے خاص بود مکرر فقیر بخدمت ایشان رسیدہ
و تحقیق مسائل نمودہ در کبر سن رحلت نمود و دران بلدہ مدفون شد و دران اوان فقیر را تحصیل
علم طب میل افتاد قدری از کلیات قانون و بعض مقاصد آن فن را نزد جالینوس الزمان حکیم
مسیحائے مشہور کہ طبیبی دانشمند معمر بود و بمعالجہ مرضی و تعلیم اکثر اطبای آن شہر مے پرداخت
استفادہ نمودم شبے بمطالعہ مشغول بودم وقت سحر والد علامہ رحمہ اللہ نزد من آمدہ بنشست
و در اطراف من کتابہائے طب بود و بآنہا مشغول بودم چون سوال نمودہ معلوم شد کہ بآن فن مشغولم
مرا از انہمہ اہتمام و غور دران منع فرمود و گفت اگر کسے را اعتماد بفرصت باشد آنچہ طلبد رواست

اما ترا آن یقین و اعتماد بطول مدت عمر کجا حاصل آمده من بیم کہ نفس تو بدن ترا مے خورد و میگذارد چنانکہ مگسے
نیز نیام خود را مے خورد و چنین شخص طویل العمر نتواند بود پس در انجا ہمست بکوش این بگفت و مرا نوازش و دعا
نموده برخاست پس از چندے بخدمت فاضل محقق میرزا محمد طاہر خلف میرزا ابو الحسن قاینی کہ در ریاضیات
واواسط حکمت نادرۂ زمان بود رفتہ مدتی بتحصیل و تنقیح رسائل مبات و شرح تذکرہ و تحریر اقلیدس
و تحریر مجسطی و قوانین حسابیہ پرداختم و فاضل مذکور نادہ سال قبل ازین در حیات بود و رحلت نمود پس شوق
ما بطلاع بر مسائل و حقائق او بآن مختلفہ و اصحاب ملل پدید آمد و با علمائے ایشان
کہ در اصفہان جمعی کثیر بودند آشنا شدم و مقدار دانش ہر یک آزمودم یکے در میان ایشان امتیاز داشت
و او را خلیفہ آوانس گفتندے عربی و فارسی نیکو دانستے و بمنطق و ہندسہ مربوط بود و بعض کتب اسلامیہ
نیز بمطالعہ اش رسیدہ بود و شوقی بتحقیق بعض مطالب داشت و از خوف و عدم الثقات علمائی اسلام
بآن طبقہ از مقصود خود باز ماندہ بود صحبت مرا مغتنم شمرد پس از چندے کہ از صفات و انصاف من آگاہ
شد اخلاصے و محبتے استوار پیدا کرد و من انجیل از و آموختم و بشرح آن پے بردم و تحقیق عقائد
و فروعات ایشان بواقعی نمودم و بسیارے از کتب ایشان را مطالعہ کردم و او نیز از من گاہے تحقیقات
مینمود و مکرر بتقریرات مختلفہ حقیقت اسلام را بر دمام کردم و او را سخنی نماندہ ملزم شد لیکن توفیق
ہدایت بظاہر در نیافت تا وفات کرد و در میان یہود و سکنۂ اصفہان کہ از عہد موسی علیہ السلام
بزعم خود ساکن آن شہرند شعیب نام اعلم ایشان بود او را مطمئن ساختم و بمنزل خود آوردم و از
توریت بیاموختم و ترجمہ آن را نویسانیدم و از حقیقت آنچہ در دست ایشان است آگاہ شدم لیکن
آن طبقہ را بغایت عدیم الشعور از تمیز فکر بیگانہ یافتم غیاوت و تعصب ایشان را در جہل پایانی نیست
و ہمچنین با مختلاف مذہب اسلام پرداختم و کتب ہر فرقہ و سخنان ہر یک را بے بردم و منصفانہ و مستقلانہ
ملاحظہ کردم و از ہر فرقہ ہر جا کسے میافتم کہ ربطی بمذہب خود داشت با او صحبت میداشتم و استعلام
مقاصد و سخنان او مینمودم و درین وادی مرا با ارباب آرای مختلفہ آنقدر گفت و شنود روے
داد کہ خدائے داند و در ضمن این مشاغل کتب متداولہ را در درس میگفتم و حواشی و تعلیقات مینوشتم

اسلام و دیگر ادیان مختلفہ و آراے مخالفہ

وبتقریبات رسائل منفرده در تحقیقات مختلفه تحریر مینمودم واکثر را اول بنظر فضلای آن فن رسانیده
ام اطمینان حاصل میکردم وبهمه مورد تحسین مے شد واز برکت تائید الٰہی تا این زمان هرگز نشنیدکه در موضعی
از مصنفات من سهوی وخطائی ظاهر شود من الله التائید وبه الاعتصام ودیوان ایام از حوادث ووارداث
غریبه جذبه حسینی وشیوه زیبا شمائلے بود که دل را شیفته ساخت **منظوم** هنوز مے نشانے زجمال
دوست لیکن ٭ دوجهان بهم بیاید سر شوریده ندارم ٭ زآدینه نشینان کاخ دماغ را طرفه شوری
در افتاد واز دل بیقرار فتنه وآشوبے برخاست **بیت** ما را سر سجود بسر منجا نهادیم ٭ اوقات را
دررهٔ جانانه نهادیم ٭ درخرمن صد را بهٔ عاقل زند آتش ٭ این داغ که ما بهر دل دیوانه نهادیم ٭
عندلیب دل شوریده حال بگلبانگ بلند این برده سرائیدن گرفت **اشعار** فاش مے گویم واز گفته
خود دلشادم ٭ بندهٔ عشقم واز هر دو جهان آزادم ٭ نیست بر لوح دلم جز الف قامت یار ٭ چکنم حرف
دگر یاد نداد م استاد ٭ طرفه تر آنکه دل افتادگان وخاک نشینان آن سر کوی از چند وچون پر فن
بود این بیت ورد زبان من **نظم** ای گل نه همین معرکهٔ من بتو گرمست ٭ هنگامه بصد سوخته خرمن بتو
گرامست ٭ شبی با جمعے از یاران موافق ودوستان صادق بباغے رفتیم مولانا علی کوساری اصفهانی
خطاط مشهور که جامع کمالات صوری ومعنوی ونادرهٔ روزگار بود ودر حسن صورت وسرائیدن نغمات
ثانی معجزه داؤدی حاضر بود نیم شب پرده ساز کرد ودرخواست این بیت خواندن گرفت **فرد** امشب بیا
تا در چمن سازیم پر پیمانه را ٭ تو شمع دگل را داغ کن من بلبل ویرانه را ٭ این سوخته را حالی پیش
آمد که تقریر نیست هزار بار کالبد عنصری را سلطان روح تهی ساخته باشد وتا صبح ترانه او همین بیت
بود مے گفت وخاموش مے شد وپس از لحظه همین سرائیدن مے گرفت پس از چندی مراعارضهٔ
صعب پیش آمد شبی جمعے در مفاصل پدید آمد وصحیح شدت نموده تمام مفاصل بدن مرا فرو گرفت
واز حرکت باز ماندم جمعے را طبا بمعالجه آمدند وبتجویز لقرص وآشامیدن چوب چینی کردند بر من بسبب
هجوم هموم واحزان دشوار بود واز جا اطبا میرزا شریف خلف حکیم جلال الدین مشهور که از حذاق
اطبا وبحلیهٔ علم وصلاح وپارسائی داشت تعهد معالجه بتدبیرات دیگر نمود ومشغول شد دو سه روز

چون برین بگذشت طبیب مزبور خود بهمان آزار مبتلا شده بر بستر افتاد و من دران حال غزلی گفتم که
مطلع آن اینست شعر بجرم عشق اگر کشتی مرا ممنون احسانم ؛ کنارہ زاہدے درد یارب چیست حیرانم ؛
واین غزل است اشعار کتابے عشق لوح دل بود در کتبے ہستی ؛ نکو کردی لبسطر تن کشیدی خط بطلانم ؛
پس ازدو ماہ حق تعالی ازان وجع یمن شفا بخشید و باز بتعلم و تعلیم پرداختم در اثنائے آزار چون معطل
ماندہ بودم شعر بسیارے گفتم و قدرت بر نوشتن نداشتم دیگران می نوشتند و آن اشعار را الحق دردی و
اثرے دیگر است پس اشعار یکہ از بدایت تا آن اوان جمع آمدہ بود فراہم آوردہ دیوانے مرتب شد
مشتمل بر قصائد و مثنوی و غزلیات و رباعیات تخمیناً ہفت ہشت ہزار بیت و آن اول دیوان این حقیر
است و در میانہ مستعدان متداول شد و رغبت بگفتن و صحبت شعر افزونی گرفت و شعر درست مستحسن را
در مذاق من طرفہ تاثیرے بود و از انہمہ موزونان و سخن دران کہ صحبت ایشان دریافتہ ام یک کس را ندیدہ ام
کہ بجمیع اطوار و عوالم شعر فارسی چنانکہ باید میرسید و حق سخن سنجی ادا می توانست کرد و دیگر یرا تا این زمان
در پائے این قدیدہ ام وی میر عبد الغنی تفرشی است از احفاد فاضل مرحوم میر عبد الغنی تفرشی تلمیذ میرزا
ابراہیم ہمدانی مشہور کہ در عہد شاہ عباس ماضی از مستعدان بودہ و در گذشت بالجملہ این میر عبد الغنی
کہ از دوستان و معاشران فقیر بود بمضمون الولد الحر یقتدی بآبائہ الغر بأوصاف کمالات آراستہ
صلیقہ در نہایت استقامت و فطرتی بغایت عالی داشت اکثر متداولات علمیہ را طے نمودہ در شعور
و ذکاء و ذوق و وجدان آیتے بود اگرچہ شعر بسیار کم گفتی چنانکہ مجموع افکار ابکارش بیکصد بیت نرسد
اما چنانکہ باید گفتی متانت و جلالت و کیفیت سخنش را نسبتی با ہمگنان نبود و در نکتہ پروری و در سخن
رسی بنظر او را ندیدہ ام تاوسے در چیلہ بود فقیر بذوق سخن سنجی او شعر بسیاری بے گفتم و او را باین عظیم الفقہ
بود این رباعی از اینجانست رباعی عمری برہ وفا نشستیم عبث ؛ دل جز تو بدیگرے ببستیم نعبث ؛
تا آنکہ در شباب باصفہان در گذشت و داغ فراق بر دل احباب گذاشت اللہم اغفرہ و اجعلہ
عندک فی اعلی علیین پس بتقریب نہضت چند کس از دوستان و یاران آزادہ بصوب دار الافاضل
شیراز ہر ہم شوق دیدن آن بلدہ گریبان گیر شدہ بعد از التماس اجازت از والدین روانہ

حرکت راقم حروف از اصفهان بشیراز و ذکر بعضی از اساتید اعاظم و افاضل کرام

آنصوب شدم و بآن بلده رسیده بصحبت افاضل و اعیان و مستعدان آنجا دریافتم و بآن سرزمین مرا النبی الفقی پدید آمد و تا بوده ام وقت من جویش بوده دار الملک شیراز از بلاد معتبره فارس و تا بوده همه دار اسلام و حبه پیش از اسلام مجمع و مسکن افاضل و موبدان بوده اگرچه در آب و هوای آن قوت و لطافت چندان نیست اما باعتدال است و بغایت معمور و موفور النعم و مدارس و بقاع الخیر بسیار دارد و شهریست بکیفیت دل نشین دارد شیخ سعدی شیرازی فرموده **منظومه** اگر مصر و شام است گر بر و بحر ۞ همه روستانست شیراز شهر ۞ بالجمله مولانای اعظم استاد العلماء مولانا شاه محمد شیرازی رحمه الله دران شهر بود بسماع کتاب اصول کافی در مدرسه ایشان مشغول شدم و اکثر اوقات شبانه روزی در خدمت او استفاده میکردم و نسبت بمن اشفاقی عظیم داشت فاضل مذکور از نوادر روزگار بود تتبعی عظیم و حفظی قوی و عمری طویل داشت ادراک صحبت بسیاری از علماء و اکابر عرفا نموده اکثر ممالک عالم را دیده بود و در تحصیل مراتب عالیه و تکمیل نفس را نهایتها کشیده بمشایخ و اولیا اخلاصی عظیم داشت بغایت ستوده اخلاق کریم الذات بود قریب بیکصد و سی سال عمر یافت و همه را صرف نشر علم و حق طلبی و خیر خواهی عباد نمود و چند رساله در حدیث و حکمت و تصوف از مصنفات اوست تا آنکه بعد از چندی از ورود بآن بلده رحلت کرد دیگر از افاضل آن شهر مولانای محقق جامع المعقول و المنقول اخوند مسیحای فسوی علیه الرحمة بود و بتدریس اشتغال داشت و ے اعظم تلامذه آقا حسین خوانساری و قدوه فضلای عهد و بحدت ذهن و سلیقه و تبحر در جمیع علوم اشتهار داشت و منصب شیخ الاسلامی فارس بجد متش رجوع و مدرسش مجمع طلبه آفاق بود مدتی در خدمت ایشان بمذاکره و مباحثه پرداختم و طبیعیات شفا و الهیات شرح اشارات و حواشیه قدیمه و جدیده و غیر آن استفاده نمودم آنکه ببلده قسا رفته بر حمت ایزدی پیوست و الحق از اکابر فضلای عالیشان بود فکری رسا و سلیقه مستقیم و طبعی شگفته داشت در شعر فارسی و عربی نهایت بلذات و ابیات غرا در مدح امیر المومنین علیه السلام دارد و بغایت بلیغ گفته در فارسی اشعار شائسته شوخ دارد معنی تخلص البشاشت است **منظومه** شد کرم جگر سوزیم آن زنده شراب

مستیش بران داشت که گردید کبابی ؛ از تربیت آب حیائی گل رویش ؛ فرد است که آن سیب ذقن گشته گلابی

دیگر از مشاهیر فضلائی آن بلده مولانا لطف الله شیرازی رحمه الله بودی از فحول علما و مکملین فاضل عارف مولانا محمد محسن کاشانی رحمه الله بود بخدمت ایشان رفته مدتی باستفاده حدیث و معارف دیگر گذشت و بعد از گزرانیدن کتاب وافی که از تصنیفات ملا محسن مرحوم است اجازتی مفصله بجهت فقیر مرقوم فرمود بود تا آنکه در سن کهولت درگذشت دیگر از افاضل آن دیار عارف معارف مولانا محمد باقر مشهور به صوفی بود بغایت دانشمند و عرفانی بکمال داشت در خدمت ایشان کتاب تلویحات شیخ اشراق و قدری از قانون خوانده ام همدران بلده بعالم بقا پیوست دیگر از اعلام آنمقام شیخ محمد امین شیرازی بود بجلیه علم و سداد آراسته مکرر با ایشان صحبت داشتم بعد از افاضل مذکوره در حیات بود و درگذشت دیگر از افاضل و معارف آن شهر جامع الفضائل مولانا محمد علی مشهور بسبکاکی بود موحدی دانشمند و مدرس مدارس شیراز و در فنون علم مهارت داشت و از تلامذهٔ مولانا شاه محمد واخوند مسیحائی فسائی و دیگران بود نسبت ارادت بسلسلهٔ مشائخ درست نموده در لباس ایشان میزیست بغایت عالی فطرت وصافی طویت و خجسته اخلاق بود و قبولی عظیم در دلها داشت پیوسته دوستی و مصاحبت با فقیر مینمود تا آنکه در استیلائی افاغنه بشیراز درجه شهادت یافت شعر بغایت نیکو گفتی این چند بیت مثبت شد

منظومه دو عالم را جزای قاتلی من ده خدایا من ؛ که بس باشد چنین ذوق شهادت خونبهای من ؛ بدان مصر و بها فرعون و هامان نقش من موسی ؛ خیال و وهم ما سحر دلیل من عصای من ؛ چو نفی نفی اثبات است از مردن نمیترسم ؛ بقای من چو شمع کشته باشد در فنای من ؛ گذشتن از سراب دهر دامن چندنی دارد ؛ ز آب هفت دریا تر نگردد لیقهٔ پای من ؛ در نظم اشعار شکیب تخلص اوست دیگر سید السادات و الافاضل میرزا مهدی نسابه بود منصب شیخ الاسلامی با ایشان مرجوع شد و بغایت جلیل القدر و سلسلهٔ ایشان در آن بلده بجلالت حسب و نسب مشهور اند با فقیر محبت و الفتی تمام داشت و اولاد و احفاد آن سلسله همه از مستعدان و معاشران من بودند و آن سید عالیشان نیز در فتنهٔ شیراز بدرجه شهادت فائز گردید دیگر از مستعدان سکنهٔ شیراز که با من انس تمام داشت

میرزا ابوطالب شوشتانی بود سلیقه درست و اخلاق ستوده داشت بصحبت مستعدان و مذاکرهٔ علوم
وعبادات میگذرانید و بعد از حرکت فقیر ازان ولایت باصفهان تا در حیات بود همیشه ابواب مصادقت
ومکاتبات مفتوح داشت و بسیارے از اشعار فقیر را جمع نموده بود وقتے در اصفهان مکتوبی ازو رسید
ودر ضمن آن سوال از جمال الدین عبدالرزاق اصفهانی پسرش کمال الدین اسمعیل نموده و خواهش محاکمه
در شعر ایشان که آیا سخن کدام یک رجحان دارد فرموده و دران مکتوب مسطور بود که در میان جمعی بر سر
این ترجیح مکابره است و طرفین رضا بمحاکمهٔ تو داده فقیر جواب او نوشته این قطعه منظوم و در مراسله
مندرج ساخته باو فرستادم قطعه دوش از سر بارے که دلم شیفته اوست ÷ در شرح کمال خردش
ناطقه لالست ÷ آمد ببرم قاصد فرخنده سروشے ÷ با نامهٔ عنبر بی که مگر آب زلال است ÷ نشرش نتوان
گفت که سلکیست ز گوهر ÷ هر سطری ازان در نظرم عقد لآلست ÷ بگشودم و بر خواندم و سنجیدم و دیدم ÷
کز بنده رهی حاصل آن نامه سوالست ÷ کامروز درین ناحیه عاشق سخنان را ÷ غوغا بسر شعر جمال است
کمال است ÷ القصه درین مسئله یاران دو گروه اند ÷ در حجت ترجیح یکے زین دو جدال اند ÷ این
شعر بدیر آورد آن شعر بسیر را ÷ یکسو نشد این مشغله امروز دو سالست ÷ راضی شده اند آنهمه یاران
مجادل ÷ کز کلک تو حکمے که رسد وحی مثالست ÷ بگشاد پی پانچ سنجیده پر خویش ÷ سیمرغ خیالم
که سپهرش تته بالست ÷ مجموعهٔ آن هر دو بدقت نگرستم ÷ گر معجزه گفتن نتوان سحر حلالست ÷ دیدم که
دوات و قلم آن دو شهنشاه ÷ در مملکت شوکت شان کوس دوالست ÷ آن هر دو بفضل آیت و
برهان بلاغت ÷ در محکمهٔ آن هر دو پر نیاد خیالست ÷ غرائے هر مطلعشان مهر سپهریست ÷ سیرابی هر
مصرعه شان تیغ مثالست ÷ شعر شعرائے که فریبند بالیشان ÷ نسبت بگهر سنجی آن هر دو سفالست ÷
در چنگ پران قوی پنجهٔ قلمها ÷ پر پیچ و خم از خجلت آن هر دو چو نالست ÷ جمع آنهمه الفاظ بلطافت
که نموده ÷ پیش و مستان غاشیه بردوش شمالست ÷ هر صفحهٔ زشکین رقم آن دو گهر سنج ÷ چون عارض
خوبان همه خط و همه خالست ÷ اما چون کسی دیدهٔ انصاف کشاید ÷ این مطلع من آیینهٔ شاهد حالست ÷
در شعر و مال ار چه جمالے بکمالست ÷ اما نه بزیبائے ابکار کمالست ÷ لفظش بصفا آئینهٔ شاهد معنیست ÷

معنی انشکوہیست کہ طغرائے جلالست ہر نکتہ سر لبستہ و نافہ مشک ست ۔ ہر نقطہ او شوخی از چشم غزالست
فیض رحمتش از تنق غیب سر و شست ۔ مد قلمش در اقی فضل ہلالست ۔ صد بار ز سر تا سر دیوانش گذشتم
لیلاست کہ سر تا بقدم غنج و دلالست ۔ در ریوزہ گری جواہر سیند حریفان ۔ الحق رگ ابر قلمش بحر نوالست ۔
استاد سخن گرچہ جمالست ولیکن ۔ تکمیل ہمان طرز و روش کار کمالست ۔ تحقیق در اقوال و داستاد خرد بار
این است کہ گفتیم و جز این محض جدالست ۔ رائے ہمایون بود کہ خلاق معلی ۔ آخر نہ خطاب دے از صحاب
کمالست ۔ معیار کمالم من و با من دگران نہ ۔ در پلۂ میزان خود اندیشہ و بالست ۔ این نامہ نوشتم شب
ہفتم شوال ۔ ماہ این دہزار و صد و سی و دو لیالست ۔ و در دار العلم شیراز لبیارے از مستعدان
و اہل عرفان با من معاشر بودند کہ ذکر ایشان موجب اطناب عظیمست و سوائے آن بلدہ یا داغ موافقت
تمام دارد چنانکہ ہر چند کسی بمذاکرہ و فکر دقیق پردازد ملال حادث نمیشود و در ایام اقامت آنجا مطالعہ
و مباحثہ لبسیار کردم و آنمقدار از کتب مختلفہ و فنون متنوعہ بنظر تدقیق در آمد کہ احصائی آن غیر است و گاہے
بکوہپائے دلنشین و مکانہای خوش بتفرج رفتہ با احباب صحبتہا بفیض میداشتم روزی در یکے از قرای
شیرینہ آنشہر نشستہ بودم کہ حالتے غریب مشاہدہ افتاد مردے دیدم میرفت سراپا عریان و گہر و دست خود
کارد داشت و بقوت تمام بر اندام خود میزد و خون از وے جاری بود زخمہائے کاری بے شمار بر تن و سر روے
خود داشت و ہمچنان دران کار بود و ہر زخم کہ بر خود میزد ظاہر میشد کہ راحت و لذت میبابد و اصلا سخنی نمیگفت
از حال او پرسیدم گفتند اسمعیل نام دارد یکے عاشق بود او وفات یافت چون این آگاہ شد بیہوش شد
چون بخود آمد مجنون شدہ بود جامہ بر درید و کاردہا بگرفت و چند روز است کہ درین کار است گفتم چرا
کاردہا از دست او نمے ستانند گفتند قوتش بجاست کہ کارد از دستش بیرون کردن بغایت مشکل است
و چندین کس او را افگندند و خواستند کہ کارد بگیرند عجز کرد و حالتے مشاہدہ شد کہ گفتند اگر کارد بگیریم
ہمین لحظہ خواہد مرد پس او را واگذاشتند و عجیب تر اینست کہ زخمے کہ صبح بر خود زند اگر دیگر بارہ بہمان
موضع نزند تا وقت عصر التیام میابد پس متفحص حال او شدم بعد از سہ روز در بیرون شہر کارد
بر پہلوے او رسیدہ احشای او قطع شد و بیفتاد جان تسلیم کرد رباعی آنانکہ غم عشق گزینند

در کوی شہادت آرمیدند ہمہ ؛ در معرکۂ دو کون فتح از عشق است ؛ باآنکہ سپاہ او شہید ند ہمہ ؛

حرکت از شیراز بہ بیضاء ذکر سید الافاضل سید علیخان ؛ رفتن از بیضاء بار دکان شیراز

پس از شیراز بمحال بیضائے فارس حرکت کردم و دران محال درین زمان شہری نماند اما مشتمل است بر قرائے معمورہ بسیار و در خوشی آب و ہوا ممتاز است مکانہا بکیفیت و شکارگاہ ہائی خوش دارد مدتے دران حدود ماندم و در انجا بود سید فاضل ادیب حسیب جلیل نحریر صدر الدین سید علیخان بن سید نظام الدین احمد حسینی رحمہ اللہ و از احفاد استاد البشر امیر غیاث الدین منصور شیرازی علیہ الرحمۃ است فاضلے جامع و در علوم ادبیہ یگانہ روزگار بود شعر عربی را بہ بلاغت و متانتے کہ باید گفتے و صاحب دیوان است و در سنجیدن و فائق شعر عربی مثل او ندیدہ ام و از مصنفات اوست شرح مبسوط بر صحیفہ کاملہ و کتاب بدیعیہ و غیران بغایت عالی ہمت و ستودہ صفات - والحق نادرۂ روزگار بود از مکہ معظمہ باصفہان آمد و از سلطان مغفور احترام یافت منصب صدارت را ارادہ تفویض باو داشتند خواہندگان آن منصب کوششہا کردند و وسیلہ ہا برانگیختند علو ہمت آن سید عالیشان از معاملۂ دنیا طلبان پہلوہتی نمودہ بشیراز و بیضا رفتہ عزلت گزید تا برحمت ایزدی پیوست القصہ چند روز بصحبت ایشان فیض مند شدم او بمروت و عاطفے تمام بمن داشت و حاجی نظام الدین علی انصائے نیز در انمحال متوطن بود نزد من آمد و بمباحثہ شرح تجدید و استبصار حدیث پرداخت در میانہا الفت عظیمہ پدید آمد و او بغایت حمیدہ خصال و عالی فطرت و از دنیا گذشتہ و جہاندیدہ بود من حاشیہ بر امور عامہ شرح تجرید و رسالہ تحقیق غنا و رسالہ منطق را در انجا نوشتہ ام و دران محال دانشمندے از مجوس بود کہ ویرا دستور گفتندی و عادت مجوس است کہ علماء خود را دستور خوانند با من آشنا شد و تحقیق اصول و فروع و اخبار آن مذہب انچہ میدانست از وے کردم بمذہب خود آگاہ بود طبعی مستقیم و زہدی بکمال داشت و از انجا بار دکان فارس رفتم مولانا عبد الکریم اردکانی را کہ از عباد و علماء دعوت و صروف بود و در نجوم دستکاری عالی داشت بدیدم و مدتے معاشرت و ہم صحبت بود و از وے استفادہ بعض غوامض کردہ ام و در ہمان اوان در سن نود سالگی برحمت حق پیوست و دران قصبہ میر عبد النبی اصفہانی کہ ساکن کام فیروز فارس بود بدیدم و مدتے معاشر بود وے سید صالح ادیب محدث فقیہ بود و تتبع بسیار داشت دران اوان رسالہ در مواریث نوشتہ بود بنظر فقیر رسانید

بغایت منقح نوشته بود واز انجا باز بشیراز معاودت کردم چون در بین مطالعه کتب مختلفه نادره و تحقیقات شریفه وفوائد جلیله نفیسه دریافت میشد که همه وقت ظفر بر انها میسر نیست وکمتر کسی را از متتبعین روزگار حاصل میتواند شد وبخاطر قاصر نیز بسیارے از فوائد ونکات شریفه تحقیقات عالیه متفرقه میرسید خواستم که مجموعه مرتب سازم که مشتمل بر نفائس ونوادر باشد وبر جوامع مشهوره افاضل سلف راجح آید پس شروع در تحریر آن کردم وبعدة العمر موسوم ساختم وبتدریج آنچه لائق سیاق آن بود دران مندرج میشد در سفر فارس مقدارے ازان نوشته شده هم چنین تا ابتدای سال خمس وثلثین وثمانیة بعد الالف تخمینا بهفت هزار بیت رسیده بود که دران سال سانحه اصفهان روے داد وباکتابخانه فقیر وانچه بود بغارت رفت ومرا بر تلف شدن آن نسخه تاسف شدید چه اگر انجام میبافت وبنظر افاضل جهان میرسید آن را لائق ذخیره خزائن سلاطین قدرشناس می یافتند بالجمله از شیراز بعزیمت فارس رفتم واز انجا عزم بلده کارزون کردم دران حدود بحقیقت حال عارف ربانی قدوة الکاملین شیخ سلام الله شولستانی شیرازی که دران حدود انزوا از خلق گزیده در کوهی مقام گرفته بود دریافتم وبخدمتش شتافتم واز انچه تصور حال کبرای اولیا نموده بودم در جهان نشان ایشان کمتر یافت شود اورا زیاده یافتم سلسله مشایخ وے تا بمعروف کرخی قدس الله ارواحهم منتسق النظام بود بالجمله چندی در قریه که قریب بآن مقام بود توقف داشتم وروزها ادراک سعادت خدمتش میکردم تا آخر ارادت واخلاص مرا که از صفای طبیعت بود قبول نمود وشفقت وعاطفت کریمانه فرمود چند شبانروز در همان مکان بسر بردم وتمنا آن بود که در همان مقام ایام حیات بگذرانم رضا نداد واز انجا بنوازش بسیار رخصت فرمود تا این زمان توفیق حصول سعادتی اگر میسر شده باشد از برکات همت در نظر اشفاق آن یگانه آفاق میدانم وزبان بآن مضمون ناطق است **منظومه**

هر چند پیر خسته دل وناتوان شدم ∴ هر گه که یاد روی تو کردم جوان شدم
آسوده بر دلم در معنی گشوده شد ∴ کز ساکنان درگه پیر مغان شدم

پس بکارزون رفتم از اعیان آن شهر خواجه خواجه حسام الدین کارزونی بود ویرا از جوانمردان روزگار دیده ام وبامن دوستی تمام داشت واز طلبه آن شهر مولانا محمد یوسف عارف کارزونی بود بمراتب متداوله مربوط وخطی بغایت نیکو داشت

وطبعش قادر بر نظم — وبغایت درویش منش وپاکیزه اختلاط بود در ایام استیلای افاغنه بشیراز رحلت کرد پس از انجا
بشوشتان وبلده جهرم رفتم واز صلحا وعلمای آنجا میر عبد الحسین ومولانا محمد صالح بود بصحبت ایشان رسیدم
هر دو از محدثین ثقه وبغایت پرهیزگار بودند پس بداراب کاز منتزهات آن گرمسیر است رفتم والحق بغایت خرم و
معمور است رساله لوامع مشرقه در تحقیق معنی واحد و وحدت وچند رساله دیگر ورغوامض مسائل آنجا نوشتم
پس بخطهٔ لار رفتم از اعیان آنجا میرزا اشرف جهان لاری بود ثروت ومکنت بسیار داشت وخالی از فطانت
واستعدادی نبود هم از اعیان آن بلده بود میر محمد تقی لاری مشهور که صاحب دستگاهی عظیم واز دنیا داران
روزگار بود اولی از چاکران وگماشتگان اوصاحبان مال وجاهی موفور بودند وهر دو با من مودت والفت
بسیار داشتند میرزا شرف جهان را در آخر سال که بنجف اشرف رسیدم آنجا دیدم که ترک دنیا کرده ملبس
فقرا دران آستانه مقدسه مجاور بود وهمانجا مدفون شد وهم در اواخر که نوبت دیگر بلار وارد شدم میر محمد تقی
مذکور فوت شده پسرش میر محمد نام که بغایت اهل وستوده صفات بود از حوادث روزگار محتاج بقوت شبانروزی
شده در زمره مستحقین الشهریه بود واز افاضل آن بلده مولانا نصر الله لاری بود تلمذ در خدمت بسیاری از
مشاهیر فضلا نموده در فنون علم مهارت داشت ودران بلده تا بودم اغلب با من صحبت مے داشت پس از انجا
به بندر عباسی رفتم چند کشتی روانه مکه معظمه بود مرا هم همت مصروف آن شد که با قلیل زادے که میسر بود اختیار
آن سفر کنم بکشتی در آمدم هوائے دریا واوضاع کشتی مزاج مرا مختل ساخت ورنجے سخت کشیدم وپس از
چند روز باران وطوفانی عظیم شد مردم کشتی طمع از حیات بریدند حق تعالی نجات داد وبعد از مشقت و
صعوبت بسیار داشت بیکے از سواحل عمان رسیدم عمانیان که اکثر خوارج وقطاع الطریق بحر ند کشتی بگرفتند
واموال بغارت بردند ومردم را دران صحرا گذاشتند وبرفتند پس از چند روز بمشقت تمام بمسکت که
مشهور واز شهرهاے ایشانست رسیدم ومدت یکماه توقف کردم که اندک آسودگی حاصل آمد ودران سال
مردم سفر حجاز ومونث آن بماند عزم مراجعت کردم ناچار بکشتی سوار شده به جزیرهٔ بحرین آمدم سکنهٔ آنجا
اهل ایمان وصلحا ملیبار شند وعلوم عربیت وفقه وحدیث فی الجمله رواجے دارد واز علما واعیان آنجا بود
شیخ محمد شیخ الاسلام بامن الفتی تمام بهم رسانید ویالتماس او قریب یکماه توقف کردم طول آن جزیره

تخمین ده فرسنگ و عرضش چهار فرسنگ است و همه نخلستان و معمور است و کثرت مردم بسیار و انهار خوش گوارا
دارد اما هوایش بغایت گرم و بسبب احاطهٔ دریا ناموافق است پس بکشتی در آمده به بندر معمورهٔ کنگ که بهترین
سواحل فارس است رسیدم و از انجا عازم سرو سیرات فارس شدم و دران سفر کمتر ناحیه از مملکت فارس
مانده باشد که ندیده باشم پس بشیراز آمده و خاطر بدان متعلق شده بود که ترک معاشرت خلق و سکنی در معمورها
کرده در یکی از خیال که پناهی و آبی داشته باشد انزوا گزینم و بانچه رزاق حقیقی مقدر ساخته باشد قناعت
کنم و یکبارهٔ دل از الفت خلق و اوضاع روزگار متنفر و منزجر شده بود احوال دنیا را با طبع خود ملائم و عمده
یافتم و مے شنیدم که در کوهے غارے و چشمهٔ و بیرندر درختی مهت بدیدن آن رغبت میکردم و عزم مقام دران
مکان مے نمودم آشنایان و پیوستگان مانع مے آمدند و الفت والدین و افراط محبت ایشان نیز مانعی قوی بود
و در شیراز بودم که یکے از مراسلات والد مرحوم رسید در عنفوان این رباعی نوشته بود رباعی در دل
ز فراق خستگیها دارم ٭ در کار ز چرخ پیشگیها دارم ٭ ما نیز همه غم تو نیز پیمان وفا ٭ مسکن که جزاین شگفتگیها
دارم ٭ و دران سخنان درج بود که دل الفت سرشت را بے آرام کرد پس عزم اصفهان کردم و براه دارالعباده
یزد روانه شدم دران شهر جمعے از افاضل و مستعدان بودند و مردمے نیکو خصال ستوده اطوار داشت
دارالعلم نفیسهٔ عراقست و در انجا بود رستم مجوسی منجم مشهور کتب مجوس و حکمے و اسلامے بسیار داشت و
بهیات و نجوم و رمل و حساب دخول الید رصد یه ماهر بود با او صحبت بسیار داشته ام و رصدی که اسکمرات
مجوسی در سی و چهار هزار سال پیش ازین نوشته نزد وے دیدم و بنظر اجمالی در آوردم تصور و نقص بسیار داشت
بنا بے ضبط حرکات را بر تاریخ خلقت کیومرث که نزد ایشان ابوالبشر و آدم عبارت از وست نهاده
بود و بزعم وے چهار هزار سال و کسری ازان گذشته و این خالی از غرابتے نیست چه جمهور متاخرین مجوس
ابتدائے خلق بشر را این مقدار نمیدانند پس از انجا عازم اصفهان شدم و بخدمت والدین و ملاقات
اخوان و احباب رسیدم و این از نعمتهای گرانمایه بود و همچنان در مباحثه و مطالعه و تحریر مقاصد و مسائل
علمیه مستغرق بودم و با مستعدان آن شهر معظم صحبت میداشتم در اثنا توقف والدین خواستند که تا بل
اختیار کنم و دران مبالغه داشتند و جمعی از اکفا و اعیان خواهش به نسبت نمودند و مرا بسبب اشتغال و

ذکر استاد و اجل مولانا محمد صادق

شوق مفرط بتعلم رضا نبود و از عوائق فرصت بنداشتم و تجرد را بفراغ و آزادگی آنست یافته چند انکه جهد نمودند راضی نشدم پس بخدمت سلطان المحققین افضل الحکماء الراسخین المولی الاعظم والحبر الاعلم مظهر المعارف والحقائق مکمل علوم السوالف واللواحق محی الحکمة ابو الفضائل مولانا محمد صادق اردستانی علیه الرحمة که از متوطنین اصفهان و بندرس بس زمره از اذکیای افاضل مے پرداخت رسیده باستفاده مشغول شدم وے از اساطین حکما بود و قرنها باید که مثل او کسے از دانشمندان برخیزد بمن عاطفے بے پایان داشت و در خدمتش کتب مشهوره و غیر مشهوره حکمیه نظریه و عملیه بسیار خوانده ام و حق آن فیلسوف کامل بر من زیاده استاد ان دیگر است و تا هنگام رحلت استفاده از خدمت ایشان منقطع نشد در سال اربع و ثلثین و مائة بعد الالف هنگام محاصره اصفهان برحمت ایزدی پیوست و دران اوان رساله موسومه بتوفیق که در توافق حکمت و شریعت است و رساله توحید کلام ندمای حکماء مجوس در مبدء عالم و حواشی بر شرح حکمت اشراق در وائح الجنان و رساله ابطال تناسخ بران طبعین و شرح رساله کلمة التصوف شیخ اشراق و حاشیه بر الهیات شفا و فرائد الفوائد و غاشیه بر شرح هیاکل النور و رساله در مدارج حروف و فرسنامه تحریر نموده و غیر آنها از مصنفات بسیار و جواب متفرقه دیگر که از کثرت درین زمان متذکر جملگی آنها نیستم و اشعارے که دران مدت وارد خاطر شده بود باز فراهم آورده دیوانے شد نخمینا ده هزار بیت و این دوم دیوان این بیقدار است و مثنوی مسمے بتذکرة العاشقین نیز در اصفهان شروع افتاد فتتاح آن اینست منظومه ساقی زمے موحدانه ؛ ظلمت برشرک از میانه ؛ با تیره دلان چو لمعه نور ؛ در نیم شبان تجلی طور ؛ در ده که ز خود گرانه گیریم ؛ بیخود ره آن یگانه گیریم ؛ مطرب دم دلکشے بر انگن ؛ این تیره شب فراق طے کن ؛ از صبح وصال پرده برگیر ؛ شام غم ما بصبح در گیر ؛ تا باز رهم این جدائی ؛ گیرم سر کوئے آشنائی ؛ ساقی قدحی مے مغانه ؛ سرجوش خم شراب خانه ؛ در کام حزین تشنه لب کن ؛ نذر دل آتشین نسب کن ؛ تا رخت کشم بعالم آب ؛ آسوده شوم ازین تپ و تاب ؛ مطرب نفست جلا بجا بها ست ؛ با مرده دلان دمت مسیحاست ؛ تنگیم چو خون مرده در پوست ؛ نشتر برگ فشرده نیکوست ؛ دل مرده تن فسرده کورا ست ؛ آواز نے تو بانگ صور است ؛ این مثنوی بتخمین چهار هزار بیت است و متضمن

حکایتی است که منقول است از اصمعی که در طریق طائف سنگی دیدم بران این بیت نوشته بود شعر
الایا معدن العشاق بالله خبرنا ۔ اذا اشتد عشق بالفتی کیف یصنع و تمام قصه مشهور است بالجمله
در اصفهان ایام بآرام گذران بود تا آنکه بتاریخ سبع وعشرین ومائة بعد الالف والد علامه طاب ثراه چنانکه
گذارش یافت بجوار رحمت حق پیوست وازان حادثه اختلافی در احوال پدید آمد وبعد از دو سال والدهٔ
مرحومه نیز رحلت نمود جدهٔ مادری با جمعی وابستگان در انخانه ماندند و بهر دو سال برادر نیز بتحصیل مشغول و
بغایت اهل وستوده اطوار و نسبت بمن نیکوکار بودند ازین حوادث مرا دماغ شوریده شد و لبسر بردن
دران منزل دشوار گشت باعزیمت شیراز کردم وچندے دران بلده اقامت نمودم اوضاع آن شهر نیز
تغیرے یافته اکثر دوستان سابق من درگذشته بودند القصه خود را بهر صورت تسلی مے نمودم وبرسم عادت
گاهے بصحبت علمی وتحریر بعض مسائل مے پرداختم وبے اختیار شعر بسیاری وارد خاطر مے شد باز در شیراز
انها را فراهم آوردم دیوان سیم مرتب شد تخمیناً سه چهار هزار بیت لیکن خاطر بنوعے از دنیا رمیده
که التفات بهیچ چیز حاصل نمے شد وباوجود جوانی بجدی دنیا و مستلذات آن در نظر خار وکروه بود که هیچ
خاطر نمیگشت واز استیلائی هموم آن شوق وشغفے که بعلم وتحریر وتقریر معارف بود افسردگی یافت
وهموارہ خواهان آن بودم که دلقی در پوشیده بگوشه انقطاع گزینم وبنا بر علاقه بازماندگان وبیکسی
ایشان میسر نیامد بالجمله باز باصفهان مراجعت کردم وبرادران بازماندگان ودوستان را بدیدم
وبعد از فوت عم عالی مقدار در لاهیجان وبتدریج سنوح حوادث واختلال باسباب مختلفه در اکثر
محالات گیلان وجه معاشے که از املاک موروثی میرسید ومدار گذار بود هر ساله کاشتن گرفت وبعد از
رحلت والد مرحوم بسبب خرابی آن محال ونبودن شخص کاردان غمخواری دران املاک خود نقصان
بسیار می بآن راه یافته درسالی میرسید وفا بچند ماهه مصارف لابدی نمی نمود وآخر بسبب استیلائی جماعت
اروس بران مملکت وهرج ومرج زیاده چنان شد که بالمره منقطع گردید واکثر املاک ومستغلات
از حیز انتفاع وآبادانی افتاد اندکی که مانده بود آن نیز در تصرف دیگران آمد وقلیلے که بانصاف خود
بعضها باو بازماندگان عم مرحوم میداوند وفا بمصارف ایشان نمینمود بهر حال قطع نظر ازان نیز کرده بهر نوع

التفات والد علامه طاب ثراه

التفات راقم از اصفهان بشیراز

نگاشتن دیوان

معاودت باصفهان

با پنجه در دست بوده اوقات مے گذشت و مراخود طبیعت و فطرت قادر بر تحصیل دنیا نبوده و نسبت و توسل
و اظہار حاجت و قبول احسان و مروت از احدی ہر چند سلاطین عالیشان و کرام خلق از دوستان صدیق
باشند بموجب حمیت و غیرت فطرت ممکن و مقدور نہ ہمت مجبولست باحسان و ایثار بر کافہ خلق و با این حال
زندگانی بہ تہیدستی و قصور مقدرت از قدر ہمت اشق و اصعب اشیاء و مستحزین بلیاتست از حکیمے پرسیدند
کہ بد حال بریں مردمان در جہان کیست گفت من بعدت ہمت و اتسعة امنیة و قصرت مقدرتہ و بر فرض
محالی کہ نفس عالی ہمتان ناچار بہ پستی تن در دہد و تحصیل قدر ضرورت کردن نہد طریق تحصیل از وجوہ ستودہ
در اکثر از منہ نایابست و اختیار ذلت و زبونے مقدور کرام نیست فرد بمرد از تہیدستی آزاد مرد ۔ ز پہلوئی
غیرتے شکم نپرورد ۔ چہ نیکو گفتہ در ینمقام شیخ فریدالدین عطار اشعار یکے پرسیدانان فرخندہ ایام ۔ کہ تو چیز
دوست داری گفت دشنام ۔ کہ ہر چیزے دگر کہ میدہندم ۔ بجز دشنام منت مے نہندم ۔ مجملا چندے بر بیاید
کہ حادثہ اصفہان و محاصرہ آن فراہم نمود مجمل آن قضیہ کہ از غرابت احوال روزگار شنیدہ باز است اینکہ
طائفہ افغان قلزہ کہ کمینہ رعیت قندہار و برخے از ایشان داخل در سلک سپاہ آن سرحد و بچاکری حاکم
آنجا قیام داشتند میر ویس نامی رئیس آن معدود بود در شکارگاہ قریہ دہ شیخ بجدعہ و تمہید شاہ نواز خان
امیر الامرا آن سرحد را بکشت و بران قلعہ استیلا یافتہ خزاین موفورہ بدست آوردہ و افاغنہ با او موافقت
کردند و از پیشگاہ سلطان مالک رقاب شاہ سلطان حسین صفوی لتغمدہ اللہ بغفرانہ مدارکے کہ در اطفائے
نائرہ آن فتنہ مے شد ہیچ حصول مقصود نگشت افغان مذکور بران قلعہ استیلا داشت تا در گذشت
بعد از و پسرش محمود نام قائم مقام پدر شد و بنواحی خود دست تطاول دراز کردگاہے بسیاط سلطنت دران
مملکت بیگستردگاہے عرائض نیاز بدرگاہ سلطانی میفرستاد و چون قرہا بود کہ معموری و آسودگی و
اتمام جمیع نعمتہائی دنیویہ در ممالک بہشت نشان ایران نصاب کمال یافتہ مستعد آسیب عین الکمال
بود پادشاہ و امرائی غافل و سپاہ آسائش طلب را کہ قریب یکصد سال شمشیر ایشان از نیام بر نیامدہ بود
دغدغہ علاج آن فتنہ بخاطر نمیگذشت تا آنکہ محمود مذکور با لشکر موفور بممالک کرمان و بزد رسید و غارت
و خرابی بسیار کردہ عازم اصفہان شد و این در اوائل سال اربع ثلثین و مائتہ بعد الالف بود چون

حادثہ استیلاء افاغنہ

قریب بدار السلطنت مذکوره رسید اعتماد الدوله با جمیع امرا و سپاه حاضر رکاب بودند مامور بدفع او شدند و اهم
از اسباب اجرای تقدیر بود که بر یک لشکر چندی کس که از رهگذر غفلت و نفاق رای دون از ایشان را با هم
اتفاق نباشد امیر و سردار شوند القصه در نواحی شهر تلاقی فریقان غالب و امرا مغلوب شدند و اکثر رعایای
قرای قریبه مکاهنهای خود را انداخته با عیال بشهر در آمد خلقی که هرگز خیال اینگونه حادثه نکرده بودند بهم آمدند
چون چشم همگی بر امرای بی تدبیر بود عامه را امحال چاره نکایت خصم از خود نماند محمود با لشکر خود بدر شهر
آمده بعمارات فرح آباد که آنهم شهریست و قلعه محکم اساس بود مقام گرفت و انچه از ضروریات میخواست از دهات
معموره قریبه بنجود که بیصاحب افتاده بود بلشکرگاه خویش کشیده صاحب ذخیره چندین ساله شد و انچه
نمیخواست تمامی را سوخته نابود ساخت من چون بدیده بصیرت در مآل آنحال نگرستم وصیت پدر
بیاد آمد و اراده برآمدن از شهر کردم و در انوقت حرکت با منسوبان و سرانجام مقدور نبود که راه ها هنوز
مسدود نشده بود تا دو سه ماه بیرون رفتن بسهولت میسر مے شد دوستان و نزدیکان نمیگذاشتند
و بسخنان دور از خاطر رنجه میساختند و دران هنگام صلاح در حرکت پادشاه بود چه مجال مقاومت
با خصم نمانده و مقدور نبود که خود با منسوبان و امرا خزائن انچه خواهد بطرفی نهضت کند تمامی ممالک
ایران سوای قندهار در تصرف او بود اگر ازان مخمصه بیرون رفت سرداران و لشکرهای متفرقه کل
مملکت با او پیوستند و چاره کار تواند کرد و الحق تدبیر در انوقت منحصر درین بود من این معنی را
بیکدو کس از محرمان او فهمانیدم و تحریص کردم که ازین رای در نگذرند و استخلاص اصفهان نیز در نصب
بود چه بعد از رفتن پادشاه خصم را بر اصفهان زیاده کوششے فرصت نبود و لشکر کار خود بے افتاد و عامه شهر
او را بهر عنوان از سر خود وا می کردند و وی ناچار شدی که از همان راه که آمده بود و بهرورا با وسعی موفور از
کشاده بمطلوب خود باز گردد یا آماده جنگهای سلطانی شود و بهر صورت سودمند بود و آنهمه خلق بے شمار بسخنه
تلف نمے شدند اما موافق تقدیر نیفتاد و چند کس از ناسنجیدگان مانع آمدند تا آنکه شد آنچه شد و
چه نیکوست در اینمقام کلام حکیم ابو القاسم فردوسی **اشعار** زمین بهست آماجگاه زمان ٭ فسانه تن ما
چو خش گمان ٭ قضا چون درآید براند حذر ٭ قدر چون بجنبد به بند و گذر ٭ شکاریم یکسر همه پیش مرگ ٭

سرے زیر تاج و سرے زیر تبرک ٭ چنین است کردار چرخ بلند ٭ بدستی کلاہ و بدستی کمند ٭ چو شادان نشیند کسے
باکلاہ ٭ نجم کمندش رباید زگاہ ٭ کجا آنکہ بر سود تاجش بابر ٭ کجا آنکہ بودی شکارش ہزبر ٭ نہالی ہمہ خاک
دارند و خشت ٭ خنک آنکہ جز تخم نیکی نکشت ٭ زمین گر کشاد دکند راز خویش ٭ نماید سرانجام و آغاز خویش ٭
کنارش پر از تاجداران بود ٭ برش پر زخون سواران بود ٭ پر از مرد دانا بود دامنش ٭ پر از خوبرخ
چاک پیراہنش ٭ چہ افسر بود بر سرت بر چہ ترک ٭ کزاو نگذرد پیر و پیکان مرگ ٭ ہر آنکس کہ دارد بدل ہوش
ورائے ٭ نبسازد بہی کار دیگر سرائے ٭ مجملاً بعد از سہ چہار ماہ کار محصوران بسختے کشید و ماکولات دران
مصر اعظم کہ مشحون بانبوہی و ازدحام بیرون از قیاس بود متنقص یافت و رفتہ رفتہ نایاب شد و افاغنہ
باطراف شہر آگاہ شدہ در ہر دو فرسنگ و کمتر از جوانب مکانی استحکام داده جمعی بنگاہبانی گذاشتند
و دائم الاوقات فوج فوج سواران ایشان بنوبت بر گرد شہر در گردش بودند و در انوقت مردم از ضیق
معاش پیوستہ از ہر گوشہ و کنار پوشیدہ و پنہان از شہر بیرون میرفتند و افاغنہ ہر کسے ابقا نمیکردند
و در شہر چون اکثر اغذیہ نامناسب بکار میرفت ہر روز جماعتے بے شمار با دو رام و امراض مبتلا گشتہ ہلاک
میشدند و از فراخ حوصلگی و جوانمردی مردم انشہر مشاہدہ شد کہ قرص نانے بچہار پنج اشرفی رسیدہ
بود و کسے از غریب و بومی معلوم نمے شد کہ بگرسنگی مردہ باشد و احدے سائل بکف نشدہ بود و آنکہ
از جوع بیتاب بود حال خود از آشنایان پوشیدہ میداشت تا کار بجائے رسید کہ یافت نمیشد آنوقت
مردم تلف شدند و آخر چنان شد کہ اندک مایہ مردمے ناتوان در شہر باقی ماندند و از ہر طبقہ آنمقدار از ہنرمندان
و مستعدان افاضل و اکابر و اشراف دران حادثہ در گذشتند کہ حساب آن خدائے داند و بس من
دران احوال روزگارے گذشت کہ عالم السرائر بدان آگاہ است و برانچہ دست قدرتم میرسید صرف
میکردم و بغیر از کتابخانہ چنان چیزے در منزل من باقی نماندہ و با وجود بے مصرفی قریب بدو ہزار مجلد
کتاب را نیز متفرق ساختہ بودم و تتمہ دران خانہ بغارت رفت القصہ در اواخر ایام محاصرہ مرا بیماری صعب
عارض شد ہر دو برادر وجدہ و جمعی از مردم خانہ در گذشتند و آن منزل خالی شدہ منحصر بدو
کس خادمہ عاجزہ گشت تا آنکہ بیماری روے بانحطاط نہاد و از شدت اندوہ و نقاہت طرفہ حالتے بود

برحسب تقدیر در غره شهر محرم خمس وثلثین ومایة بعد الالف که پایان آن شدت بود برفاقت دوسه کس
از اعاظم سادات دوستان تغییر لباس کرده بوضع اهل استاق از شهر برآمدم بقریه که بردو فرسنگی بود رسیدم
وچند کس از نزدیکان وامراء پادشاه را برداشته بمنزل محمود رفته ویرا دیدند وروز دیگر که پانزدهم شهر محرم
مزبور بود محمود بشهر داخل شده در سرای پادشاهی نزول کرد وخطبه وسکه بنام او شده معدودے از مردم
که مانده بودند امان یافتند وسلطان مغفور را در کوشه از منازل خود نشانیده نگهبان برگماشت وچون در ایام
شدت محاصره شاهزاده والاتبار عظیم الاقتدار شاه طهماسپ را بامعدودے از مقربان بر فن فرستاده
بدار السلطنة قزوین رسیده بود از استماع این خبر بر تخت سلطنت موروث جلوس نمود بالجمله فقیر ازان
قریه حرکت کرده منازل خطرناک را بمشقت تمام طے نموده ببلدهٔ خوانسار رسیدم ودران چندی توقف کرده چون
زمستان رسیده وراهها پر برف بود فی الجمله تدارک سامان سفر نموده ببلده خرم آباد که مقر حکومت والی لرستان
فیلی است رسیدم وآن ولایتی است بغایت معمور ودر نیکوئی آب وهوا وخرمی مشهور طول آن شانزده روزه
راه وعرضش نیز چنانست شهرها وقصبات خوش وموافع بکیفیت بسیار دارد واز قدیم مسکن احشام فیلیست
که از صدنهر از خانواده متجاوزند در انوقت امیر الامرائی آنملک علیمردان خان بن حسین خان فیلی از خانه زادان
قدیم وامرائی بزرگ ودودمان علیه صفویه بود وبامن مودت والفتی خاص داشت والحق شجاعان ومستعدان
روزگار بود ودران قضایا وحوادث که نموده بود خواهش تدارک وعلاج در خاطر داشت وباوجود کثرت
لشکر وحشر بنا براسباب عایقه که ذکر انها طولے دارد مصدر اثرے نتوانست شد وتوفیق خدمتی نیافت
بالجمله دران بلده توقف نمودم طاقت حرکت نبود واز شدت آلام وصدمات روزگار پرشور وشر وهجوم اهوال
وحادثات عجب حالتے دارم قوای دماغ عاطل شده بود واصلا معلوم از معلومات من در صفحهٔ خاطر نمانده
ساده محض مینمود وقدرت بر سخن گفتن نداشتم از اثر حیات همین علاقه ضعیفی نفس را بکالبد ناتوان باقی نمانده
بود وتا یکسال چنان بود بعد ازان فی الجمله مزاج باصلاح آمد وانچه شیخ ابن عربی رحمه الله در فص ادریسیه
از کتاب فصوص الحکم ذکر کرده مرا محقق ومعلوم شد وآخر شعری وافی بر کلام شیخ نوشته ام وبرناظران مخفی
نماند که شرح سوانح ووقائع احوال من از نوادر وغرائب حالات روزگار است وتفصیل آن در جوهر

نمی آید و از پنجه تقلم وقائع نگار تواند آمد اگر دران مسامحه نشود نیز دفتریان مشحون گردد و بعمری ازان فراغ حاصل نیاید و درین یکدمه فرصت کجا مجال آن که شمه گذارش باید تحریر اندک از بسیار و یکے از هزار را قصد ارم نماید مجملا در خرم آباد جمعی از غره و اتقیا و مستعدان مجتمع بودند و با من الفت گرفتند و اعیان و امرای آن دیار را نیز با وضاع شایسته و اوصاف ستوده یافتم و جمهور ایشانرا با من صداقت و اخلاص عظیم بود و بصحبت همدیگر مشغول مے داشتند و بمرور ایام تمامی آن مملکت را دیده ام از اعاظم سکنه آنديار عمده افاضل کرام قدوة السادات عظام امیر سید علی موسوی رحمه الله و برادرش امیر سید حسین بود و ے خلف سید الافاضل میر عزیز الله جزایری و قریب بشصت سال بود که دران بلده سکنی داشت و بغایت محترم و مرجع جمهور آن ولایت بود در اکثر فنون علوم مهارتش بکمال و در تقوی و ورع بیهمال و الحق سیدی بزرگ منشی عالی شان بود و محبت و الفتش با من بدرجه رسید که مزید بران متصور نباشد و برادر عالیمقدارش از اعیانش و افاضل بود و سایر عشایرش از معاشران مخلص من بودند و دران شهر اقامت داشت مولائی فاضل قاضی نظام الدین علی خراسانی وی مدتی در اصفهان تحصیل نموده سلیقه مستقیمه و مدرکی عالی داشت با جمعی دیگر از مستعدان مرا بالتماس مشغول مذاکره ساخته اصول کافی و تفسیر بیضاوی و شرح اشارات وغیرها شروع نمودند و از جودت ذهن و فهم او مرا شوقی بمذاکره پدید آمد بالجمله از دو سال افزون در انولایت اقامت نموده بهر حال اوقات خوش بود و سادات نذکوره و قاضی مذبور دران دیار روزگارے با حشتام داشتند تا چند سال قبل ازین شنیدم که بجوار رحمت حق پیوستند و انه جمله حوادث عظیمه که دران اوان سانح و باعث ویرانی ایران بل اکثر ممالک جهان گردید حرکت لشکریان روم بود و مجمل این حادثه آنست که سلطان روم با وجود یکصد سال صلح و دستور که موکده بغلاظ ایمان بود و اظهار موافقت و مکاتبه جهتی با سلاطین سلسله علیه صفویه دران هنگام که اختلافی چنان بدولت و مملکت ایشان راه یافته بود و هنوز تدارک آن نشده کم فرصتی و نامردی و بیوفائی را کار فرما شده بعراق و آذربائیجان و گرجستان سه چهار سردار عظیم الاقتدار با لشکری که داشت مکنتش بدان میرسید بداعیه تسخیر کسیل نمود از جمله بتسخیر حدود عراق حسن پاشا حاکم بغداد و نجدو آذربائیجان عبد الله پاشا و زیر نامزد شده بود حسن پاشای مزبور با صد هزار کس افزون بسرحد عراق در آمده ببلده کرمان شاهان نزول نمود و در انجا وفات یافت پسرش احمد پاشا که از

لشکر کشیدن روم بایران و تسخیر حدود ایران

وقایع احمد پاشا در عراق عرب و عجم

شجاعان بود کاری پدر منصوب شد و بتسخیر آن حدود کوشش گرفت پادشاه عالیجاه شاه طهماسب صفوی که در بدایت
شباب و بعد از جلوس بسلطنت از حادثه اصفهان و گرفتاری پدر بغایت افسرده و محزون بود یکی از امرائی جاهل بخیال
آنکه او را از غصه و اندوه برآرد باسباب عیش و طرب و لهو و بازدک زمانی چنانکه در مزاج جوانان خاصیت لهو
و لعب است آن شیوه از حد اعتدال در گذشت و خرد دور بین بمضمون مصراعید اشعار شاهازمی گران چه برخواهد
خواست + وز مستی بیکران چه برخواهد خواست + شه مست جهان خراب و دشمن پس و پیش + پیداست کزین میان
چه برخواهد خواست + در بیحال پادشاه مذکور در مملکت آذربایجان بود و عزم متارک استیصال افاغنه داشت
رسیدن سردار روم آن عزم لائق را عائق گشته براندن ایشان از نخجوان مشغول شد و لشکر قزلباش را در
رکاب آن پادشاه که در تهور و مردانگی این بود با لشکر روم مکرر مصافهای سخت روی داد گاهی غالب و گاهی
مغلوب میشدند و رومیان بنابر عدت بیشمار و سامان موفور و رسیدن مدد و معاون الیتیادگی داشتند و خزاینها
بر سر آن کارگذاشتند و هر سپاهی که بایشان میرسید و هر قدر از ایشان گشته میشد در جنب آن مایه کثرت بیقیاس
معلوم نبود و چون آن حادثه ناگهان اکثر حدود مملکت یکبار فرو گرفته و مرکز دولت و خزائن سلطنت در دست
افاغنه بود و بدکاران و سورش انگیزان مملکت که از بیم سیاست در خزنده بودند ران انقلاب و طوفان حادثه
چنانکه رسمست از هر گوشه و کنار سر بطغیان و زیاده سری برآورده شورش انگیزی داشتند لشکر قزلباش و مردان
کار و مدبران با هوش و رائے در لجهٔ اضطراب افتاده هر کس در هر جا بفکر کار خود رفته بصیانت مال و عیال و حفظ ناموس
درمانده و مجال امداد و اتفاق با دیگری میسر نیامد و دران هنگام مملکت خراسان نیز که از ان دو فتنه بزرگ برگزار نبود
بسبب شورش و دعوی استقلال سی هزار کس افاغنه ابدالی در دار السلطنه هرات و طغیان ملک محمود خان
والی ولایت نیمروز در مشهد طوس بهم برآمد و سکنه آن مملکت گرفتار آشوب شده کشش و کوشش عام شد و در ممالک
طبرستان و گیلان علت وبا شیوع یافته تا ده سال استداد داشت و خلقے بیحساب در گذشتند و سرداران پادشاه
اردوس با لشکر انبوه از دریا برآمد بر اکثر بلاد معتبره گیلان استیلا یافتند دران آوان بیچاره کس صدا جیش و چشم
معدود و شد که در ممالک ایران داعیه پادشاهی و سروری داشتند و سوای غارتگران پادشاه صفوی نژاد
درین حوادث نا ملایم دست و پاے میزد و بر سر هر یک از دشمنان قوی بقدر مقدور لشکری میفرستاد که زیاده خصم را

و گرفتن اصفهان و فرار شاه طهماسب بقزوین و استیلای افاغنه بر ممالک ایران ۔ ورود سردار روم بآذربایجان و محاربات او با افاغنه و استیلای

مجال نقدی ندهند وخود را بلا آذربائیجان با عساکر روم درآویخته بود و روسیه بربسیاری ازان ملکت استیلا
داشتند ودرین فرصت جماعت افاغنه که مالک تخت‌گاه اصفهان شده بودند سائلش یافته بتسخیر بعض نواحی
خود از عراق وبرخی از مملکت فارس پرداخته توسنی در ملک ایشان پدید آمد وجمعی از تبه کاران طوعاً وکرهاً بایشان
که جماعت کودن صحرانشین بودند پیوسته قوانین سلطنت وجهانداری وراه ورسم معیشت ودنیاداری تعلیم نمود
تقلید قرلباش پیش گرفتند لیکن از سفالت ورذالت اندک چیزے در نظر ایشان عظیم وعزیز درتنگ حوصلگی
وناکسی اگر در شهری اندک مایه جمعیتے دست میداد از بیم ناگهان بقتل عام می پرداختند واین معامله در اصفهان
مکرات واقع شد واز اثاث چیزی بکسے نمیگذاشتند وآن مایه اموال وخزائن ونفائس اندوختند
که محاسب وهم وقیاس از تصور آن عاجز است ومردم را بیچگونه آرامی از ستم آن شوربختان نبود ورعیت بجان
رسیده گاهے بقتال ایشان کمر مے بستند دارالسلطنة قزوین را که بتصرف آورده بودند روزے عوام ومردم
بازار بهم برآمده شمشیر در افاغنه نهادند وچهار هزار تن کما بیش بکشتند وشهر بضبط خود آوردند پس از چندے
باز لشکر بسر آنشهر کشیده بعهد وپیمان متصرف شدند وهمچنین در قصبه خوانسار عوام شوریدند وجمعے از
افاغنه را با حاکم وسرداری از ایشان وارد شده بجائے میرفت ودر میان گرفتند ودر یکروز سه هزار تن
بکشتند واز غرابت اینکه بعض دکانات حقیره که بهر نوع ذخیره آذوقه داشتند در مدت هفت سال که استیلاے
افاغنه بود حصار ناستوار خود را حراست نموده خرصفیر تفنگ از ایشان یافاغنه نرسیده چندانکه در تسخیر آن
قریها ودر اندرت مدیده کوشیدند سود نداشت وایشان پیوسته درتگ وتاز بودند وباوجود آنکه گاهے از
بیم وهراس وگاهے از سیئة رعیت وسپاه آرامی نیافتند وچند مرتبه لشکر قرلباش بسر ایشان تاخت برحسب
تقدیر کارے پیش نرفت محمود نابکار پس از دو سال از سلطنت اتفاقیه بقتل بادشاهزادگان صفویه که محبوس
بودند فرمان رادی ونه نفر صغیر وکبیر سید بیگناه بقتل رسانید واز غرابت اینکه در همان شب حال بروے
گشته دیوانه شد ودستهاے خود را خائیدن گرفت وکثافات خود را خوردی وهر کس دشنام ویاوه گفتی ودرین حال
ببرد اشرف نامی از ایشان بجائے او نشست وبشجاعت وتدبیر موصوف بود از اهل عراق وفارس طوعاً وکرهاً جمعے
بملازمت گرفت وسپاهے موفور آراسته فراهم آورد واکثر فارس را مسخر ساخت ودر کار او رونقی عظیم پدید آمد

آرام گرفتن افاغنه در اصفهان وتسخیر نمودن اطراف خود

تعقیب شدن بادشاهزادگان

جلوس اشرف افغان بر تخت اصفهان وتسخیر نمودن اطراف

احمد پاد شاه سردار روم با لشکری عظیم بر سر او رانده در نواحی قصبه انجدان مصاف داد تدا اول بضرب توپخانه
رومیان شکست در افاغنه افتاد و از جای خود عقب تر نشستند چون شام شد اشرف مذکور باز صف سپاه
آراسته بآئین قزلباش از هر سو ولوله رعد آوائی کرنا و کوس در افگنده بر سپاه روم راند احمد پاشا رومیان
بهزیمت رفتند و آخر در میانه مصالحه شد پس اشرف مذکور سلطان مغفور شاه سلطان حسین را بقتل رسانیده
نعش او را بدار المومنین قم فرستاده دفن کردند و با قتدار بود تا از پادشاه عالی جاه شاه طهماسپ منهزم
و متواصل گردید و ذکر آن بیامد اکنون ذکر معدودے از اعیان که خود با این فقیر دوستی داشته پیش از
حادثه اصفهان و دران سانحه در گذشته اند ذکر مینماید از انجمله مولانائی فاضل میرزا عبد الله مشهور بافندی
بفنون متداوله ماهر و بغایت متبحر بود و در اصفهان در جوار منزل خود مدرسه عمارت کرده با فاده اشتغال
و روزگارے بهیا داشت چون ببلاد روم افتاده علمائے آنجا بدانش او آگاه شده بودند بقاعده خود ویرا
افندی خطاب داده باین لقب معروف شده بود با من الفت تمام داشت چندی پیش از آشوب اصفهان
رحلت کرد دیگر سید فاضل میر محمد صالح شیخ الاسلام اصفهانیست حاوی علوم شرعیه روزگارے بعزت
داشت قبل ازان سانحه در گذشت و چند کس از اولادش نیز بجوهر فضل آراسته با من مودت داشتند
و قریب بحال تحریر در گذشتند دیگر سید عالم میر محمد باقر خلف میر محمد اسمعیل حسینی اصفهانیست از مشاهیر علما
و در زمان سلطان مغفور نهایت عظمت و اعتبار داشت تدریس مدرسه سلطانی با و مرجوع و با فاده
مشغول بود چندی قبل از حادثه اصفهان در گذشت دیگر عمدة المجتهدین مولانا بهاؤ الدین محمد اصفهانیست
مدتها بود که با فاده معالم دینیه مشغول و در شرعیات مرجع اهل زمان خود بود و اخلاقے بغایت ستوده داشت
با فقیر عطوفت بسیار مبذول میداشت چون در صغر سن با والد خود همدم افتاده بود با فاضل همدمی مشهور بود چندے از
قبل حادثه اصفهان در گذشت دیگر سید عالیشان میرزا داؤد خلف مغفور میرزا عبد الله وے از سادات عظیم القدر
و از طرف جده منسوب بسلسله علیه علویه و خود بمصاهرت سلطان مغفور ممتاز و منصب تولیتی مشهد مقدس
رضوی با و مفوض بود بلطف طبیعت موصوف و اشعارش مشهور و بجلیه کمالات صوری و معنوی آراسته
و روزگارے بعزت و احتشام داشت تا آنکه قریب بسانحه مذکوره بعالم بقا رحلت نمود دیگر مرحمت پناه میرزا

آواز خفت آواز باشد بر اتفاق ۱۲

جلوس احمد پاشا بپادشاهی و هزیمت رومیان بقتل سلطان مغفور

سید رضا حسینی است وی از سادات حسینیه اصفهان و آن سلسله از قدیم الایام از اعاظم و اکابر آن شهر
بوده اکثر از افاضل جهان و اغلب بمنصب صدارات در انخاندان و در باب ایشان و صاعدیه گفته اند منظور
میر میرایان و صاعدیان ÷ پادشاهند و بادشاه نشان ÷ بالجمله سید مذکور از شگفته طبعان روزگار و
ایامی مهیا بعزت و احترام داشت و مودت و اختصاص وی را نسبت بمن پایانی نبود قریب بحادثه مذکوره
رحلت کرد دیگر فاضل نحریر میرزا کمال الدین حسین فسوی است که از استادان من بود در سن کهولت در ایام
محاصره برحمت ایزدی پیوست دیگر حکیم دانشمند جامع فضائل مرجع افاضل مولانا خمره گیلانیست که از
اعاظم تلامذه فیلسوف اعظم مولانا محمد صادق اردستانی علیه الرحمة و از اصدقای من بود و بیرا در آواخر
ایام محاصره رحلت افتاد دیگر مولانا محمد رضا خلف مرحوم مولانا محمد باقر مجلسی است بحلیه علم و خصال حمیده
آراسته بتدریس مشغول و بعلو همت موصوف بود در ساحه مذکوره باد و بیرا در عالی مقدار و جمعی از اولاد
و اقربا که همه از معاشران و دوستان صمیم من بودند رحلت نمودند دیگر مولائی فاضل مولانا محمد تقی طبسی است
وی از مشاهیر فضلا و در فنون علوم صاحب دستگاهی بود در اصفهان توطن اختیار کرد و پا فاده اشتغال
داشت و دران حادثه برحمت ایزدی پیوست دیگر امیرزاده عظیم عالی جاه مصطفی قلیخان خلف امیر الامرا
سپهسالار و خالست صفات حمیده اخلاق ستوده و استعداد ذاتیه او را بیان نتوانم کرد دانش و سودتش را
را پایانی نبود بمنصب پدر رسیده در دست اغاغه مدرجه شهادت فائز گردیده چون شمه از بن احوال
نگارش یافت اکنون بر سر سخن نخستین رفته بقیه سرگذشت مرقوم میگردد مجملا در خرم آباد بودم که
آتش فتنه رومیان در انخدود اشتعال یافت و گاهی تاخت لشکریان ایشان بنواحی آن بلده
میر سید علی مردانخان امیر الامرا مذکور را بخاطر رسید که چون محاربه با رومیه در نیوقت کاری بزرگست
انسب بصلاح حال اینکه بطرفی از ان مملکت که جبال صعب المسالک است با جمعیتی انبوه رفته
بلده خرم آباد و نواحی آنرا که قریب بلشکرگاه رومیه است خالی و خراب افگنند و باین عزیمت با سپاه
و متعلقان حرکت کرده با قصای آن مملکت رفت و امیر حسن بیک سلیوزری را که از امرای آنقوم
بود در شهر گذاشت که عامه را کوچا بنده شهر و قلعه را خراب ساخته باو پیوندد و سکنه شهر در اضطراب افتادند

بقیه احوال راقم در ایام اقامت خرم آباد

الیشانرا طاقت حرکت نبود واز دهشت رومیه اطمینان هم نداشتند فزع قیامت برخواست امیر حسن بیگ مذکور بمنزل من آمد ومردم شهر نیز جمع آمدند واز هر گونه گفتگو درمیان گذشت من حرکت مردم را بیرون از قدرت الیشان دیدم خرابی آنشهر را که رشک گلستان ارم بود وخلقی عظیم را خراب تر ازان بدست خود نمودن وعجزه واطفال وعیال الیشانرا سر بصحرا بهلاکت دادن نپسندیدم امیر مذکور را اشارت بماندن و حراست خود ومردم را دلالت وتحریص باتفاق وسامان ویراق وپاس حزم ومردانگی نمودم آنسخنان موثر ومقبول همه افتاد وباهم عهد وپیمان کرده هرکس سلاح ویراق حرب برخود آراست ودران کوشش تمام نموده طرق عبور دشمن را بقدر مقدور مسدود وحصار ومنافذ شهر وقلعه را مستحکم ساخته بلوازم آن پرداختند وآن مقدار الیشان را تشجیع وتحریص کردم که بیوقوفان الیشان باندک روزے در استعمال اسلحه ماهر وچنان دلیر شدند که باسپاهی گران اگر روی میداد کار میکردند ومردم آرام گرفته شهر بمعموری اول گرایند وخود هم اکثر شبها بالیشان درپاسداری درروزها درسوارے سواقفت میکردم جماعت رومیه چون از استعداد مردم واقف شدند ونام کثرت الوس فیلی وصعوبت مسالک آن مملکت وبودن حاکمے مثل امیر الامرائی نام آورند کور درمیان الیشان بلند آوازگی داشت اندیشه ناک شدند ودیگر متعرض آنحدود نگشته بسائر اطراف پرداختند امیر الامرائی مذکور چون دید که مردم شهر بجائے خود ماندند نکرد الیشانرا تحذیر کرده کس بدان التفات ننمود بعد از شش ماه که در کوهستان محنت بسیار کشیده خود نیز بشهر آمد وآن رابے ماتحصن ثمرد ورومیه بمجاصره همدان که سواد اعظم واز بلاد معتبره عراقست پرداختند ودرانوقت حاکمے ولشکرے درانشهر نبود سکنه وعوام شهر بمبالغه برخاست ومدت محاصره بچهار ماه کشید جمعے از رومیه راهمصور آن بتیر وتفنگ بکشتند وچنانکه احمد بادشاهے صردار الیشان را باطاعت خود درنگرفت رومیه که از صد هزار افزون بودند ودر قلعه کبری شهره جهان در تسخیر کوشیدن گرفتند ویکطرف حصارا باتش باروت فروریخته بشهر درآمدند وقتل بنیاد کردند مردم شهر نیز دست باسلحه که داشتند برده از هر سوروے بالیشان نهادند وچون کار از دست رفته بود بران کوشش فائده مترتب نشده همگی درمبارزت بقتل رسیدند ازافراط قتل رومی درانشهر والیسادگی ومردانگی

مردم آنجا از مشهورات و نوادر روزگار است اما سه روز این هنگامه دران شهر برپا بود و هیچکس از ایشان
روی نگردانید تا همه کشته شدند مگر اندک مایه مردمی که امان یافته باطراف رفتند و در انوقت جماعتی
کثیره نیز از اطراف و جوانب عراق دران بلده جمع آمده بودند و حساب مقتولین آن قضیه را علام الغیوب
داند آن مقدار از مشاهیر سادات و افاضل و اعیان بقتل رسیدند که تخمین آن دشوار است تا
بسائرا لناس چه رسد از جمله افاضل تحریر علامه بی نظیر میرزا هاشم همدانی علیه الرحمة که از دانشمندان
روزگار و اصدقای حقیقی این بیمقدار بود و هم از جمله مقتولین بود مولانای عارف عابد مولانا عبد الرشید
همدانی که از عدول خلق و در علوم شرعیه مرتبهٔ عالیه داشت و از جمله مقتولین بود نادرهٔ آفاق مولانا
علی خطاط اصفهانی که ذکر او بتقریبی گذشت وی با کثر علوم مربوط و جمیع خطوط را چنان می نوشت که
تا آنزمان بهیچیک متقدمین را آنقدر میسر نیامده و جامع جمیع کمالات و از بدایت حال از دوستان و
معاشران من بود بالجمله از استماع قضیه هایله همدان اضطراب بحال سکنهٔ آنحدود بلکه بتمامی ایران
راه یافته مردم خرم آباد متفرق شدند و حاکم نیز از انشهر بیرون رفت چون جمعی کثیر از معارف و
آشنایان من در قصبه همدان درگذشته عیال ایشان در زمره گرفتار آن بودند مرا عزم رفتن بآنجا
باستعلال حال و استخلاص گران بقدر طاقت و توان جزم شده بصوب همدان روان شدم و با مرام
خود و جمعی که رفیق راه شده بودند هفتاد سوار بودیم طرق و مسالک چنان پرفتنه و آشوب بود که
عبور دشوارے داشت در یکدو منزل دو چار عساکر روم خورده محصور شدیم و تلاشهای سخت و زحمتهای
صعب کشیده حق تعالی نجات داد و بهمدان رسیدیم جمعی از معارف بلدهٔ کرمان شاهان و غیرها که
ناچار همراه پاشا و عساکر روم بودند و سابقهٔ معرفتے داشتند متفق شدند و در فکاک بعض گرفتاران
کوشش بسیار کردیم تا جمعی بهر وسیله مستخلص شده بامنی رسیدند و دران حال بر من مشقتے و
اندوهے و یلیته گذشت که خدای داند در بعض شوارع آنشهر اجساد کشتگان که بر زبر یکدیگر افتاده
بودند مجال عبور نبود و اکثر مواضع بنظر در آمد که دران حادثه همدانیان چون سر کوچه ها بر رو میان گرفته
مدافعه میکرده اند و چند انکه کشته میشده اند دیگران بجای ایشان بمقاتله می ایستاده اند تا سر دیوارها

روانه شدن راقم بهمدان

ملند اجساد کشتگان بود که برفراز هم ریخته بود بالجمله مرا در معسکر رومیان بودن با آنکه جمعی از ایشان آشنا شده احترام مے داشتند بلیهٔ عظمی بود از میان ایشان برآمده بشقتی تمام ببلدهٔ نهاوند که تا آنزمان بتصرف رومیان درنیامده بود رسیدم و در انجا بود مولانائی فاضل مرحوم قاضی ابراهیم نهاوندی در الوقت متصدی شرعیات آن بلده و الحق از نیکان و جامع کمالات بود چند روزے دران بلده که مکانے خوشست اقامت نموده با مولانا مذکور صحبت داشتم و از انجا با لکای بختیاری که معروف بلر بزرگست در آمدم دران هنگام عالیشان محمد حسین خان در میان ایشان حاکم بود بربسیاری ازان ملک عبور کردم و امرا و اعیان آنقوم مودتی تمام داشتند اما اقامت در انجا خود مرا خوش نیامده ملوم شدم و همت بران گماشتم که بعراق عرب در آمده بمشاهد مقدسه آنجا توطن نموده بقیه عمر بگذرانم پس باز ببلدهٔ خرم آباد رفتم و آن شهر را از وحشت آسیب سپاه روم خالی دیدم عازم سوشتر و ممالک خوزستان شده بقصبه دزفول که از ملحقات شوشتر است رسیدم حاکم آنجا یار الوا لفتح خان از غلام زادگان صفویه که جوان هوشمند بود دران بلده اقامت داشت با من الفت بسیار گرفت و از اعیان انجا بود سید فاضل میر عبد الباقی و جامع الکمال قاضی مجد الدین و رفوج که از آشنایان قدیم من بود و از انجا ببلدهٔ شوشتر رفتم جماعتے کثیره از سادات و اعیان آنجا الفت گرفتند و چندے توقف کردم و از ایشان بود سید فاضل سید نور الدین بن سید نعمت الله جزائری رحمه الله و با من مودتی موفوره داشت و هم از ایشان بود میرزا محمد تقی و میرزا عبد الباقی مرعشی پس بشهر حویزه رفتم سید محمد خان بن فرج الله خان شعشع دران مملکت والے بود مراسم مودت تقدیم کرد و از افاضل آن بلده بود شیخ یعقوب حویزاوی در فنون ادبیه و حدیث و فقه و مغازی و سیر و انساب مهارت و حفظے قوی داشت پس ببصره شدم و عازم رفتن ببغداد بودم که سفینه روانه بمبئی بود و جمعی بعزیمت حج سوار میشدند مرا هم آرزوئے قدیم در هیجان آمد و تدارک زادے نموده بکشتی در آمدم و از حادثه طوفان و مشقت که سفر دریا خالی ازان کمتر نوا ندبود مریض و ناتوان شدم و عاجز و رنجور بعد از چهل روز لیساحل بلاد یمن که بندر موخاست رسیدم و از کشتی بر آمده دران بلده مریض افتادم و چون هوا موافقت نداشت بدلالت بعض مردم ازان شهر بیرون رفته

رفتن بعضی بمعموره و صفا

بمعمورهٔ بعض که در ولایت یمن نزهت هوا و خرمی مشهور است رفتم در انجا صحتے روئداد و موسم حج خود در گذشته بود بتقریبے نا بلده صنعا که مرکز دولت و مقر صاحب یمن است رفتم و از مشائخ کرام شیخ حسن بن سعید اویسی یمنی امامی علیه الرحمة دران بلده اقامت داشت و شفقت خاص نسبت باین بیمقدار مے فرمود

مراجعت از یمن بهندوستان و وفات والد ماجد

باز مراجعت به موخا نموده با سفاینے که روانه بصره بود معاودت کردم و دران سال نیز از سعادت حج محروم ماندم و دران وقت از بصره ببغداد رفتن بسبب موانع طرق مقدور نبود و بصرهٔ چون بر ساحل بحر هوائے نا موافق داشت مرا خوش نبود ناچار بجویزه و سوشتر بار گردیده حیرتے در آشوب جهان و سرگردانی خود داشتم و در هیچ گوشه قرار نمییافتم چنانکه از مضمون این رباعی من ظاهر است ـ

رباعی آنم که بملک نیستی سلطانم ٭ تا بسامانم اگر بمیمانم ٭ مانندهٔ آسیا درین ملک خراب ٭ سرگردانم که از چه سرگردانم ٭ و اهالی اکثر اماکن بسبب الفت چون خواهش بتوقف من داشتند دلالت بتجدد آئی مینمودند و مرا نظر باحوال خود و اقتضای زمانه پر آشوب و فرط غیرت مرغوب نبود و درمیانه الشان ماندن بجهات نکرده و صعب مینمود و در حویزه و سوشتر و در قول جمعی از صابیه میباشند و الحال در همه آفاق سوائے این سه بلده در مکانے دیگر نشانی از الشان نیست چندانکه تفحص کردم عالمے درمیان الشان نمانده بود و عوام فرومایه بودند و صابئیه ملت صاب بن ادریس علیه السلام و صاب بروایت بعض اصحاب سیر پیغمبر

ذکر صابیان

بوده و طائفه دیرا از حکما شمرده اند و صابیه گویند اول انبیا آدم علیه السلام و آخر الشان صاب بوده و الشانرا کتابیست مشتمل بر یکصد و بیست سوره و آنرا زبور اول خوانند و عقیدهٔ الشان اینکه صانع عالم کواکب و افلاک بیافرید و تدبیر عالم الشان را گذاشت و پرستش ستارگان کنند و برائے هر کوکبے شکلے معین نموده هیاکل سازند و گویند صورت فلان و فلان کوکب است و در ضراعات و توسلات

رسوائے مقلدان از سر نو کوکبستان

بهر یک آداب و عبارات دارند و محققان الشان گویند که سجده و پرستش کواکب و هیاکل نکنیم بلکه بالقبله ماست و جمیع این طائفه قائل اند بتاثیرات اجرام علویه و هیاکل سفلیه یعنی تماثیل و اصنام و در صالف زمان حکما و علمائے الشان درین طبقه بوده که صاحبان علوم مکنونه بوده اند مجمله ٭ از سوشتر باز بکرستان فیلے در آمدم دیدار بشهر خرم آباد رسیدم و چنان مریض بودم که آوازه رسیدن احمد پاشا

سردار لشکر روم بآن شهر شهرت گرفت اندک مایه مردمی که بودند راه فرار پیش گرفته بکوهستانهای صعب رفتند
وتنها من با چند خدمتگاران در آن شهر بودیم که سردار با لشکر بیحساب رومیه در رسیده فرود آمدند و من تنها
در شهر ماندن را صلاح ندیده بمیانه لشکر روم آمده اقامت کردم سردار چند کس از مردم آنجا را پس از
چندے بدست آورده بود عاطفت داد و اندک مایه مردمے جمع آمده از رومیه کسی را در انجا حاکم گذاشته
مراجعت کرد و من با همان لشکر موافقت کرده بکرمان شاهان رسیدم و در ان راه بمن از ناتوانی و رنجوری
و شدت سرما کلفتے سخت رسید و سردار مذکور را با من الفتے پدید آمده احترام بسیار کرد و جماعتے از
الیشان با من آشنا و معاشر بودند و با الیشان بود عبید الله آفندی قاضی عسکر روم و بعلم و فضل
در مملکت روم شهرتے تمام داشت با من آشنا شده الفت بسیارے گرفت و اکثر سخنان علمیه بیان
مے آمد و مرا قطع نظر از ریاست و جاه و اعتبارے که داشت بغایت فرومایه و از علم بیگانه یافتم سرمایه
او منحصر بود بضبط چند مسئله متداوله از فقه حنفیه و بس مشهوران بعلم را در میانه آنقوم هر کرا دیدم
چنین یافتم آرے در میان الیشان بود عبد اللطیف چلپی بغدادی وے در علوم ادبیه و شعر عربی ماهر بود
بالجمله چندے در کرمانشاهان بسر بردم و رساله مفرح القلوب را در مجربات و فوائد طبیه و رساله
تجرد نفس را در ان بلده نوشته ام و در انجا بود سید فاضل امیر صدر الدین محمد نمی اصفهانی که مدرس
بلده همدان و ازان بلیه نجات یافته بکرمان شاهان آمده بود و الحق از متبحرین علماست و با من الفتے
تمام داشت و الحال ساکن نجف اشرف شده در حیاتست و در انوقت رومیه بر کل قلمرو علی شکر و
نواحی و کردستان و لرستان و نواحی اسپیلا داشتند و همه را بکوشش و کشش بتصرف آورده بودند
و رعیت مطیع نمیشد و بار رومیه نمے آمیختند و ویرانی تمام بآن ملک رسیده بود قصبه بزرجرد را
که متصرف شده حاکمے مستقل در انجا داشتند روزے او باش و مردم بازار تمام شوریده بر رومیان
هجوم آوردند و چهار نفر از الیشان بکشتند و آخر پنجهزار تومان با حمد پاشاے سردار جرمیه
داده اطاعت کردند و از امراے قزلباش سبحان وردیخان بن ابو القاسم خان حاکم سابق همدان
که در انوقت منصبے و سپاهے نداشت مردم متفرقه فراهم آورده در ان نواحی بار رومیه مدتها در تنگنا

بود سی صد مصاف افزون بار و میان داد و بهر دفعه جمعی انبوه بکشت و چون سردار با لشکر بیکران روی بوی آوردی
خود را بکناری کشیدے و الحق دران مدت با عدم مکنت داد مردی و مردانگی داد و آن لشکر بے حد و گرانرا
مدام بے آرام داشت تا آنکه از کثرت کارزار و سختی تنگ و تاز بستوه آمده افسرده شد و رو میان او را
با عهد و پیمان نزد خود آورده اول اعزاز کردند و آخر بکشتند و من از ابراهیم آقائی دفتردار لبغداد که
از عطائی آن لشکر بود شنیدم که مے گفت لبست و دو هزار کس از لشکر روم در محاربات سبحان وردیخان
بقتل رسیده اند و الحق اگر مجال التفصیل احوالش و تدبیرات وصولت و همت و تهور او درین عجاله بودے
ناظران را موجب شگفت تمام گردیده در روزگار ناسخ داستان رستم و اسفندیار شدے مجملا درین
طوفان حادثات آن مملکت نه چنان پژمرده و ویران که توان باز نمود عبد الله پاشا نیز بر اکثر آذربائیجان
مستولی شده دار السلطنت تبریز هم بحالت هیجان شده بود تبریزیان نیز بعد از انکه از ستیز و آویز
عاجز آمده رومیان بشهر ریختند شمشیر بر آخته تا پنجروز در کوچه و بازار قتال کردند تا آنکه رومیان
از محاربه ایشان بتنگ آمده ندا در دادند که ترک جنگ کرده با اطفال و عیال و مال انچه توانید
برداشته از شهر بیرون روید قریب پنجهزار کس از تمامی خلق بے شماران شهر که مانده بودند بدستی
شمشیر و بدستی دست عیال خود گرفته از میان سپاه روم بیرون رفتند و آنگونه تهور از عوام شهری
در روزگار کمتر واقع شده باشد بالجمله چندی در کرمان شاهان و چند در قصبه نوی و تبرکان و محال
دامن کوه الوند که بهشت روی زمین است نمودم و در انجا بود سید جلیل القدر امیر صدر الدین
محمد سرکانی و برادرش میر ابراهیم که هر دو از مستعدان و با من مودتی تمام داشتند اصل ایشان
از سادات استرآباد و مدتے بود ساکن آن دیار شده صاحب اقطاع و سیورغالات بودند پس
روانه دار السلام بغداد شدم و دیگر کربلائی معلی رفته از انجا بنجف اشرف توطن اختیار کردم و قریب
سال دران آستان مقدس کامروا بودم و بآرام و ضبط اوقات میگذشت همیشه تمنائے مصحفے بخط
خود داشتم دران ایام توفیق یافته نوشتم و دران روضه علیه گذاشتم و گاهے بتحقیق مطالب و تحریر
رسائل مے پرداختم و گاهے بمطالعه مشغول مے شد ۔ درکتابخانه آنحضرت چندان از هر فن

نقشه تسخیر تبریز و فرار رومیان و تهور تبریزیان

رفتن راقم بنوی و کرمان و تبرکان

انتخاب بغداد و شرح اقامت و اوقات شبانه روز و اعمال

کتب اوائل و اواخر جمع بود که تعداد آن نتوانم بر لسپاری بگذشتم و گاهی با افاضل و اتقیا که مجاوران سدّه علیا بودند صحبت مے داشتم و از ایشان بود مولانای فاضل ملا ابوالحسن اصفهانی و مولانا نورالدین گیلانی و شیخ یونس و سید قاسم نجفی علیهم الرحمة که از مشاهیر مقدسین روزگار بودند و بهر نوع از فیوضات آن مکان مقدس خوش میگذشت و اندیشهٔ سفر و دوری ازان آستان در خاطرم نبود تا آنکه لعزم تجدید عهد زیارت مشاهد منوره کاظمین و سرمن رای بغداد آمدم و سعادت یاب گشتم ارادهٔ عود نجف اشرف بود که عزیمت سفر خراسان ورسید بمشهد طوس در دل افتاد و لقدیر کشان کشان بکرمان شاهان رسانید — احمد پاشا بالشکر بیکران روم دران شهر بود و درانوقت سفر و مملکت ایران لسبب بشورش و انقلاب و عدم امنیت طرق و استیلائے سرکشان بغایت صعب و خطرناک بود اعتماد بحراست حق نموده بمملکت کردستان درآمدم و ازانجا بآذربائیجان رسیده آن ممالک معموره تبریز را از استیلائی رومیان خالی و خراب دیدم **فرد** از خرابی میگذشتم منزلم آمد بیاد ۔ دست و پا گم کردهٔ دیدم دلم آمد بیاد ۔ بالجمله بدار الارشاد اردبیل که آنهم در تصرف رومیان بود رفتم و ازانجا بگیلان درآمدم در بلدهٔ آستارا جمعے کثیر از سپاه اروس بودند و قلعه عمارت کرده یحیی خان طالش با قوم ساخته بود و از طرف ایشان حاکم بود چون سلسله خان مذکور را از قدیم ارتباط تمام بود مراسم مودت قدیمه لتقدیم کرد و بالتماس وے چند روز توقف کردم و آن مملکت را لسبب حادثهٔ طاعون که هنوز شیوع داشت و استیلائی لشکر اروس عجب ویران و بے سرانجام دیدم ازانجمله آشنایان سابق و معارف کسے نمانده بود و چند کس از همراهان من نیز بآن مرض درگذشتند القصه طول آن مملکت را بصعوبت تمام طے نموده بولایت مازندران درآمدم اکنون مجمل احوال پادشاه عالی جاه طهماسپ بجهت ارتباط کلام نگاشته آمد در مملکت آذربائیجان چند سال آنمقدار کوشش بالشکر روم نموده که قزلباش از ستیز و آویز بستوه آمده بسیارے از سپاه در معارک ناچیز شدند و رومیان بران مملکت و ممالک شروان و گرجستان مستولی شده عرصه بروے تنگ شد ناچار دست ازان حدود کوتاه کرده بخیال آنکه شاید حدود عراق از افاغنه انتزاع شود بالشکرے که داشت ببلدهٔ

طهران روی در آمده اشرف افغان اقتدار تمام یافته مستعد محاربه بود در نواحی طهران با لشکر
بادشاهی مصاف داده غالب آمد و سردار لشکر خرلباش که از روستائیان من بود دران معرکه
گرفتار شد و آخر نجات یافت چون دیگر استعداد محاربه نبود بادشاه بمازندران رفت که فکرے انداخته
افاغنه تا سرحد خراسان ممالک شدند — در مازندران چون وبا شیوع داشت لبسیارے از عساکر
بادشاهی بامرض درگذشتند و چنان کسے باقی نماند و بادشاه از آزردگی رقم عزل بر ناصیه
جمعے از امرا و نزدیکان کشیده ایشانرا از نزد خود اخراج نمود و خود با معدودے چند عزم خراسان
و تسخیر آن ولایت از ید متغلبه نموده فوجے از جماعت قاجار استرآباد برکاب پیوسته بآن مملکت
در آمد و مملکت خراسان دران وقت بسه قسمت انقسام یافته بود قندهار و توابع در تصرف افاغنه
قلمرو و دارالسلطنه هرات و ملحقات در ید افاغنه ابدالی و باقی خراسان در تصرف ملک محمود خان حاکم
نمیروز بود و خود صاحب سکه و خطبه شده در مشهد طوس اقامت داشت و لشکرے جرار فراهم
آورده خود نیز از شجاعان بود و نسب وے بسلاطین سفاریه مے پیوندد و توقع آن بود که شاید حقوق
چندین ساله چاکری و نمک پروردگی آن دودمان نبرگ را پاس داشته بقدم اعتذار پیش آید او خود
این توفیق نیافته بعزم رزم استقبال موکب شاهی کرده تا قلعه سفید این آمد چون بادشاه از دلیری او
آگاه شد بے توقف بعزم تلافی و گوشمالی وے سوار شده ایلغار کرد ملک محمود خان از جسارت خود
نادم گشته بسرعت تمام مشهد مقدس باز گشته در استحکام قلعه و حصار کوشیدن گرفت و بادشاه
بر دروازه شهر نزول نموده بمحاصره پرداخت و ملک محمود خان هر روز از حصار برآمده با توپخانه و
آراستگی تمام با لشکر بادشاهی کارزار میکرد و چند ماه بر این منوال بود مردم سائر بلاد و رعیت
خراسان چون نمک پروردهٔ خاندان صفویه بودند شهرها بتصرف داده فوج فوج بلشکر بادشاهی
آمده لطائف خدمتگذاری و جانسپاری بر میان بستند و کار بر ملک محمود تنگ شده آن بلدهٔ فاخره
مفتوح شد و ملک محمود محبوس گردیده در حبس سبعی یکے از امرا بے اطلاع بادشاه هلاک شد بادشاه
در مشهد مقدس بود که من ازمازندران حرکت کرده باسترآباد آمدم و سید سعوده خصال سید مفید استرآبادی

بخدمت بادشاه از مازندران بخراسان و تسخیر آن

استقبال نمودن ملک محمود خان بادشاه را و ایلغار کردن بادشاه

باسترآباد

ورود بمشهد ✤ آمدن نذر قلی بیگ باردو اعظم و سفارت و رفتن فضلی بیگ قلیخان

که از نیکان روزگار بود دران شهر بدیدم و از انجا بمشهد مقدس رسیده بزیارت روضهٔ رضویه علیه السلام مشرف شدم و اوقات گزیدم پادشاه از قدردانی و مهربانی که شعار آن سلسله علیه بود بمنزل آمد و مودت بسیار کرد دران مدت اورا با فاغنه ابدالی و سرکستان نواحی آن ملک محاربات اتفاق افتاده ظفر یافت و در ایام محاصره مشهد مقدس که فوج فوج سپاهی و رعیت اطراف خراسان باردوی پادشاهی می آمدند نذر قلی بیگ افشار ابیوردی نیز انجمله بود باردو آمده رفته رفته مورد الطاف شاه بمساعدت طالع منصب جلیل القدر قورچی باشی گری یافت و بطهماسب قلیخان ملقب گشت و با امرا و ارباب مناصب صفائی نداشت و السیانز اخار راه خود میدانست در شکست کار آنها کوشیدن گرفت و پادشاه را در اوائل التفات تمام ما را بود تا آنکه زمام مهام ملکی برای رویت وی در آمده استقلال یافت و من دران بلده مباک با وجود کثرت آشنایان کمتر معاشرت با خلق داشتم و بکار خود مشغول بودم بسیاری از کتاب رموز کشفیه را با چند رساله دیگر در انجا تحریر نموده ام و گاهی با اعیان و معتقدان صحبت میداشتم و اشعار یکه دران مدت گفته شده بود جمع آوردم و این چهارم دیوان خاکسار است و دران بلده بود سید عارف میر محمد تقی رضوی خراسانی از اتقیا و اعلام زمانه بود و از مشاهیر فضلا دران بلده مجتهد مغفور مولانا محمد رفیع گیلانی بود و هم دران بلده بود فاضل جامع محقق مولانا محمد شفیع گیلانی که از ذکیای علمائی و در اواسط حکمت نادرهٔ زمان بود و همه با من انس و الفت تمام داشتند و الحال بعالم بقا پیوسته همچیک از ایشان در قید حیات نیست و دران اوان مرا بطرز بوستان سعدی و آن نوع سخن گستری رغبت افتاده شروع در گفتن نموده آن مثنوی را خرابات نام نهادم و بسیارے از مطالب عالیه و سخنان دلپذیر دران کتاب بسلک نظم در آمد افتتاح آن نیست

اشعار

پر خرابات را که شست از دلم لوث طامات را بعطا کرد زاندیشه فارغ دلے ✤ چو میخانه نبخشید سر مستے ✤ و یکهزار و دو صد بیت گفته شده بود اما صورت انجام نیافت چند بیتے که در خاطر بود ثبت افتاد -

مثنوی

الا اے جهاندار فرخنده خوئے ✤ دمے گوش بکشا بفرخنده گوئے ✤ نخستین نکو گیر راه سلوک ✤ که خلقے گراید بدین ملوک ✤ جهاندار باید پسندیده کیش ✤ غم پیروان خورد بدنبال خویش ✤

فلا دوزراہی پندیش حال ؛ مبادا کہ باشی دلیل ضلال ؛ وگر خود ندانی زدانندہ پرس ؛ زرہ شندلان
شناسندہ پرس ؛ خرد پروران را خریدار باش ؛ تن تیرۂ سفلہ کو خار باش ؛ بپرور دل و عقل مشکل کشا ہے
بدانش پژوہان بایہوش درائے ؛ بتدبیر سنجیدگان کار کن ؛ ز مغز خرد سر گرانبار کن ؛ سبکتر نباید بکار
اے پسر ؛ کہ طبل تہی بہ زبیمغز سر ؛ بروشن روانی برآور دمے ؛ کہ گیرد دانا بہ از عالمے ؛ نظر کن در احوال
دانشوران ؛ کہ بے خار نبود گل و زمرمان ؛ بہر فرقہ در دیر بتخانہ ؛ بود در میان پائے بیگانہ ؛ بہر خم کہ
بینی بود دُرد و صاف ؛ فراخست پہنائے میدان لاف ؛ چو دعوی گرا نرا شماری بہتی ؛ کند از تو دانندہ
پہلو تہی ؛ بجائے کہ باشد رواج خزف ؛ چرا گوہر آید برون از صدف ؛ بدعوی مپسر مُدبی گر ہنر ؛ فلاطون
شدے لافی خیرہ سر ؛ فرومایہ گردد دو حرف ؛ نگردد درہم آور د در دریائے ژرف ؛ نہان تیغ مصری
و چوبین کند ؛ عیان مست پیش نظر ہائے تند ؛ فریبندہ دنیا ست سنگ محک ؛ چو خواہی بماند پسین پرہ
شک ؛ بگیر اے نکو کار عبرت سگال ؛ غبار حریفان بخوبی خصال ؛ بصورت ہمہ آدمی پیکرند ؛ بسیرت
بسے کم زگاو خرند ؛ ترش روز بیند سخن کو مکن ؛ نکو خواہ را تلخ باشد سخن ؛ بردگوئے مہران
فروزندہ بخت ؛ کہ با دوست نرم است و با خصم سخت ؛ رگ و ریشۂ قسوت از دل بکن ؛ کہ سنگ
درشتست نشتر شکن ؛ بگیر و بتو پند حکمت پژوہ ؛ چو باران رحمت بہ بنیاد کوہ ؛ بہ پیش دم ناصحان
خاک باش ؛ پذیرائے حق از دل پاک باش ؛ براحت چہ خسپی ابا تاج و ترک ؛ بگیرد فقیران پئے ساز
و برگ ؛ بموئینہ پیمان چو در نافہ مشک ؛ شکم بیطعام و گلوگاہ خشک ؛ مجو راحت از برگ و ساز طرب
تن آسانی خلق یزدان طلب ؛ بہ تندی چو ظالم نجم کمند ؛ بیاید دل از ملک و اقبال کند ؛ چہ رونق
بماند دران مرز و بوم ؛ کہ بازو کشاید بنہ کار شوم ؛ مکن پرورش سفلہ را زینہار ؛ درختے کہ خار ست
بارش مکار ؛ بدیوان شاہنشہ بیہمال ؛ ز بیداد ظالم شود لیدہ حال ؛ بنالد کہ سلطان سرا میدہد ؛
تو چون دادہ ندہی خدا میدہد ؛ بملک تو ہر جا کہ بیداد رفت ؛ بود از تو چون از میان داد رفت ؛ دل
عاجزان بر نتابد خراش ؛ ز آہ ضعیفان حذر ناک باش ؛ مترس از غریو ہزباران جنگ ؛ حذر کن
ز افغان دلہائے تنگ ؛ مشو سخرۂ دشمن دوست روے ؛ کہ بخیت کنداں نکو مہیدہ خوے ؛ شبانے کہ

نازد بچنگال گرگ ؛ زبونست سودش زبانش سترگ ؛ نہ ہیچی بہ لذات نفس دزم ؛ چہ لذت فرو تر ز عدل و کرم
رود مرد و ماند بجا نام نیک ؛ خنک آنکہ چوید سرانجام نیک ؛ **ایضاً** یکے بار دل در گل افتادہ ؛ سخن
راند در خبث آزادہ ؛ سخن چین حدیثش بآزادہ گفت ؛ نکو تا چہ سان گوہر از سفت ؛ مرا ہست بر پیش
راہے شگرف ؛ بصد حیرتم غرق دریاست ژرف ؛ لبساحل اگر بخت شد رہنمون ؛ وزین لجہ رخت من آید
برون ؛ ندارم ز بد گفتنش ہیچ باک ؛ کجا کرد آلودہ کے جان پاک ؛ دگر بر نیاید سبویم درست ؛ شود در شتہا
پلنبہ وکار سمست ؛ از انم نکو تر نگوید کسے ؛ سزاوار ناخوشترم زان بسے ؛ حزین سیرت رہروان یاد گیر ؛ سراسر
حدیث جہان یاد گیر ؛ ترا ما خود افتادہ امر وز کار ؛ بہ نیک و بد کس مبر روزگار ؛ حریفان دغل باز و رہ
پیچ پیچ ؛ مبادا کہ فرصت ببازی ہیچ **ایضاً** شبی سر برآوردم از جیب خویش ؛ چو آبے کہ خیزد ز لبہائے
ریش ؛ طمع جلوہ گر شد مرا در نظر ؛ ز ہر زشت رو پیکرے زشت تر ؛ بدو گفتم اے راندۂ بحر و بر ؛
پدر کیستت باز کو در جہان ؛ بگفتا کہ شک در قضا و قدر ؛ نظر لبستن از خالق نفع و ضر ؛ بگفتم کہ
از پیشہ خود بگو ؛ چہ باقی درین کارگاہ دو رو ؛ چہ صنعت گری دارد از جزو کل ؛ بگفتا زبونی و خواری
و ذل ؛ بدو گفتم از حاصل خود خبر ؛ بگو شمۂ بازای خیرہ سر ؛ آلت کدام است و غایت کدام ؛ بگفتا
کہ حرمان بود والسلام **ایضاً** شنیدم کہ عیسی علیہ السلام ؛ خرے داشتے کاہل و سست کام ؛
بروزے نکردے دو فرسنگ طے ؛ خر از مردمی کے شود تند پے ؛ قضا را نبودش شبے میل آب ؛
دل عیسوی از غم او بتاب ؛ بآن مشغل طاعات و طول نماز ؛ دوام نیاز و مناجات و راز ؛ در آن شب
بنا رست آسودہ بود ؛ شنیدم دو صد نوبت آلبش نمود ؛ حواری لتعجب کنان از شگفت ؛ فضولانہ
پرسید و پاسخ گرفت ؛ کہ گر تشنہ باشد خر بے زبان ؛ چہ سازد کرا آورد ترجمان ؛ شود آتش جوری
انگیختہ ؛ بخاک آبرو کرد دم ریختہ ؛ مروت نباشد کہ روز دراز ؛ کشد بار ماند لبش تشنہ باز ؛ نشاید
شدن غافل از کار او ؛ حوالت بمارفتہ بیمار او ؛ حزین از رہ و رہنمائی نیک اختران ؛ جوانمردی
آموز و دل تہ بران ؛ چہ سرگشتہ راہ مردان بین ؛ درین رہ بپے کردہ نوردان بین ؛ ز جام مروت شرابی
بزن ؛ دل خفتہ را مشت آبے بزن ؛ ذوق سخن گستری خامۂ سیاہ مست را از وادی کہ در پیش

داشت عنان برتافت نگرندگان نکته نگیرند باجمله چون اشرف افغان اقتدار و احتشام تمام یافته بود و از
جانب پادشاه عالی جاه اندیشه ناک بود از بیم آنکه مبادا در خراسان تمکن و استقلال یافته بدفع او پردازد
پیش از آنکه متعرض او شوند اشرف مذکور با شوکت و لشکرے موفور روی بخراسان آورد و پادشاه و طهماسپ قلیخان
و امرا بتعجیل با سپاهے که مقدور بود از مشهد بعزم رزم او حرکت کردند و این قضیه در شهر صفر اثنی
وار بعین و مائته بعد الالف بود و افاغنه درین سال مستاصل شد و پادشاه در رفاقت من ساعی شد
و جمعے از کرمفرمانرا نزد من فرستاده کوشش کردند ناچار من نیز در منزل اول رفاقت کرده سفر
درمیان آن لشکر بر من دشوار نمود دران منزل پادشاه را بسنخنان معذرت آمیز تسلی نموده از عقب
آن لشکر بخاطر خواه خود روانه شدم و درمیانه همیشه مسافت اندک بود چون بادشاه ببلد بسطام رسید
فوجے از افاغنه بر سر توپخانه بعزم دست برد آمدند پاسبانان آگاه شده ایشان را برآمدند القصه
بعد دو روز دیگر بر سر آب مشهور بمهمان دوست تلائی دو لشکر دست داد و سپاه قزلباش با آنکه بقدر
نصف لشکر افاغنه نبود در زیر اعلام بادشاهی صف آراسته پاے ثبات و مردانگی افشردند و افاغنه
نیز دلیرانه معرکه گیر و سوار گرم ساخته جنگ سلطانی در پیوست تفنگچیان پیاده رکاب بادشاهی
و توپچیان خاصه دران روز داد مهارت و مردانگی داده پیش قدمان و دلیران لشکر افاغنه را چندین
دفعه از میدان برداشتند و گلوله بر مثال تگرگ بر صف سپاه ایشان ریختند و یکه سواران قزلباش
از چپ و راست بر ایشان آورده بهر کس رسیدند بخاک افگندند و تا ظهر هنگامه کارزار گرم بود القصه
از صدمات لشکر سپاهی افاغنه را پائی تمکین از جائی رفت و چند انکه تلاش کردند بجائے نرسید
صفوف ایشان بهم برآمده شکست دران لشکر انبوه افتاد و اشرف مذکور و سرداران ایشان روے
از معرکه تافته بهر سمت رفتند و در راه هر چند خواستند که مرتبه دیگر مستعد کارزار شوند صورت
نه بسته بتعجیل تمام راه اصفهان پیش گرفتند و پادشاه بدامغان نزول نموده من بباغی که
متصل بآن میدان بود اندک آرام گرفتم چون تمام سپاه قزلباش بگذشت سوار شده بر جوانب آن
معرکه برآمدم و نظاره مقتولان بدیده عبرت کردم چه تا آنروز افاغنه جنگ قزلباش و دست و بازوے

تفکر کشتن اشرف افغان و حرکت بادشاه و اقدام او بمحاربه اشرف افغان و هزیمت آن طایفه
مصاف دادن بادشاه عالیجاه با اشرف افغان و هزیمت آن طایفه

مردان کار دیده بودند دران معرکه از قزلباش زیاده برده کس که اندک زخمی داشتند کسی ضایع
نشد بعد از فتح و ظفر طهماسپ قلیخان صلاح در معاودت بمشهد مقدس دید که تدارک شالشته نموده سال
دیگر بدفع افاغنه بپردازد پادشاه راضی نشده عازم اصفهان گشتند در هر شهر هر کس از لشکر و حکام
افاغنه بود راه فرار باصفهان پیش گرفته اهالی آن شهرها بهزاران نیاز استقبال موکب شاهی کرده
غلغله نشاط و شکر گذاری بکیوان رسانیدند و از هر طرف فوجی به لشکر ظفر اثر می پیوست و مرا از بلدهٔ
سبزوار عارضه تپ سانح شده بود در دامغان شدت گرفت ده روز اقامت کردم بیماری زیاده
شد و زمستان رسیده بود از راه الکای سهرار حریب بیلده ساری ما زندران رفتم و دران راه از
شدت بیماری مشقتی صعب کشیدم و دران بلده نیز تا دو ماه بر بستر افتاده امید حیات نبود حق تعالی
شفا بخشید و جمعی از طلبه و مستعدان که دران بلده مجتمع بودند خواهش مذاکره نموده کتاب اصول کافی و من لا
یحضره الفقیه و الهیات شفا و شرح تجرید خواندن گرفتند و این آخر مباحثات فقیر بود ازان زمان باز
تارک شده ام و ایام بهار را در مازندران بهشت نشان بخوشی گذرانیده ازان دیار
بطهران آمدم و دران ظرف مدت اصفهان مفتوح و افاغنه متاصل شده بودند و مجمل آن قصه اینکه
چون اشرف باصفهان رفت از خوف و هراس مردم اصفهان از شهر اخراج نموده بدیهات متفرق ساخت
و از اطراف سپاه خود را جمع نموده بتدارک توپخانه پرداخت و چون با رومیان صلح نموده بود از ایشان
جمعی توپچیان ماهر طلبید احمد پاشا سردار رومی فوجی توپچیان بمعاونت او فرستاد چون پادشاه بنواحی
اصفهان رسید افاغنه با لشکر آراسته و توپخانه عظیم استقبال نموده صف قتال آراستند لشکر
قزلباش و تفنگچیان رکاب شاهی اول بر سر توپخانه ایشان هجوم آورده رومیان را بکشتند و
توپخانه بگرفتند و پس از کوشش و کشش بسیار باز شکست در افاغنه افتاد و مقدار چهار هزار
سر ایشان گرفته ازان سرها مناره عالی برافراشتند و اشرف افاغنه شکسته و بدحال باصفهان
درآمده انچه داشتند و توانستند از خزاین و اموال برگرفته همگی در مملکت فارس که در تصرف ایشان
بود باضطراب روانه شدند آجامره[1] ایشان که فرصتی داشتند دست بغارت بازارها که خالی بود

[1] اجامره بلغت بادر النهر یعنی مردم بازاری و کم اصل و اجلاف و گدا ۱۲

انداخته درهم شکستند و در هر کرا شهر و خارج شهر دیده یافتند بقتل آوردند و از مقتولین بود مولانا مکی
عارف آقا مهدی خلف مجتهد میبر در آقا هادی مازندرانی علیه الرحمة که از نیکان و اصدقای من بود بالجمله بعد از
چند روز پادشاه و لشکر قزلباش بشهر در آمدند مردم شهر از نواحی بشهر آمده هر کس بتعمیر حال خود پرداخت و
پادشاه بمنازل عالیه خود قرار گرفت الهامسپ قلیخان ارادهٔ معاودت بخراسان کرد بعد از ابرام و الحاح
مطالبی که داشت بعاقب افاغنه مامور شد و در آنوقت راه شیراز که سر دسیر سخت است پر برف و عبور دشوار
بود خان معظم که در لشکرکشی و سپاهبندی یگانهٔ روزگار است لشکر بشیراز کشیده اشرف و افاغنه که بشیراز
در آمده بودند باز لشکر با فراهم آورده اجامرهٔ الوسات آنحدود را اصلای زد و انعام و داده جماعتی
باکراه و طمع مال با ایشان پیوسته مستعد محاربه بودند چون لشکر قزلباش به پنج فرسنگی شیراز رسید افاغنه با
مایر دحامی تمام روی با ایشان آوردند و کوششها سخت کرده تا چهار روز هنگامه کارزار بود الحق
سپاه قزلباش در انصاف نیرداد مردمی و دلاوری داده جمعی کثیر از افاغنه مقتول شدند و بقیة السیف
بهزیمت رفتند و در اثنای وقایع خانهای شیراز افاغنه سوخته و اموال مردم بالغارت برده بودند و جماعتی
از رؤساء افاغنه زنده دستگیر شده بسیاست رسیدند و از انجمله بود میانجی پیر و مرشد محمود ملاز عقران
و امثال ذلک از ان جانوران بالجمله بعد از فتح و ظفر خان معظم بشیراز در آمده بتسکین مردم و تشیید آن
ملک پرداخت اشرف و بقیة السیف که هنوز بست و دو هزار کس افزون بودند هراسان بجال تباه راه خطه
لار پیش گرفتند و از بیم تعاقب لشکر قزلباش لحظه از ایوار و شبگیر نمی آسودند اکثر اسپان ایشان
در راه مانده تلف شد و در هر مرحله جماعتی از پیران و اطفال و بیماران خود را که از رفتن عاجز میشدند
خود کشته می انداختند چنانکه از شیراز تا بلده لار که پانزده روزه راه است کشتگان ایشان ریخته
بود چون آوازهٔ فرار ایشان منتشر شده بود رعایای کوچ دهات و نواحی اگر همه خانه بود دست
بتفنگ و تبر برده بر روی لشکری بآن عظمت ایستاده میرانند و از بیم مجال آن نداشتند که درنگ
نموده باکسی درآویزند و در ان راه قرص نان بدست ایشان نیفتاد و بگوشت اسپان و الاغان
معاش می کردند و خلقی بیاد جود زر جواهر بگرسنگی مردند القصه بلار رسیده چون قلعه آن شهر جهانیان

قتال قزلباش با افاغنه بشیراز و فرار ایشان بلار

محاربه افاغنه با لشکر قزلباش در حوالی شیراز و فرار ایشان بلار

رسیدن اشرف و بقیة السیف افاغنه بلده لار

اشرف مذکور را بجا طر رسید کہ آنجا خودداری نماید و از رومیان معاونت طلبد برادر خود را با فوجے و نفائس
بسیار روانہ ساخت کہ از راہ دریا بجبور رفتہ از رومیان درخواست امداد کند چون روانہ شد رعایای
نواحی بر سر او ریختہ بکشتند و اموال بردند افغانی کہ توال قلعہ لار بود روزے از قلعہ بسلام اشرف
بزیر آمد و لبست و پنج کس از اعیان لار را در قلعہ محبوس داشت محبوسان از رفتن او آگاہ شدہ از مکان
خود بر آمدند و چہل کس افاغنہ را کہ در قلعہ بودند بشمشیر ایشان کشتہ قلعہ را در ربستند و چند قبضہ تفنگ
در منزل کوتوال و افاغنہ یافتہ بجراست چنان قلعہ پرداختہ از بروج آن فریاد دعای دولت شاہی
برکشیدند و چون تسخیر آن قلعہ ہر چند حارلش لبست و پنج تن باشند میسر نیست اشرف چنانکہ بہتر بدید و
نوید خواست کہ ایشانرا رام سازد در نگرفت و نہ روز در لار اقامت نمودہ ہر شب فوجے از لشکر مالش
سر خود گرفتہ بامید رسیدن بمامنی بیرون میرفتند و رعایا اطراف بر ایشان رفتہ خود را از
قتل و اخذ اموال معاف نمیداشتند اشرف چون پراگندگی خود بدید و ہراس بیقیاس بر وے مستولی یافتہ
بود راہ فرار بقندہار گرفت و دران گرمسیر ہر روز فوج فوج از لشکر او جدا شدہ راہ سواحل دریا
میگرفتند و رعایا را با ایشان ہمان معاملہ بود و جمعی کہ بدریا و کشتی رسیدند بسیارے از سفاین بتقدیر
ایزدی غرق شدہ خلقے انبوہ بدریا رفتند و معدودے انما ایشان بسواحل لحشا و عمای و نواحی سند
افتادند شیخ بن خالد کہ صاحب الخساست ایشان را گرفتہ امر بقتل نمود و پس از عجز و لابہ از خون ایشان
درگذشتہ لباس و براقشان بستد و عریان بہ پایان سر داد و پس از چندے کہ من بسواحل عمان رسیدم
پسر یک برادر اشرف را کہ قریب لبست سال عمر داشت و خداداد خان حاکم لار را کہ از امرائے بزرگ ایشان
بود در شہر مسقط بدیدم ہر دو مشکے بر دوش گرفتہ آب بخانہائے بردند ایشانرا مطلبیدہ سخنان پرسیدم
و سرور خان نامی نیز از امرائے ایشان در انجا بود گفتند بمزدوری کار گل میکنند او را ہم نزد من آوردند
و احوال پرسیدم القصہ چون اشرف از لار بسمت حدود بلوچستان راہ قندہار پیش گرفت در ہر کریوہ رعایا
و مردم اطراف خود را برآورده و جمعے مقتول نمودہ اموال بے بردند تا آنکہ مال و سپاہ او بانجام رسید
و خود چنان بسرعت میراند پسر عبد اللہ بر رہبے بلوچ و برادران حدود با دو سہ کس یافتہ تقبلش مبادرت نمود

دسترش را با قطعه الماس گرانبها که هر بازوئی او یافته بود نزد شاه طهماسپ فرستاد و پادشاه عالیجاه آن الماس را
بفرستادهٔ او باز دادند و خلعت برای او عطا شد پس سنوح این حالات طهماسپ قلیخان از فارس حرکت
نموده از راه عربستان و لرستان بقلمرو علی شکر در آمده با پاشائے همدان و لشکریان روم مصاف داده ظفر
یافت و خلقے انبوه از ایشان کشته حدود عراق را مسخر و مصفا ساخت و بقیة السیف رومیان بغداد گریختند
و دران وقت برامور کلی و جزوی تمام ممالک محروسه مسلط شده پادشاه اورا جیقه و مهر خود داده بود و از
زیاده روی و استیلا و ملالت و افسردگی داشت مجملاً من از طهران با صفهان آمدم و آن شهر معظم را باوجود
بودن پادشاه بغایت خراب دیدم و از انهمه مردم و دوستان کمتر کسے باقی مانده بود درانوقت مولانا سے
فاضل ملا محمد شفیع گیلانی که پیش مذکور شد + با صفهان آمده شیخ الاسلام بود و هم انجا رحلت کرد و دران
شهر بود فاضل نحریر شیخ عبد الله گیلانی که بغایت ستوده خصال و از دوستان من بود و چندین قبل ازین درگذشت
و دران شهر انزوا داشت مولانا می فاضل مولا محمد جعفر سبزواری که از اتقیائے معارف و مرتاضان بود با من
الفت ذیرین داشت درانوقت بکنویت شبے بمنزل من آمد و از صحبتش بهره ور گردیدم بالجمله شش ماه در اصفهان
اقامت نموده پادشاهرا سخنان سودمند گفتم و بچیزے چند که در ظاهر باعث بقائے ملک و دولت بود بارها
دلالت کردم اما بتقدیر موافق نیفتاد و طهماسپ قلیخان بآذربائیجان رفت و دارالسلطنت تبریز را مستخلص
کرده بار دیگر میان مصافهائے سخت داده ایشان را درهم شکست و از مملکت آذربائیجان انچه این طرف آب ارس
بود بتصرف در آورده بهر جا حکام گماشت و آن طرف شط مذکور را مزاحم نشده بامرائے روم که دران سرحد
بودند سخن مصالحه در میان آورد و چون درین اوقات در خراسان بسبب شورش جماعت ترکمانان و افاغنه
ابدالی هرات که عرصه خالی یافته بودند آشوب بود عنان توجه بصوب خراسان معطوف داشت و ترکمانان را
گوشمال بلیغ داده بر سر قلعه هرات رفته افاغنه را محصور ساخت و چون در قصبه درگزین توابع همدان جمعے
که در روزگار افاغنه با ایشان یار شده فتنه ها کرده بودند فراهم آمده هنوز داعیه خودسری داشته قلعه
استوار نموده بودند پادشاه بعزم دفع فتنه ایشان و استخلاص بقیه آذربائیجان از اصفهان درحرکت
آمده مبالغه در همراه بودن من داشت دران وقت مرا حالت و سامان آن سفر نمانده بود تهلوتهی نموده

وقایع خانجهان لودی با فغان و شورش بیشتر سرکشان و تسخیر قلعه رنتهبور بدست پادشاه و مراجعت او بدارالخلافه آگره

پادشاه بآذربائیجان لشکر کشیده خان دوران و فتح دارالسلطنت تبریز و انهزام رومیان و رفتن ایشان بموصل و مراجعت پادشاه از آذربائیجان

از اصفهان بصوب شیراز روانه شدم که چندی دران شهر بسر برم تا چه پیش آمد چون بشیراز رسیدم آن شهر را بغایت خراب و آشفته دیدم و از انهمه اعاظم دوستان من کسی بر جا نبود جماعتی از اولاد و منسوبان آنها را پریشان حال و بی سرانجام یافتم و از ایشان بود میرزا هادی خلف مرحوم مولانا شاه محمد شیرازی که خالی از چند نبود ترک معاشرت با خلق نموده در تکایا و مزارات آنشهر بسر می برد و بغایت از عالم گذشته و شوریده حال بود چون سابقهٔ مورونی داشت نزد من آمد و از غرایب اینکه او را بآن حالت که داشت ذوقی عجیب بمعما بود اگرچه خود نمیگفت اما بصحبت آن بغایت شائق و در حال آن ماهر و چنان سریع الانتقال بود که همچیک از مهرهٔ آن فن را مثل آن ندیده ام و مرا هرگز بمعما رغبت نبود آنرا بی حاصل و صرف فکر دران افسوس آمد اما چون سلیقه بهر چیز مساعد و طبع بهر چه پردازد آنرا ملکه می سازد این شیوه را نیز طبیعت چنانکه باید مالک و در معاشرت استادان این فن معمیات لطیفه بسیار گفته ام یکدو روز در صحبت میرزا هادی مذکور نیز بتبدیه معمای لبیاریے انشا شده و چند یکه حالت تحریر بقلم آمد بیت افتاد **باسم مالک** اے زاهد خشک بخت برگرد یده ٭ دم سرد بتو لباس برچیده ٭ شد فصل خزان چو آمدی سوئے چمن ٭ گل گشت شکسته برگ سرما دیده ٭ **باسم نصیر** از بسکه بجان از غم ریگیر تو آمد ٭ پیکان تو بیخود بسر تیر تو آمد ٭ **باسم خاندان** خواب راحت کو نه بنید دیدهٔ صاحبدلان ٭ بخت بیداری بجا مے ماند آخر از جهان ٭ **باسم جمال** پارینه ره جور بر آمال کشادی ٭ بیموجب و بے حد شده امسال کشادی ٭ **باسم تر سما** اشک در دیدهٔ سودا زده کے جا دارد تا که رو جانب خار و خس صحرا دارد ٭ **باسم امان** میراهن آئینه بتیاب قبا شد ٭ بر سینهٔ من تیر تو تا عکس نماشد ٭ **باسم قبا** مهر بر لب چون زنم با تیره روزی در جهان ٭ بے شب چو دل تو دل لائق بآه است و فغان ٭ **باسم تقی** مجاز و باطل او بس در زمانه ٭ حقیقت گشت حق رفت از میانه ٭ مجملاً غارت زدگان شیراز نزد من مجتمع شده شرح احوال خویش مینمودند مرا دل از جائی رفت و بآن حال در میان ایشان ماندن و شوا نمود و از انجا بصوب گرمسیرات فارس روان شدم و ببلدهٔ لار در آمدم و زمستان اقامت نمودم در اواخر عهد دهم استقامتے نبود مملکت خراب و ضوابط و قوانین ملکی دران چند ساله ایام فترت از هم ریخته و پادشاه صاحب اقتدار باید بیرورے بالیست که تا مدتے باحوال هر قصبه و قریه پردازد و بصعوبت تمام

ملک را با صلاح آورد این خود دران بدت قلیله نشده بود و از مقتضیات فلکیه درین ازمنه رئیسے که صلاحیت ریاست
داشته باشد در همه روئی زمین در میان نیست و در حال هر یک از سلاطین و رؤسا فرمان دهان آفاق چند انکه
اندیشه رفت ایشان را از همه رعیت با از اکثر ایشان فرومایه تر و ناهنجار تر یافتم مگر بعض فرمان دهان ممالک
فرنگ که ایشان در قوانین و طرق معاش و ضبط اوضاع خویش استوارند و ازان بسبب مهلت تا مه
بحال خلق سائر اقالیم و اصقاع فائده چنان نیست بالجمله از لار عنان عزیمت بصوب بندر عباسی
معطوف داشته بآن بلده رسیدم و مدتے بیماری صعب عارض بود چون تخفیفے حاصل شد باز عزم سفر
حجاز کردم و جماعت فرنگ را که دران بندر می باشند با من اخلاصے تمام بود چون سفائن و جهازات ایشان
بغایت وسیع و مکانهای شائسته دارد و در دریا نیز بلد تر و از هر قوم ماهر تر اند جهاز ایشان اختیار کردم
اکنون خامهٔ سخن طراز بقیهٔ احوال پادشاه را بتقریب ارتباط کلامی تمگا بود پادشاه از اصفهان حرکت
نموده با جماعت طاغیه درگزین محاربات کرده قلعه ایشان را منهدم و بقیة السیف را منقاد ساخته
روے بآذربائیجان نهاد و از آب ارس گذشته جماعت روم به پیشستد کار زار شدند و در نواحی بلده
ایروان تلاقی فریقین روئی داده بادشاه بظفر اختصاص یافت و از حاضران معرکه شنیدم که نه هزار
کس رومیان بقتل رسید و غنیمت فراوان بدست قزلباش افتاد و الحق فتح نمایانی بود و رومیان که
در قلعه ایروان بودند مستحصن شده پادشاه بمحاصره پرداخت و اضطراب در ممالک روم افتاد و اولیای
دولت عثمانیه تدبیرے اندیشیده احمد پاشائے بغداد را با لشکر موفور بصوب عراق فرستادند تا باین وسیله
پادشاه و قزلباش ترک محاصره ایروان گیرند و چنان شد چون خبر وصول لشکر روم بعراق که دران وقت
از حاکم صاحب شوکت خالی بود بپادشاه رسید دست از محاصره ایروان کوتاه نموده در نواحی همدان
تلاقی فریقین روے داده قریب بهم فرود آمدند احمد پاشائے مذکور بحیله سازی مکرر پیغام صلح و التماس
ترک جدال و خصومت در میان آورد و تا فی الجمله لشکر قزلباش از استعداد محاربه دران زودی غافل
بودند و چنان سخنان مصالحه در میان بود اما چون آن دو لشکر کینه جو بغایت نزدیک و دست و گریبان
فرود آمده بودند از هر دو جانب هنگامه طلبان معدودے بمیدان در آمده باهم کارزار کردند و ممانعت

واز هر دو سو ارگشته ناگهان جنگ بزرگ در پیوست و در میان بحصار خرابی که متصل بصفوف قزلباش بود در آمده
استوار شدند و بنیاد تفنگ انداختن کردند صفوف قزلباش متلاشی و بعد از ساعتی پراگنده شده راه فرار گشادند
پادشاه هر چند پائی داری نمود سود نکرد و چند کس از امرا بعنانش آویخته او را از معرکه برآوردند و در میان نیز
قدم فراتر نگذاشته ببغداد گشتند و این قدر غلبه را غنیمت شمرده کسان زبان دان بالتماس صلح و تمهید مصالحه
نزد پادشاه فرستادند و معذرتها گذارش کردند پادشاه نیز رضا داده در میانه مصالحه واقع شد و پادشاه
باصفهان بازگشت و همان روز که من از بندر عباسی اراده سواری بجهاز و روانه شدن بعزم حجاز داشتم
مراسله پادشاهی و چیزے از آشنایان اردو رسیده این حقائق معلوم گردید و من بکشتی در آمده به بندر صورت
آمدم قریب بدو ماه اقامت کرده از انجا روانه مقصد گردیدم و فرنگیان دران سفر نهایت بندگی و نیکو خدمتی
مرعی داشت تا به بندر جده رسیدم و ادراک این سعادت رحمتهائے بے پایان سفر دریا را فراموش ساخت لبیک
از انجا بادراک حج بیت الله الحرام و مناسک پرداخته بتوفیق رب العزت این آرزوے دیرین بحصول
پیوست و در مکه معظمه بسبب اشارتے که در رویا رو دے داد رساله امامت را تحریر نمودم و اراده آن نیز
دران مکان مقدس بود بجهت چند مانع میسر نیامد و در شهر محرم خمس و اربعین و مائة بعد الالف با قافله حاج بحصار فرق
شده آن بیابان را در شدت تابستان طے نموده بآن بلده آمدم و ازان حدود بکشتی نشسته بجزیره بحرین
و از انجا به بندر عباسی رسیدم از انجا معلوم شد که او ضاع ایران باز و رهم شده ساخته تغیر پادشاه در اوائل
سال مذکور روئے نموده مجمل آن اینکه طهماسپ قلیخان در محاصره هرات بود که پادشاه را جنگ همدان و مصالحه
بار و میان اتفاق افتاد خان معظم این قصد را حمل بر نقص تدبیر نموده صلح مذکور را انکار کرد و پس از محاصره
و مجادله هشت ماه آن شهر را مفتوح و افاغنه ابدالی را قهر و قتل کرده بقیة السیف را در سلک سپاه
ملازم ساخته بمشهد مقدس بازگشت و چند کس از مقربان و معتمدان پادشاه را طلب داشته مطمئن خاطر
ساخت و عزم رزم احمد پاشا و تسخیر بغداد کرده گفت بخدمت پادشاه رسیده بعد از رخصت ببغداد
میروم مقربان بخدمت پادشاه آمده از اظهار ارادت و اخلاص مندی او خاطر پادشاه را که تفرس داشت
استقبال وے نموده اندیشه ناک بود مطمئن ساختند و خان معظم با لشکرے موفور باصفهان آمده بخدمت

پادشاه رفت و سخن اجازت سفر روم در میان آورده مختار شد و عازم حرکت بود روزے مقربان ترغیب رفتن پادشاه بمنزل وے کہ از باغہائے پادشاہی بود کردند و پادشاه در خلوت سوار شده بآن باغ رفت خان مزبور پیاده استقبال نموده بمراسم خدمت پرداخت و بساط عشرت گسترده التماس ماندن آنروز کرد چون پادشاه باستراحت مشغول شد وے چند کس از سرداران لشکر خود طلبیده سخن در سلطنت راند کہ الحال صلاح آنست کہ بسبب ضعف طالع چندی پادشاه ترک سلطنت گفته بگوشه نشیند و پسرش را بسلطنت برداشته معامله روم یکسو کنیم چون این معنی مهد بود ایشان نیز رضا داده پادشاه را ازین صلاح خبر دادند وے ناچار بقضا تن در داد و پسرش را کہ کودک دو ماهه بود ببارگاه پادشاهی در آورده خطبه و سکه بنام او کرده بشاه عباس موسوم شد و شاه طهماسپ را با جمعے پاسبانان روانه خراسان نموده یکے از پردگیان سلطنت را خود پیشتر در حباله نکاح داشت در انوقت دیگرے را در سلک ازدواج پسر بزرگ خود در آورد و آنچه در خزانه و کارخانجات پادشاهی بود بتصرف خان معظم در آمد و بر جمیع ممالک ایران حکام از خود تعین نمود و شاه عباس مذکور را چند کس همراه نموده بقزوین فرستاد جماعت تکتیاری سر ازین معامله پیچیده شورش کردند و حاکم جدید را بکشتند بتنبیه ایشان از اصفهان نهضت کرد و پس از جنگ و جدال متابعت کردند خان معظم روانه بغداد شده در راه با لشکرے از روم مصاف داده غالب آمد و ببغداد راند احمد پاشا + حاکم دار السلام با لشکرے انبوه از شهر بر آمده در کنار شط بغداد مصاف داد و منهزم بقلعه گریخت خان معظم باشوکت تمام بمحاصره پرداخت و بر دجله جسر مستحکم بسته هر دو طرف شط و قلعه را فروگرفته در تضیق محصوران کوشیده توابع و لواحق بغداد همه بتصرف قزلباش در آمده اکثر لکد کوب حوادث شد و احمد پاشا دران قلعه داری الحق نهایت مردانگی و تمکین بکار برد و راه فرار هم نداشت و در اطاعت قزلباش مطمئن نبود بهر حال پائے بیفشرد اما چون سپاه موفور محصور شده بود و مدت محاصره امتداد یافت دران شهر انبوه قحط افتاد و مردم اکثر حیوانات ماکول و غیر ماکول حتے سگ و گربه را بخوردند و کار محصوران بصعوبت تمام کشید چون برخے ازین سوانح گذارش یافت اکنون بذکر بقیه احوال خود مے پردازد۔ چون به بندر عباسی رسیدم بنا بر

مشقتهای سخت که در سفر حجاز کشیده و قروض بسیاری که برگردن افتاده بود طاقت حرکت بجائے نداشتم
مدت دو ماه دران بندر مانده دیوان را بهر نوع صورتے داده بقدر مقدور باحوال پریشان خود و وابستگان
پرداختم و دران وقت بسبب انقلاب دولت و تغیر قوانین سلطنت و تعدی و تحمیلات زیاد بر طبقات خلائق
آن مملکت بهم برآمده اضطراب تمام بود و خلقے را که اصناف حوادث و بلیات رسیده پائمال چندین سالہ
دشمنی مثل افاغنۂ ظالم بدمعاش بودند اصلا تاب و توان تحمل و تعدی و ستم نبود و با این حال گماشتگان
دیوان و عمال بر هر کس بوجوه مختلفه اصناف تحمیل و تحصیل زر در پیش داشتند عذر و عجز و لابه کسی
مسموع نبود و هر کس مجال خود در مانده دادرسی در میان نه الحاصل که عجب حالتے مشاهد و مرا خود طبیعت
مجبولست که القای بر باطل و تمکین ظالم نتوانم و بر ادراک ملهوف و تصرف مظلوم و حمایت
ضعیف بے اختیار و اگر عاجز آیم آرام محال و زندگانی بر من حرام است دران هنگام بیچارگان نا چار
بمن استغاثه میکردند و چاره ممکن نبود و آنچه بر من گذشته عالم السرائر بران آگاهست و در حمایت
عجزه همیشه با عمل داران لسبختی و درشتی و ملامت و سرزنش مے بودم و چنان سودے نداشت چه
بنیاد و کار بران بود و حد و نهایتے نداشت از بندر عباسی حرکت کرده عزیمت اصفهان نمودم
و بهر قلعه و قریه که میرسیدم مردم جمع آمده در نالۂ و زاری بودند چون در تمام آن دیار معروف شده
جائے نبود که مردمش معرفتے نداشته باشند پنهانی و اختفا مقدور نمیشد تا به بلدۂ لار در آمدم شدت
ایام زمستان و بارش بود و بر من ضعف و ناتوانی استیلا داشت و حالت سفر خاصه بسر و سیر
نبود چند روز توقف کردم و اوضاع آن شهر خراب و نهایت ابتر بود حاکم سابق بمصادره گرفتار و حاکم
جدید چهار صد کس سپاه همراه جمعے دیگر خدمه و وابستگان بود و از غرائب اینکه مقرر چنان شده بود
که اخراجات یومیه خود را روز بروز از مردم شهر بگیرند و از خارج بسبب خرابی و ناامنی طرق اجناس
بآن شهر نمیرسید و تسعیرات بالا گرفته ماکولات کمیاب بود و معدودے از بیچارگان که از انهمه حوادث
باز مانده بودند بفلاکت تمام روزگارے بسر مے بردند حاکم و سپاه در اخذ ما یحتاج یومیه خود عنف
داشتند و امیر دیگر برائے تعداد تحمیلات آنولایت آمده اضعاف معمول مطالبه و دران مبالغه تمام

ورود بلدۂ لار و تعدی حاکم و عمال دران دیار

داشت و بر سائر اشجار نیز خراجی که هرگز دران ممالک نموده اختراع نموده وی نیز سرکار علیحده فروچیده بر سر
مردم افتاده بود واز جمیع نواحی که دسترس ایشان بود خراج و متوجهات سال آئنده نیز محصلان شدند
گماشته تحصیل مینمودند واز هر خانه رعیت یکنفر سپاهی مایراق و سامان می خواستند که در رکاب حاکم حاضر
بوده بے مرسوم و مدد خرچی تا باشد خدمت نماید و مقدار یک هزار کس ازان نواحی باین صیغه جمع آورده
بودند و سه هزار کس دیگر طلب نموده نیافت نمیشد اگر رعیت بیچاره بود رخت و براق و سامان و لیاق
نداشت و در سرزمین خود با لبست بفلاکت و مزدوری قوتے برائی خود و عیال پیدا کند و براچگونه سفر
میسر بودے و کتخدایان ایشان در معرض مواخذه و تطاول بودند و باین حال مطالبه سنورسات و
آذوقه موفوره برای ذخیره مے نمودند و این سلوک مخصوص رعایاے شیعه لار بود که اطاعت داشتند
و بر بنے از محال آن که بر مذهب شافعیه اند و در ایام استیلای افاغنه نیز آسوده حال و تا آن زمان بازگشتی
بحاکم ننموده در مکانهای خود متمکن و ازین تحمیلات برگران بودند و خان معظم محمد خان بلوچ را سرداری مملکت
فارس داده تنبیه ایشان مامور نموده بود و وی با تفاق حاکم شیراز با حشر انبوه روانه آنصوب شده
از کثرت لعدی ایشان رعایای بیچاره بمیر میدند و سردار ببلده جهرم رسیده عبد الغنی خان حاکم آن
بلده که از بندگان و دوستان من بود و دران مدت بحسن تدبیر و مردانگی آن بلده را از شر افاغنه محافظت
نموده معمور داشت هر چند خواست که ایشان را بسامانے که مقدور بود خدمت نمود از اسخود دور گرداند
راضی نشدند و در خواستهای بیش از وسع نموده دست لعدی گشادند عبد الغنی خان مذکور که لعدالت
و رعیت پروری و مردانگی موصوف بود ناچار شده حصار شهر استوار کرد و با سپاهی که داشت
بحراست آن بلده پرداخت و در میانه وحشت خواسته سردار بمحاصره و استیصال او کمر بست و
چندانکه وے سردار را بجود و سا و مدارا و رفع جدال پیغام داد در نگرفت درین احوال لاریان که طبیعت
ایشان خالی از بے پروائی و مردانگی نیست بیچاره کار خود در مانده از سلوک حاکم و عملداران بتنگ آمدند
واز رسیدن سردار و لعدی آن لشکر منز وحشت تمام داشتند و حاکم نیز بنا بر سلوک ناگوار خویش
از اشاعه نامطلوبه و خبر ناک شده بسیاه و متعلقان خود را جمع آورده در اندرون منزل خویش جاے

محصور شدن عبد الغنی خان حاکم جهرم بمحاصره اولاد سردار و محمد خان بلوچ در ملک فارس

داده پاس خرم میداشت واز ین غافل که شعر النصر لیست باحیاد مجدة ۱۲ لکنه بسعادات وتوفیق ۱۲ آنر
قضا روزی حاکم بهانهٔ از کلانتر آن شهر رنجیده ویرا بفرمان او کشیده افگندند وچوب بسیار زده محبوس
ساخت وچند کس از اعیان راکه بسلام او حاضر شده بودند تهدید عنیف کرد الیشان بامردم شهر وابستگان
کلان تر نزد من آمده بنیاد شکایت واضطراب کردند چندانکه الیشان را بتسلی ودلالت بصبر وشکیب کردم
سود نداشت واز حمایت کلانتر که درخانه حاکم محبوس بود مایوس شده بیتابی وفزع مے نمودند ومن
حاکم را بطلاق کلانتر دلالت کردم تعلل مے نمود واعیان شهر بار بار نزد او رفته بگیناهی وبیچارگی خود باز
نمودند ودر استخلاص کلانتر کوشیدند فائده نکرد حاکم روزی بوثاق من آمد باوے سخنان صلاح آمیز
بسیار گفتم وبسلوکے که درانوقت شائسته حال او بود رهنمونی کرده حبس کلانتر راکه باعث فتنه وموجب
فساد مے شد باو فهمانیده ویرا از حبس رها کرد مشروط بر آنکه درانولایت نمانده روانه حجاز شود
ایمعنی هم قبول افتاد وکلانتر مذکور عازم حرکت شد چون دو روز بگذشت حاکم پشیمان شده ارادهٔ گرفتن
وے نمود مردم متوحش شده شب باهم نشستند وبدفع حاکم کمر بربستند هنگام طلوع صبح بود که همگی
باتفاق کلانتر بخانه حاکم ریخته صدائی تفنگ وغوغا بر خاست وحاکم باچند نفر غلامانش کشته شد
سپاهیانش هریک بگوشه پنهان شده فوجی ازلیشان بمنزل من پناه آوردند چون کار حاکم بانجام
رسید کلانتر ودیگران بآن ازدحام وهجوم عام نزد من آمدند از مرد وسپاه که لختی بسیار دیده بودند
عزم انتقام داشتند من در حمایت الیشان مبالغه کردم کلانتر وعامه نیز خود حجاب ورعایت آداب را
کار فرماشده از مزاحمت الیشان درگذشتند وهمانروز آنجماعت را عذر خواهی نموده با اسپ
واسبابیکه داشتند ازان شهر بسلامت روانه نمودم وکلانتر واعیان را سرزنش وملامت بسیار بر اقدام
آن کار درانوقت که الیشان را سامان ولوازمی بانجام رسانیدن آن نبود وباعث استیصال و
خرابی همگی مے شد کردم لیکن بمضائی تقدیر شده کار از دست رفته بود وحاکم معزول که آشنائے
قدیم من بود از مصادره نجات یافته بامردم خود ازان شهر بطرفے بیرون رفت پاسبانان قلعه را از
نفاق بامردم شهر همداستان نشده در قلعه نشستند ودر طرف چند روز طرفه فتنه وآشوبے دران شهر بود

فتنه شدن حاکم لار وآشوب آن دیار

وچند کس کہ باہم سابقۂ عداوتی داشتند نیز کشتہ شدند و نزدیک بآن رسید کہ دست تطاول بیکدیگر
افگنند بحسن تدبیر نائرۂ آن فتنہ را تسکین دادم و دران حادثہ مشقتی بمن رسید کہ شرح نتوان کرد
وچند انکہ جہدہا کردم کہ از میان ایشان بطرفی بیرون روم سود نداشت و ہمگی بالتماس و ابرام
ممانعت مے نمودند و از ہمہ بتہرانیکہ در اطراف و اکناف شہرت یافت کہ اقدام ایشان بآن امر باشارت من
بودہ و چون یکہزار کس ازان مردم سکنہ قری و نواحی بودند کہ حاکم ایشانرا باکراہ جمع آوردہ بود اکثر آن
جماعت سر خود گرفتہ بمکان ہای خود رفتند چون سردار فارس کہ بلدۂ جہرم را محصور داشت از ین حال
آگاہ شد حاکم شیراز را بافوجے بمحاصرہ و تضییق آن بلدہ گذاشتہ خود با لشکر انبوہ بسرعت تمام بقصد
لار در حرکت آمد چون قریب بآن شہر رسید مردم ہمگی در یک محلہ مجتمع شدہ بفکر کار خود افتادند سردار
بشہر نزول کردہ بقتل و غارت آن مردم کمر بست و از ہر طرف بآن محلہ ہجوم آوردہ مردم نیز در محافظت
خود و مدافعہ وے کوشیدند و یک ہفتہ جنگ امتداد داشت چون تسلط خود را بران محلہ بزودی دشوار
دید و مہم جہرم در میان بود ناچار بدار را پیش آمدہ بعد از گفتگو بران شد کہ نائبے در قلعہ لار گذاشتہ
خود مراجعت نماید و بعد از چند روز کہ مردم را اطمینانے حاصل شود ہر کس بخانہای خود رفتہ نائب نیز
از قلعہ بشہر آمدہ بحکومت قیام نماید و چنان کرد کلانتر محقر پیشکشے بسردار دادہ باز گشت و نائب
با فوجے در قلعہ بود و مبالغہ در برآمدن مردم از حصار آن محلہ داشت و وے را از ایشان و ایشان را
از وے اطمینان نبود آخر چنان شد کہ اعیان و اکثر اخلق ترک آن شہر گرفتہ با عیال و اطفال خود
بہئیات مجموعی با اسلحہ و عراق و نہایت حرم و احتیاط عازم سکنائے قری و نواحی شدہ برآمدند و من نیز
دران وقت با ایشان برآمدم و آن مردم درد و قریہ کہ املاک و اقطاع داشتند اقامت کردند
و من از ایشان جدائی گزیدہ پس از چندے بہ بندر عباسی درآمدم چند روز اقامت نمودہ
از مشاہدۂ آن احوال و اوضاع بتنگ آمدہ طاقت تحمل و شکیب نماند و ہر کس را از افزونی تحمیل
و تعدی سرکار دیوان این مضمون در زبان بود شعر بیدادی بمار من لیعض بلقمہ ÷ وکیف یدادی
از اشرقت بمارہ و مراجعت بدان مصروف شدکہ ترک ولایت ایران کردہ ازان سواحل بمصرہ رفتہ

بر آمدن مردم از حصار آن محلہ و آمدن محمد خان سردار بلار و محاربات او با فرمانروایان
بر آمدن مردم از حصار آن محلہ و آمدن محمد خان سردار بلار و محاربات او با فرمانروایان

بهر نوع خود را به بخت اشرف رسانم اما چون خان معظم لبغداد را محصور داشت و تمام عراق عرب از صدمات
لشکر قزلباش بهم برآمده لکد کوب حادثات شده مردم بصره نیز از دهشت پرلیشان حال و اکثر بدریا
گریزان بودند و دران شهر فرع قیامت افتاده هیچگونه استقامت نبود چندانکه کوشیدم که از مردم
آن سواحل کشتی بدست آورده روانه بصره شوم مقدور نگشت عذر آورده میگفتند که مردم بصره
کشتی مارا برای فرار خویش خواهند گرفت و مرا زیاده بران طاقت نمانده بود ناچار بکشتی جماعت ولندیز
فرنگ نشسته روانه سواحل عمان شدم و در بلده ازان دیار که در سواحل بحر و موسوم بصحار است
نزول نموده مدت دو ماه تقریبًا اقامت شد و از شدت مکاره و صعوبات دل تنگ شده مجال قرار
نماند از قبیلهٔ زعات اعراب سکنهٔ آنحدود کشتی گرفته سوار شدم و بشهر مسقط ازان بلاد رفتم و از
دو ماه افزون اقامت کردم وضع کثیف آن دیار و شدت گرما و ناخوشی آب و هوا مرا رنجور و عاجز
ساخت **شعر** چه شد یارب که یکدم در دمن تسکین نمی یابد ٭ ز بیتابی سرم میگردد و بالین نمیدانم
مجملًا چنان رنجور و ناتوان بکشتی نشسته به بندر عباسی مراجعت کردم چون شدت تابستان و هوای
آن بندر نیز بغایت ناموافق بود عارضه پت ریع نیز بشدت تمام علاوه شده امراض دیگر بر مزاج
استیلا یافت و بنا بر جهات طاقت توقف نبود ناچار بمحفه نشسته بمحال جردان که از لواحق آن بندر است
و آبهای جاری دارد رفتم و چندے در قرائے آنجا بسر برده امراض شدت داشت و از مکاره
بیشمار و ملاحظهٔ احوال بیچارگان و لوقعات البسان بر غیرت و همت من کار دشوار شده مجال صبر
و اقامت نماند و راه بیرون شدن ازان مملکت نداشتم بخاطر رسید که از مملکت ایران جائے را که مذبذبه
ولایت کرمانست و از اهالی آنولایت که آشنایان من بودند الحال کسے باقی نمانده اگر تغیر وضع خود
داده بآن شهر یا قرائی نواحی روم و در گوشهٔ انزوا گزینم شاید چند روزے بسر تواند برد بنابرین خیال
تغیر اوضاع خویش نموده خود با یک دو کس خدمتگاران روانه کرمان شدم در انوقت مرا استیلای
اسقام و ناتوانی طاقت اعتزال در غیر معموره نمانده بود بالجمله چندے در قریه بسر برده آخر بشهر
کرمان در آمدم و در گوشه نشسته با کسے معاشرت نداشتم اندک اندک چند کس آشنا شدند و جمعیتے که

معرفتے داشتند مرا دیدہ شناختند و یوں من دران شہر نیز پنہان نماند القصہ چند ماہ اقامت نمودہ
اوضاع آن ولایت خراب نیز بسبب شورش جماعت بلوچ و حوادث دیگر اختلال تمام داشت از انجا
عازم حرکت بصوب مشہد مقدس شدم چون زمستان رسیدہ بود و راہ خراسان بسر دسیر سخت است
و مراشدت تپ ربع بغایت ناتوان و عاجز داشت مردم مانع آمدند و دران اوان محمد خان بلوچ
سردار فارس با خان معظم طہماسپ قلیخان دل دگرگون کردہ از خوف جان سر از اطاعت وے پیچیدہ
اوضاع قم اختصاص بر مملکت فارس کشیدہ گماشتگان خان معظم را محبوس داشت و دعوی بندگی و اخلاص
بشاہ طہماسپ نمود و اگرچہ خالی از دلیری نبود اما بغایت سبک سر بود و تمکین ریاست نداشت
مردم چون ستم رسیدہ و بالطبع ہوا خواہ خاندان علیہ صفویہ و اولاد ولائی الیشان میز د بجانب وے
رغبت نمودہ لشکرے انبوہ داشت مجملاً در کرمان بودم کہ خبر شکست یافتن خان معظم از سپاہ روم شہرت
یافتہ خلاصۂ آن انیکہ چون محاصرہ بغداد بہیکسال کشید احمد پاشا چندانکہ خواست خان معظم را بمصالحہ
راغب سازد صورت نبست اولیائے دولت عثمانیہ چارہ جوشدہ در فکر تدارک آن حادثہ بودند از اعاظم
امرائے خود توپال پاشا نامی را کہ سالہا در حدود فرنگ سردار و بآن جماعت کارزار نمودہ بشجاعت و
رائے بلند آوازہ بود سردار عراق عرب نمودہ با لشکرے گران بجنگ خان معظم روانہ نمودند چون خبر
قرب وصول او ببغداد رسید خان معظم جمعے را بجراست اطراف قلعہ بغداد گذاشتہ خود با لشکرے از
قزلباش روے باو آوردہ در استقبال آن لشکر شتاب و ایلغار نمودہ قرب سی فرسنگ راہ عنان
باز نکشید سردار روم لشکر خود را دو قسمت نمودہ خود در دنبال بود و مقدمہ آن لشکر بسر آبے فرود آمد
توپخانہ خود را باسلوب استوار و از قرب وصول قزلباش آگاہ و مستعد کارزار بود اول صباح خان معظم
با لشکر الیشان رسیدہ بجنگ در پیوست و پس از ساعتے سردار روم و بقیہ لشکر و حشر پائین تمام صفوف
آراستہ و توپخانہ برگرد لشکر ہم پیوستہ در رسیدہ ہنگامہ کارزار سخت گرفت و دران بیابان سوائے
آبے کہ درمیان آنرا فروگرفتہ بودند آب نزدیک نبود بالجملہ تا ہنگام زوال آتش قتال افروختہ معرکہ
کارزار گرم آخر حرارت آفتاب و غلبہ تشنگی پیادگان و تفنگچیان لشکر قزلباش از حرکت باز ماندند خان معظم

آمدن خان معظم بکرمان و محمد خان بلوچ

جنگ خان معظم با توپال پاشا سردار روم

بجفر چاه نامکرد و دران زمین عمق عظیمے بالیست تا آب پدید آید حال سپاه زبونی گرفت و رومیان زور آورده
بسے از سواران و اسپان قزلباش بزخم تفنگ در غلطید و از انجمله اسپ خان معظم بود القصه آن سپاه را
قوت مقاومت نمانده منهزم شدند و راه عراق عجم پیش گرفته کسے بغداد فرستاده جمعے را که بمحاصره آن قلعه
انده بودند طلبیدند الیشان نیز شب هنگام کوچیده روانه عراق عجم شدند و احمد پاشا از محاصره برآمده مشغول
کشیدن اجناس بقلعه و تدارک ذخیره شد و سردار بجوالی قلعه بغداد آمده چون دران حدود اذوقه
که وفا بعلوفه آن لشکر بیکران کند یافت نمیشد بصوب کرکوبه عطف عنان نموده انجا مقام گرفت و قوتے
از عساکر خود را چند کس پاشایان معتبر از راه حدود کردستان بعراق عجم روانه نمود که استقلال احوال
کرده در انچه صلاح وقت باشد کوشند و خان معظم آن لشکر منهزم شده را از پراگندگی مانع آمده بهمدان آمد
و این در اواسط سال ست اربعین و مائه بعد الف بود دران شهر خزانه از سابق داشت بانعام و احسان و تدارک
احوال الیشان پرداخته و جمعے از سپاه که در اطراف داشت طلبیده در مدت یکماه باز لشکرے لبسامان بیاراست و از
حال آن رومیان آگاه شده بعزم رزم الیشان از همدان ایلغار کرد و چون بلائے ناگهانی بر سر آن قوم رسیده معرکه
کارزار گرم ساخت - و از حملات لشکر قزلباش شکست در رومیان افتاده سرداران با جمعے مقتول و برخے توپخانه
و سامان بر جائے نهاده راه فرار گرفتند خان معظم بصوب کرکوبه راند توپال پاشا سردار نیز ازان شهر برآمده
با لشکرے بے شمار صف آراشد و پس از کوشش بسیار خان معظم بفتح و ظفر اختصاص یافته خلقے انبوه از لشکر
روم بخاک هلاک افتادند و سر توپال یکے از قورچیان قزلباش بریده نزد خان آورد و تن او را نیز بموجب فرمان
پیدا نموده آن سر و تن را بهم دوخته بحکم خان معظم ببغداد برده در مقبره ابو حنیفه دفن کرد و بقیة السیف
رومیان بحال تباه راه فرار گرفتند خان معظم آن حدود را لکد کوب حوادث نموده ببغداد رفت و بار دیگر
آن شهر را در میان گرفت - مجملا در کرمان بودم که شکست لشکر قزلباش و معاودت خان معظم از بغداد
اتفاق افتاد بخاطر رسید که درینوقت از بنادر فارس شاید ببصره و نجف اشرف رسیدن میسر تواند شد
باین عزم روانه بندر عباسی شدم و دران راه از ناتوانی و شدت تپ ربیع که مدت شانزده ماه بود عارض
شده مشقت سخت کشیدم تا آنکه به بندر مذکور رسیده هنوز راه دریا ببصره مسلوک نشده بود دران بندر

اقامت کردم پس از چندی خبر وصول خان معظم بغداد و دیگر باره محصور شدن بغداد دیان رسیده عازم
حصول مقصود گشت و محمد خان بلوچ بر فارس استیلا داشت و آوازه عزم تسخیر اصفهان و عراق و استخلاص
شاه طهماسپ در افگنده بود و گماشتگان خان معظم که در اصفهان و آنحدود اقامت داشتند بنا بر عدم استطاعت
مقاومت هراسان شده طغیان او را بالبلغ و جهے بخان معظم معروض و آن حادثه را بالغایت عظیم وانمودند
خان مذکور بغداد را نزدیک بانجام رسانیده هراس بیقیاس بر احمد پاشا و محصوران مستولی شده اصلا حالت صبر و سامان قلعه داری
نداشتند در همان آوان قلعه گشاده میشد لیکن سوانح فارس و عراق خان معظم را بیقرار ساخته زیاده صلاح در اقامت آن حدود
ندید و با احمد پاشا بسخن مواسا در میان آورده قول و قرار چند واقع شد او خود تمنی را هرگز امید نداشت
از نخوت عظمی ثمر دو خان معظم بعزم دفع فتنه محمد خان از بغداد بسرعت برق و باد در حرکت آمده ببلده
شوستر رسید و سکنه آن بلده با تقیا و محمد خان معروف و هم اخواهی وے متهم بودند در انوقت ابوالفتح خان
حاکم آن دیار بقتل رسیده بسیارے از اعیان و اهالی آنجا معروض تیغ پاشا شدند و آنچه از خفت و خواری
و نهب و غارت و قتل و اسر نسبت ساکنان آن دیار واقع شد مجال ذکر نیست و خان معظم فوجی از
لشکر را بجانب فارس روان کرد و خود نیز از عقب در حرکت آمد محمد خان نیز از شیراز با لشکرے که داشت
بعزم رزم نهضت نموده در حدود کوهکیلویه تلاقی دست داده و محمد خان پائے ثبات فشرده جنگهائے
سخت کرد و نزدیک شد که آثار غلبه ظاهر سازد دران وقت آوازهٔ وصول خان معظم که از دنبال متقدمه
لشکر خود مے آمد شیوع یافته لشکریان فارس را دل از جاے رفت و شب در رسیده بود اکثر آن سپاه
ظلمت لیل را پرده حجاب خویش ساخته پراگنده شدند چون صبح شد چنان کسے با محمد خان نمانده بود
معدودے از قوم او و تردیکان و چاکرانش که بسه هزار تن نمیرسیدند بر گرد خیمهٔ او باقی مانده بودند
محمد خان با چهار ازان مصاف عنان تافته با لیغار ببلده لار در آمد و در انجا یکے از اقوامش را با فوجے
بحکومت گذاشته بود بران شد که فوجے از مردم کرمسیر نیز فراهم آورده دیگر باره مستعد کارزار شود و
در بندر عباسی چند کس از عاملان خان معظم بودند دران وقت چند کس از محمد خان نیز رسیده هر دو
فرقه مطاول و تعدی مینمودند روزے بر چند کس آنسیچارگان ستمے سخت رفت و مرا خاطر شوریده و از ملاحظه آن

بے تحمل شدہ دل از جائے برفت و عزیمت بر آمدن از ولایت کردم کشتی در ہمان وقت روانہ سواحل بلاد ہند
بود من ہم عزم روانہ شدن مصمم نمودم و این روز دہم رمضان المبارک ۱۱۶۴ و اربعین مائۃ بعد الالف
بود کپتان جماعت انگلیشیہ فرنگ چون از ارادۂ من آگاہ شد بمنزل من آمد و از رفتن بہندوستان ممانعت
آغاز کردہ برخے از شتہائی اوضاع آن ملک بہ تمرد و ترغیب رفتن بفرنگ مے نمود و دران باب مبالغہ بسیار
کرد راضی نشدم در ہمان روز ترک ہمہ چیز گفتہ خود تنہا بکشتی در آمدہ روانہ حدود گشتم و بیکے از سواحل
رسیدہ غرۂ شوال بود کہ بآن بلدہ در آمدم و نمیخواستم کہ درین مملکت کسے مرا شناسد میسر نشدہ و ہمانروز
کہ بہتہ رسیدم جماعتے از تجاران بلدہ کہ در فارس مرا دیدہ بودند آگاہ شدند و جمعے از اہل ایران نیز
در انجا اقامت داشتند و اکثر از آشنایان بودند۔ بالجملہ این معنی در ہیچ شہر و مملکت صورت نہ بست
و اگر مقدور شدے ہرآئینہ موجب رفع بسیارے از مکارہ و مصائب آلام بیشمار من بودے و انیقدر
کہ ہستم مبتلا بگوناگون اندوہ و ملال و زبونی حال نبودم چہ صعوبت و غم تنہائی و بیکسی از ہر زمان تا حالت
تحریر کہ اواخر سال اربع و خمسین و مائۃ بعد الالف ہست ہمیشہ مصاحب و مستوعب اوقات من بودہ
از نتایج روشناسی و گاہ گاہ ملاقات و مجالست ساعتے با اصناف خلق روزگار کہ وارد منزل من گردیدہ اند
تن و جان گداختہ بیان چگونگی و وجوہ اسباب من کثرۂ آن در خور نگارش نیست و من آنہمہ را اقامت
را درین مملکت از زندگانی محسوب نداشتہ ہمانا آغاز رسیدن بسواحل این ملک انجام عمر و حیات بود
و درین مدت ہشت سال از انجا تا بلدہ دہلی کہ معروفست بہ شاہجہان آباد دیدہ ام و انچہ از اوصاف و
احوال و اوضاع این مملکت و ساکنان نشنیدہ و یافتہ بودم ہمہ معاین و انچہ نشنیدہ و بخاطر خطور
نکردہ بود مشاہد و معلوم شد از دو ماہ افزون در تہتہ اقامت نمودہ از بے صبری و حرکت از ایران
خود را ملامت کردم و از اختیار نکردن سفر بممالک فرنگ ندامت کشیدم و موسم سفر دریا گذشتہ تابستان
در رسیدہ بود و در مراجعت بایران یا بجاے دیگر انتظار موسم آیندہ بایست کشید بالجملہ دران بلدہ از
بے آبی و ہوائی و اوضاع زشت کہ این مملکت را عرض عامست بے آرام شدم مردم گفتند ببلدۂ
حیدرآباد از معمورہ ہاے سندھ کہ چند روزہ راہست باید رفت و بچندان مشقتی احتیاج نیست۔

بر آمدن را قصد کردن از ایران و سفر دریا از بندر عباسی بہ بہتہ

بہ حیدرآباد از بہتہ

بکشتی از راه رود خانه که از نواحی تته تا کنار آن شهر کشیده میتوان رفت وعزیمت چنان بود بسواری
کشتی بخدا آباد در آمدم واز شدت حرارت وناخوشی هوا وهجوم احزان وشدائد بامراض مختلفه صعبه
گرفتار شده مدت هفت ماه در انجا بیکس وبیمار بیفتادم چون بعض امراض را انحطاط روی
نموده وزیاده توقف باسباب مختلفه مقدور نشود حیرتی طرفه عارض شد بفرمان قهرمان تقدیر باز
بسواری کشتی بشهر بهکر که چند روزه راه بر کنار همان آب سندهه است رسیدم واصلا طبع را ملائمت
وطاقت بر تحمل اوضاع واطوار این دیار نبود وبی کسی وبی سامانی وقصور مقدرت علاوه وحشت و
آلام بود قریب بیگاه توقف نموده ناتوانی واختلال بر مزاج استیلا داشت ناچار بمحفه نشسته بصوب
ملتان روان . وآن منازل را بمشقت طی نموده بقریه که نزدیک حصار آن شهر است رسیده مقام گرفتم
ودیدن این مملکت زیاده بر همان مقدار بنهایت نکرده وپیوسته امیدوار نجات بوده عوارض احوال ایران
بر خاطر گوارا ثار وهمت مصروف بمعاودت بود مقدور نمیگشت تا آنکه مدت اقامت دران قریه بتنهائی
وناکامی قریب بدو سال رسیده وگاهی دران ملال واختلال خود را بنوشتن مشغول ساخته هوش
رمیده حواس پریشان شده را این ندا امیدادم شعر مطرب سماع برکش وساقی شراب ده ؛ ایام
را بمال وفلک را جواب ده ؛ ورساله کنه المرام را که دربیان قضا وقدر وخلق اعمال است با چند رساله
دیگر دران مقام تحریر نموده ام ومخفی نباشد که حالات ایام اقامت این دیار از حوصله تحریر بیرون واز
التفات بذکر مجمل هم انسان ناموس می آید واصلا قابل تعرض ونقل نیست واگر عنان بذکر بقیه سوانح
ایام خویش معطوف شود ناچار برخی از قبائح وفضائح احوال واوصاف این دیار که درت آثار شنعت
اطوار نمایش خواهد گرفت وبر کلک وصفحه افسوس است همان بهتر که ناظران چنانکه نگارش یافت بدایت
وزود مرا باین کشور نهایت وانجام زندگانی تصور نمایند ونیز پوشیده نماند که مجموع تحریر این
اوراق والتفات بنگارش خلاصه این احوال شیوه خامه وبیشه همت ومناسب اوقات ومرغوب خاطر
ومانوس طبیعت این خاکسار نبود بلکه فکرت ورویت ازین شیوه بیگانگی واحتراز داشته بخاطر نمیگذشت
چه قطع نظر از عدم مناسب افسانه گوئی با احوال وبستی رتبه وقلت فائده وخساست این مقال

موانع ومعایب دیگر نیز داشت که شاید این بیمقدار نبود چه بعض سخنان بیجا باشد که در نظر بے خبران مشتبه بشیوهٔ خود عالی
که سرمایهٔ فرومایگان ونزد این بیمقدار سرمهٔ قبا بحیست گردد و للہ الحمد والمنت افراط و وری و تجنب من ازین
شیوهٔ فطری بجا لیست که موجب زبونی و خمول ورد نباشده اما باعث بر لشتوید آن شد که درین اوان که
آخر سال اربع وخمسین ومائة بعد الالف است ودر بلده دهلی باشدت آلام واسقام زاویه نشین اعتزال
خاطر شوریده لبریز ملال بود آسائش وآرام کرانه گرفته از تعطیل قوی وهجوم واندوه خاطر هیچ چیز مشغول
نمیشد وشبها خواب نبود لیکن اختیار آنچه مجمل احوال بزبان وقلم آمد درروشب تا این مقام لشتوید نمودم
ناظران بذیل عفو واغماض در پوشند که حوادث دهر ناسازگار را کارها و دل ودماغ شوریده آزرده
سا ائرهاست الی اللہ المشتکی من دهر عتود وخلق مرود قلیل حیاء وهم کثیر شقاء وهم علماء هم جهلاء هم
امرائهم سفهاء وهم اتخذوا الهوی وبالهم لعساً وتبّاً ربنا افرغ علینا صبراً وتوفنا مسلمین

شعر

لا مکث اللہ دنیا نا فضمتها ٭ لیست لفی عندنی لب بقیراط ٭ ربنا تابت عن الاحرار قاطبة ٭ فطاوعت
کل ضعفان وضراط ٭ گران افتاد لنگر کوه در دشت قرسارا ٭ خدا صبرے دهد دلهائی ازجا رفته مارا ٭
اکنون چون ذکر برخے از احوال بعد از ورود باین دیار بجوا ست لقلم آمد اگر بطریق اجمال بقیهٔ آن نیز
صورت انجامے یابد باک نیست چون مدتے اتفاق اقامت در ملتان واقع شد ساخته عزیمه روے
نمود در تابستان رود خانه سند که از ان ناحیه میگذرد طغیان کرده صحرا و شوارع را فرو گرفت وخرابی
بسیار بعمارات ومساکن آن دیار رسیده مدار تردد بر کشتی شد وجماعتے غریق گشتند چون موسم خریف
رسید طغیان آب از صحاری وقری روے بکمی نهاده بعض زمین هاے مرتفع خشکی گرفت ومردم سال
خورده آنجامے گفتند که قبل ازین نیز بعهدے چنین شده بعد از نقصان آب وعلت وبا عام گشته
خلقے بے حساب هلاک گردیده اند دران سال نیز چنان شد مردم به تپ لرزه مبتلا گشته اکثر بطریق
غلب وکمتر کسے ازان مرض صحت یافته باشد واصلا چاره پذیر نبود آنهاکه معالجها کردند وآنان که نکردند
همه درگذشتند مگر بعضے که ازان دیار بیرون رفتند ویا در اجل انسان تاخیرے بود واین حادثه
قریب به پنجاه امتداد یافت ومراهم این تپ بشدت تمام عارض شده حالتے باقی نگذاشت و

سانحهٔ سفر ملتان

دوران قریکہ اقامت داشتم کسے بر جا نماندہ از آبادی بیفتاد ضروریات لابدیہ یافت نمیشد واز ہمہ ضرور تر وجود خدمتگار بود کہ حکم عنقا داشت واگر بندرت در اوائل آن حادثہ شخصے یافت مے شد کہ صحتے داشت بعد از دو سہ روز مریض گشتہ محتاج بہ پرستار و خدمتگار دیگر بود تا آنکہ بمیرد و صعوبت معیشت و زندگانی بہر حالت در ہندوستان بر کسے کہ سائر ممالک عالم را دیدہ باشد پوشیدہ نیست اسباب و علل صعوبت ازان بیشتر است کہ معدود شود مجموع اوضاع و احوال این ملک مقتضی مشقت و تلخی معیشت است و این معنی بر مردمش مکشوف نیست بلکہ خود را متعیش و مرفہ تر از خلق عالم دانستہ آن صعوبات و منافرات با طبایع الیشان ملائم و گوارا بر خیال محفوظ و بہر حال مخصوص ضد معیشت درین کشور بے استجماع سہ چیز میسر نیست و آن زر وافر و زور موفور و بلدیت تمام است و بر تقدیر استجماع شرائط مذکورہ نیز اوضاع بغایت مختل و بے رونق و ادنی چیزے بے سعی و سرگردانی و انتظار مقدور نمیشود و آنقدر کار یکہ در ممالک دیگر بیک نفر کارگذار سر براہ تواند شد اینجا بدہ کس سر انجام نیابد و چند انکہ بر خدم و حشم و اسباب مکنت بیفزاید اوضاع نامہنجار تر و بے انتظام تر است بالجملہ از ملتان ناچار در چنان شدتے روانہ لاہور شدہ بمشقت تمام بآن بلدہ رسیدہ بعد از چندے آن تپ رفع شدہ صحتے روئداد تخمیناً سہ ماہ اقامت نمودہ با سبابے چند ماندن دران شہر مکروہ و مضطر بسفر شدم و طرق و شوارع تمامی این مملکت ہمیشہ ناایمن و خطرناک است و با وجود نفرت و کراہت وصول سلدۂ دہلی کہ مقر پادشاہ ہند است ناچار از لاہور حرکت نمودہ چہرمان قضا بدہلی رسانید و مدت یکسال افزون اقامت نمودہ ہجوم ہموم بے آرام ساخت و عزم بیرون رفتن ازین ملک مصمم شدہ مراجعت بہ لاہور کردم و پیش نہاد خاطر اینکہ از صوب کابل بقندہار رفتہ در مملکت خراسان بہر گوشہ کہ اتفاق شود عزلت گزینم مقارن وصول بلاہور خبر رسیدن لشکر قزلباش بقندہار بقصد تسخیر و استرداد ازبیدا فاغنہ و محصور ساختن آن قلعہ رسید و مرا عارضہ بیماری سخت بر بستر ناتوانی افگندہ مدتے امتداد یافت و ہوا گرمی گرفتہ ایام برسات و شدت بارش این دیار در رسید و اقامت در لاہور بطول انجامیدہ منتظر وصول خبر الفصال مقدمہ قندہار بودم کہ آن عایق از سر راہ برخیزد و محاصرہ آن و آشوب دران حدود امتداد یافت اکنون مجملے از وقائع ایران را کہ بعد از حرکت

نقیب خان از لاہور و رفتن او بہندوستان و مراجعت او بلاہور و حرکت از لاہور بقندہار و ورود بملتان و از ملتان بلاہور

ازان مملکت بہندوستان مسموع و معلوم شدہ بطریق ایجاز در اینمقام مے نگارد تا ذکر آن قضایا
نیز صورت انجامے پدید آمدہ منتظران حقائق اخبار را انتظارے نماند نگاشتہ خامہ وقائع نگار شدہ
بود کہ خان معظم طہماسپ قلیخان ترک محاصرہ ثانیہ بغداد بسبب آشوب و استیلای محمد خان بلوچ در فارس
نمودہ بعزم استیصال وے بکوہ کیلویہ آمد بعد از محاربہ محمد خان مذکور منہزم شدہ بلار و کرمسیرات آن حدود
آمدہ در اندیشہ کار خود بود مجملاً خان معظم بشیراز رسیدہ گماشتگان خود را کہ بحکم محمد خان مقید بودند رہانیدہ
نوازش نمود و ہر کس از متوسلان محمد خان ہر جا بدست افتاد مورد سیاست و باز خواست شدہ لشکرے بدفع
محمد خان بکرمسیرات لار فرستاد محمد خان شہر و قلعہ لار را گذاشتہ با فوجے کہ داشت بآن حدودے از لاکہ
رعایای آن شافعیہ در انوقت معموری و جمعیتے داشتند در آمدہ بفکر سامان لشکر و تہیہ مدافعہ افتاد
آن قوم بخیال باطل از وے ہراسان شدہ آنہمہ مخالفت و منازعت او را با خان معظم حمل بر مواضعہ
و تدبیر خان معظم در استیصال آنطبقہ کہ چند سال بود اطاعت نمیکردند نمودہ محمد خان مذکور
ہر چند کہ کوشید اتفاق ہمراہی از انقوم ندید و چند انکہ خواست ایشان را بفہماند کہ بعد از من کسی بسر شما
ایلغار نخواہد کرد و بتنہائی از تدبیر کار و محافظت خود عاجز مے شود نکرد و لشکر خان معظم بآنحدود در آمدہ آنقوم پراگندہ
در قلاع و قرای خود منحصن شدند و محمد خان با معدودے کہ داشت راہ فرار پیش گرفت کہ شاید خود را بہ بلوچیان
یا قندہار رساند فوجے از لشکر قزلباش بر وے سر راہ گرفتہ جماعتے از ہمراہانش مقتول و خود زندہ گرفتار
شد و پیانزد خان معظم بردند و بعد از معاتبات درشت و برآوردن چیزہاے وے بخنجر محبوس گردید چون
میدانست کہ باقبح وجہ کشتہ خواہد شد ہمان شب خربہ بدست آوردہ خود را ہلاک کرد و لشکر خان معظم آن
گرمسیرہا را کہ کوب حوادث ساختہ آن طبقہ شوارع را مستاصل ساختند و معدودے بقیۃ السیف ایشان را
باطراف کوچانیدہ از بلاد دیگر رعایا آوردہ دران امکنہ سکنے فرمودند و خان معظم با صفہان رفتہ از انجا
با ذربائیجان نہضت کرد و با لشکرہاے روم چہ در حدود آذربائیجان و چہ در حدود ممالک ایشان بکرات
مصافہاے سخت و محاربات صعبہ نمودہ در ہر بار ظفر یافت و سرداران بسیار و لشکر بے شمار از رومیان
دران معارک مقتول شدہ قلعہ ایروان و گنجہ و برخے از مملکت گرجستان و آنحدود کہ در تصرف ایشان

جنگ ترکی و انهزام ایشان

ماندہ بود تمامی انتزاع شدہ جائے از مملکت ایران بضبط آن جماعت باقی نماند و باین اکتفا نکردہ
چندے در حدود مملکت ایشان استقامت نمودہ کابدار کرد و اکثر آن دیار را خرابی و ویرانی تمام رسیدہ
از شکست ہائے متواتر و ناچیز شدن سپاہ بسیار و پاشایان نامدار و تلف شدن خزائن و سامان
سوفرہ و خرابی اکثر حدود ضعف تمام بر احوال رومیان راہ یافتہ رونقے در سلطنت ایشان نماند و
خوف و ہراسے عظیم بسکنہ آن دیار از سلطان و رعیت مستولی شدہ از جمعے مسافران ہندوستان کہ
از حجاج بیت آمدند استماع افتاد کہ در حدود مصر و شام و بلادے کہ از نواحی ایران دور بود ساکنانش
ہرا از سپاہی و رعیت بخوف و ہراسے مشاہدہ شد کہ ما را نیز در میانہ ایشان خواب و آرام نبود و میان
ازخان معظم درخواست مصالحہ نمودند و صورت قبول و استقرار نیافت پس از حدود روم عطف
عنان بداغستان نمودہ در لات جماعت ترکی کہ در ایام فترت سر از اطاعت پادشاہ ایران پیچیدہ بار و میان
موافقت و ہنوز راہ متابعت و اعتذار نہ سپردہ بودند اول فراہم آمدہ مدافعہ آغاز کردند و بعد از
تنبیہ و ہزیمت ملتمس عفو و ملتزم اطاعت شدہ خان معظم بچول مغان از مجال آذربائیجان آمد و از
جمیع بلاد ممالک ایران اعیان و کدخدایان و ریش سفیدان را طلب داشتہ با حضار ایشان مصلحان
غلاظ گماشتہ بود ہمگی را حاضر ساختند و زے خان مجلسے مشحون بسپہ داران و ایلچی روم کہ بالتماس
صلح و مصادقت آمدہ بود آراستہ مکیدوکس از مشاہیر را بہانہ بقبل آوردہ ادوات سیاست جلوہ
ساخت و دران مجمع مہیب سخن در امر سلطنت آغاز نہاد و ہمہ آن خلائق را مخاطب ساختہ سخنان
سپاہیانہ مذکور شد و چون ممہد بود جمعے از مخصوصان سخنہائے مخلصانہ و چاکرانہ بر زبان راندند
و از مردم مشورت مے خواست کہ مناسب پادشاہی کیست و مصلحت حال در چیست مردم
دریافتند و بمقتضای مقام زبان برکشادند و مجملہ متضمن اتفاق و اجماع خلائق نگاشتہ
حاضران بران مہر نہادند و نام سلطنت از شاہ عباس نیز منسوخ گشتہ خطبہ پادشاہی خان معظم
اجرا یافتہ تسمیہ بنا در شاہ قرار یافت و این قضیہ در سال ثمان و اربعین و مائۃ بعد الالف بود
و عبارت الخیر فی ما وقع را تاریخ یافتہ حسب الحکم تغیر سکہ سابقہ شدہ بر یک طرف نقود اسم

جلوس نادر شاہ بسلطنت ایران

دار الضرب و بر یکجانب آن بتاریخ الخیر فما وقع منقوش گردیده شنیدم که یکی از ظرفای مورخان ایران اینچنین مصرع برجسته بوده
بود - شعر بریدیم از مال از جان طمع ؛ بتاریخ الخیر فیما وقع ؛ و شاه طهماسپ شاهزاده عباس میرزا را نزد خود طلبیده
گاهے در مشهد طوس و بلدهٔ سبزوار و گاه در مازندران بسیر می برد و محفظان بجراست قیام داشتند و نادرشاه
بتعمیر و تزئین عمارات روضهٔ منوره رضویه علی ساکنها التحیه پرداخته بعضے از ابنیه عالیه آن صحن مقدس را
سراپا بخشتهاے طلا تزئین نموده و نهر آبی از کوه پایهاے آنند یار آورده بر نهر خیابان که از صحن آن روضه
می گذرد افزود و دران شهر مقبرهٔ عالیه جهت خود عمارت نموده انجام داد بعد از اتمام بر دیوار آن بقعه این
بیت نوشته دیدند - شعر در هیچ پرده نیست نباشد نوا ؛ گفتو ؛ عالم پر است از تو و خالیست جائے تو ؛
و چندانکه تفحص کاتب نمودند معلوم نشد - پس بمملکت عراق نهضت کرد و جماعت بختیاری باز
سر طغیان و شورش برآورده بودند - بعد از محاربه سخت بر ایشان استیلا یافته بسیاری از القوم
مقتول و بقیه از توانائی طغیان بنفتادند - ازان حدود عزیمت قندهار نموده حسین برادر محمود قلزائی
که ضابط قندهار بود از اراده خود آگاه ساخته براه مملکت کرمان بآن صوب در حرکت آمد حسین مذکور
سامان موفور و لشکر آراسته داشت چون نادرشاه بحدود سیستان رسید - فوجے از افاغنه بفرمان
حسین بعزم دست برد رسیده مغلوب و منکوب و منهزم بقندهار باز گشتند و چون بحوالی قلعه قندهار
رسید باز لشکرے آراسته از افاغنه بیرون آمدند و بعد از محاربه منهزم گشته بقلعه متحصن شدند
و نادرشاه آن قلعه را که در رصانت و متانت شهرهٔ آفاق بود فرو گرفت و افاغنه در لوازم حزم و
احتیاط و مدافعه و سرگذشتگی جهد یکه در حوصلهٔ طاقت داشتند مبذول ساختند و سودے نکرد
لشکر قزلباش توابع و لواحق آن شهر را متصرف شده هر جا افغانے بود طعمهٔ شمشیر گشت و نادرشاه
در لشکرگاه خود حکم کرد که هر کس موافق حال منزلے عمارت کند و خود نیز به برآوردن حصار و بروج
ساختن منازل و ابنیهٔ عالیه اشارت نموده معماران و عمله که جمع کثیر همراه داشت باندک مدتے
در انجام آن کوشیده در جنب قندهار شهرے عظیم آراسته پدید آمد و به نادرس آباد موسوم گشت
اکنون چند کلمه که متعلق بهندوستان است مرقوم می گردد و بر واقفان حقائق احوال و متتبعان

اخبار و آثار پوشیدہ نیست کہ رہائی و خلاصی بابر میرزا ابن عمر شیخ از خمول و سرگردانی و حیرت و پریشانی
و غرو حشمے بر تنبہ فرمان فرمائی بودہ الا بوسیلۂ تمسک و توسل باذیال دولت قاہرۂ خاقان سلیمان
شان ابوالبقا شاہ اسمعیل صفوی چہ بر واقفان احوال و اولاد احفاد صاحبقران امیر تیمور گورگان
مخفی نیست کہ ایشان را باخود و خلائق را با ایشان چہ سلوک بودہ و دقیقہ از دقائق مخاصمہ و مقاتلہ
با یکدگر مہمل نگذاشتہ خود را از قتل و ایذائے ہم معاف نداشتہ اند و خلائق بطفیل تنازع و ظلم ایشان
ہمواره در رنج و عناد با صناف محن و بلایا مبتلا بودہ و جودان طبقہ بر خاطرہا گران و ہمتہا مصروف
بدفع ایشان و بقدر قدرت و وقت فرصت خلائق نیز از قتل ایشان تقصیر نکردہ اند و خوش
معاشرین این سلسلہ مغفرت پناہ سلطان حسین میرزائے بفراست کہ بعد از استقرار دولت
نسبت بدیگران بغایت سنجیدہ و آرمیدہ بود تا آنکہ بعد از رحلت آن مغفور و استیلائے شیبک خان
ازبک و اضمحلال اولاد آن بادشاہ بقہر و غدری و ارتفاع اعلام شوکت او کار بقیۃ منتسبان
سلسلہ تیموریہ از زبونی حال بجائے کشید کہ خلاصہ آن بر متتبعان اخبار مستور نیست بالجملہ نیروے
ہمت و پرتو التفات خاقان مصطفوی نسب بیہمال کہ صیت سطوتش خافقین را مالا مال داشت
بابر میرزا را در عرصۂ ظہور در آوردہ پر و بال داد و مورد انواع عنایت و امداد گردید و وے نیز
مادام الحیوۃ چہ در ایام دولت ہندوستان و چہ قبل از ان شیوۂ اعتضاد و اظہار خلوص
و داد و نسبت بآن دولت قاہرۂ شعار ساختہ گاہے باجرائے خطبہ و سکہ و گاہے بارسال عرائض
نیاز و التماس مطالب خاقان سلیمان شان را خوشنود مے داشت و اولاد و احفادش را ہمیشہ
شیوۂ توسل و اعتضاد بدودمان علیہ صفویہ در ہنگام عجز و اضطرار و لحاظ اغراض معمول
و مرکوز خاطر بودہ در وقت سنوح قضایا ہائلہ در ایران باز زوال اغراض ایشان بسبب آسودگی
و عدم منازع قوی در گوشۂ مملکت ہند آن شیوہ را مبدل بآثار رخوت و غرور موفور ساختہ راہ آشنائی
مسدود میداشتہ اند و این عادت در طبائع سلسلۂ بابریہ استقرار یافتہ ہمانا رسوخ
این شیوہ از تاثیرات آب و ہوائے ہندست چہ ظاہر است کہ خلق این دیار با کسے بے غرض

آشنا نیند واز باستان ماجرا شنیده است که قبل از اسلام نیز رایان وفرماندگان این دیار را همین
طبیعت بوده هرگاه ملوک عجم خود بایکے از سپهداران ایشان متعرض این صوب شده اند هندیان
نیروے ظفر و تلاش در وسع خویش ندیده نهایت مسکنت و زبونی را کار فرما و بهر صورت مطیع و باجگذار
بوده اند و چون بازگشت بایران زمین روے میداده باندک فاصله و فرصتے آنرا بآن بیزه رائے
کمیلاحظه اروزاغ صفتان بی اعتبار و فراهم دیدن مشتی درم و دینار مبتلائی غرور مبتلا شده در خانه
خود و عرصه خالی بنیاد لاف و گزاف نهاده احوال گذشته و عهد و میثاق را فراموش و تغیر سلوک
مینموده اند و همان معامله از نهاد این شیوه از السنه ایشان مکرات کثیره تکرار یافته از انجمله در عهد منوچهر
است که بفرموده او سام بن نریمان بهند آمده کیسوراج را بایالت متمکن ساخت و آخر فیروز رائے
پسر کیسو مخالفت و خودسری بنیاد کرده کیقباد رستم دستان را بهند فرستاده فیروز بهزیمت رفته در جنگلهائے
هندیم رود و رستم سورج را بایالت تعین نموده باز گشت و چنین در عهد سکندر و آرد شیر بابک و
کسرے نوشیروان وغیره آن که مقام ذکر آنها نیست و وجه عدم ضبط سلاطین عجم هندوستان را
بارباب بصیرت واضح است چه کسی راکه مقری و مقام اقامت چون ممالک ایران باشد که بالذات
اعدل و اشرف و بالعرض احسن و اکمل معموره ربع مکشوف است هرگز باختیار خویش اقامت
در هندوستان نتواند نمود و طبیعت مجبول است که بغیر از اضطرار راضی بتوقف درین سرزمین
نگردد و این معنی مشترکست در بادشاه و رعیت و سپاه و چنین است حال هرکه اورا اصل صحیح بوده
در آب و هوائے دیگر خاصه در ممالک ایران یا روم تربیت یافته باشد مگر آنکه غافل و بے خبر باین
دیار در آید و قدرت بر بازگشت نیابد و با آنکه بسبب موانع و عوارض و یا اجمال اقامت در جائے
نمانده و سالف ایام خویش را بالصعوبت در زبونی ایام تمام گذرانیده درین دیار بمال و جاهے بے اعتبار
رسد و بغایت ضعیف الاحساس و سفله نهاده بود دل دران بندد و بتدریج عادت پذیر گشته
انس و آرام گیرد در تاریخ مجوس دیده ام که ضحاک چون کرشاسپ را سردار کرده به هند
بے فرستاد و ویرا سفارش نمود که بزودی آن ملک را مسخر ساخته نیکها راج سپارد و باز گردد

چه اگر لشکر چندی اقامت کند و دران مرز بوم بمعاشرت آن مردم گذارند دیگر مرا بکار نیاید
ناچار باید تان ملک را کرد یا بقتل رسانیده سر دو باره اندارم چه لشکر دست نشست نتوان
برید و استاد اسدی طوسی در گرشاسب نامه نیز این حکایت را بنظم آورده **اشعار**-
وصیت چنین کرد گرشاسپ را ٭ که در نهاد پدر و کن خواب را ٭ مداری ز خون سیاهان دریغ ٭
همین کار فرما درخشنده تیغ ٭ بچستی ده انجام کار سترگ ٭ برایشان چنان زن که بر گله گرگ ٭
نمانی دران بوم سالے تمام ٭ که لشکر گران گیرد از تنگ و نام ٭ گرت بگذرد چار موسم دران ٭
ز فرهنگ و مردی بنایی لشان ٭ مجملاً حقیقت سلوک سلاطین صفویه با پادشاهان و
شاهزادگان سلسله بابریه بر عالمیان مستور نیست و بر گاه سلاطین این طبقه بر عادت خویش
در غیر وقت ضرورت تغافل و تاخیر در رعایت حقوق و مراسم آشنائی نموده بیگانگی آغاز نهاده
اند باز آنجانب با فقدان جمیع اغراض و دواعی بمحض شیوهٔ مردی و مردمی احیائے لوازم
اشفاق و اعطاف معمول میگردیده و آنحق یکے از خصائص سلسلهٔ علیه صفویه جوانمردی
و وفا و پاس مروت و داد بوده و آنچنانیان با متوسلان خویش بیگانه و آشنا حتے دشمنان
کینه ور در روز درماندگی و التجا از احسان و امداد و انواع اعانت و یاری و دلجوئی و مهمان نوازی
و غم خواری مقرون بکمال فروتنی و رعایت آداب سلوک داشته انداز نوادر و غرائب روزگار
است و این شیوه را بر طاق بلند نهاده کسی را از سلف و خلف با ایشان دعوی همسری نه بست
و سلطان مظفر شاه سلطان حسین نیز در مدت سی سال سلطنت خویش این طریقه را
با سلسله بابریه مرعی داشته در ارسال سفرا تهنیت و تعزیت تاخیرے نرفت - چون عهد
سلطنت آن پادشاه مجسمهٔ اخلاق بسپری شده نوبت سلطنت بشاه طهماسپ رسید و آنهمه
آشوب در ممالک ایران بشیوع یافت پادشاه هند بشیوهٔ خویش هرگز رسم پرسشی بخاطر
نگذشت بلکه با میر ویس و افغان راه آشنائی و داد و سلوک داشته و با حسین پسر ویس
افغان مذکور نیز در اواخر که ضابط قندهار شده بود با آنکه بملتان لشکر کشیده در قتل و غارت و

فرستادن ایلچیان شاه طهماسپ بهندوستان

وخرابی آن دیار تقصیر نکرده باز گشت و نوبت طریق مراسله مفتوح شد بهر حال شاه طهماسپ
بعد از فتح اصفهان و استیصال افاغنه یکے از امرا را بر سالت هندوستان فرستاده وقایع
آن ایام را به محمد شاه اعلام در نامه اشعاری شده بود که چون مخاذیل افاغنه خائن این
آستان و در دار این دیار اند و الحال بسزای خود رسیده بقیة السیف در نهر میت و فرار ند و از
بیم لشکر ظفر اثر ایشان را گریز گاهے سوائے هندوستان نیست باید که آن مدبران را راه و جاے
نداده نگذارند که بآن حدود در آیند - بالجمله محمد شاه پس از چندی نامه متضمن سخنان بے فروغ نوشته
ایلچی متصرف ساخت و بعد از جلوس شاهزاده عباس میرزا بجائے پدر والا گهر باز یکے از امرا
بسفارت هند تعین شده هم چنین سخنان در نامه او نیز مندرج بود پس از مدتے دیرا نیز رخصت
انصراف داده همان قسم کلمات که نفس الامر صحتے نداشت نگاشته بودند و بعد از چندی نادر شاه
یکے از معتبرین قزلباش را نزد برهان الملک که اعظم امرائے هند بود فرستاده - به محمد شاه و او هر دو
نامه نگاشته بود فرستاده مذکور را بعد ورود بسجود و این مملکت دزدان غارت کرده بهتر از
التماس نامه از ایشان بستد و بمشقت تمام خود را رسانیده ادائے سفارت نمود اما خود قدرت
مراجعت نیافته هنوز درین دیار است - و چون نادر شاه بقندهار رسیده آن قلعه را فروگرفت
محمد خان ترکمان را که از امرائے صفویه بود باز بسفارت فرستاده سخنان گذشته را اعاده و
گله از هنجار سابق نمود چون بشاه جهان آباد رسیده نامه برسانید و دیرا توقیف فرموده از جواب خاموش
شدند - و چند انکه او اظهار رخصت مے کرد سود نداشت گاهے در اصل نوشتن جواب تردد
خاطر داشتند و گاهے در انیکه اگر نوشته شود نادر شاه را بچه القاب باید نوشت متحیر و سرگردان
بودند - حقیقت انیکه توقیف محمد خان ایلچی را از تدابیر ملکیه شمرده توقع آن داشتند که شاید حسین
افغان با محصوران قندهار بر نادر شاه ظفر یافته دیرا ناچیز یا منهزم و آواره ساخته جواب نامه
نوشتن حاجت نماند - چون محاصره قندهار بطول و مراجعت محمد خان نیز بتعویق افتاد نادر شاه
فرمانے بوے نوشته مصحوب چند نفر سواران سریع السیر فرستاده از وے سوال حقیقت حال

وسعی در حصول جواب وامر بتعجیل عود نمود وچون جواب صادر نمیشد در خصت نیافت اشرے بران
نگشته بالجمله چون محاصره قندهار قریب بیکسال شد وشهر نادر آباد در حیز آن اتمام یافت نادرشاه
بفرمود تا لشکر قزلباش بر انحصار هجوم آورده بر بروج صعود نمایند وافاغنه بے دست وپا شده آن
حصن استوار مفتوح گشته حسین مذکور مقید بهمازندران فرستاده شد ودر عرض چند سال از اثر زمان
بازکه افاغنه در شیراز منهزم شدند وبهواره از طرف جمعے ازان قوم پراگنده بهندوستان در آمده
در هر جا سکنے واکثر در سرکارات ملازم شده داخل سپاه گشتند - والحق تکالیف مما لقتے که بمحمد شاه
مے نمودند بیرون از حوصله وسع وضبط وے بود ونادرشاه بتخریب قلعه قندهار فرمان داده مردم
بازار وسکنه آن را به نادر آباد سکنے فرموده ومنصوب غزنین وکابل بحرکت آمده کوتوال قلعه
کابل را پیغام داد که ما را بمملکت محمد شاه کارے نیست اما این حدود چون معدن افغان است و
معدودے گر جنگیان نیز با ایشان پیوسته اند غرض استیصال این قوم است هر اس بخویش راه نداده
در مراسم مهمانداری کوشد وخود بکنار شهر کابل نزول نمود - کوتوال وکابلیان مستعد
جنگ وجدال شدند ونصیحت وپیغام ایشان را سود نکرد وفوجے از قزلباش بقتل ایشان
وتخریب قلعه مامور گشتند وبمجرد حمله وبنیاد تخریب برجے فریاد برآوردند محصوران امان یافته
قلعه را خالی نموده بر علیحده پرداختند ودران حدود هر جا افاغنه فراهم آمده بودند لشکر بر سر
ایشان رفته قتل مے نمودند ونادرشاه از توقیف محمد خان بغایت آزرده شده چند کس از معتبرین
کابل را زبانی پیغامها داده به پیشگاه جهان آباد روانه ساخت که بپادشاه وامرا برسانند وخود در
کابل توقف داشت فرستاده گان به لاهور آمده به پیشگاه جهان آباد رفتند وکسے سخن از ایشان
نشنید واگر شنید نه فهمید - بازار کابل یکے از لشکر پانزده سوار هم نموده بسفارت فرستاد چون
به جلال آباد رسیده در خانه فرود آمدند چمے از قزلباشان آنجا بر گرد آنخانه هجوم نموده اول سلاح
ایشان را در ربودند وآخر ده کس از ایشان کشته یکے فرار به کابل نموده صورت واقعه باز نمود
مدت اقامت نادرشاه در کابل تخمیناً به هفت ماه رسیده وافاغنه آنحدود را قهر وقتل نموده بود

آمدن نادرشاه بر کابل

کشتن نادر بعضے در جلال آباد

آوردن نادرشاه بجلال آباد و قتل عام آن بلده۔ کشته شدن ابراهیم خان در شیروان۔ جنگ ناصرخان و گرفتاری وے۔ عبور نمودن از اٹک۔

از استماع خبر کشته شدن آن ده نفر بے قرار شده بصوب جلال آباد نهضت کرد و آن شهر را قتل عام فرموده خلقے ناچیز شدند و از غرائب انیکه برائے رئیس قاتلان آن ده نفر خلقے از سرکار محمد شاه معین شده بود که ارسال گردد و قتل عام جلال آباد عائق آنشد و ازان روز که خبر ورود نادرشاه به کابل در هند بشیوع یافته بود خاندوران امیر الامرا و نظام الملک به محاربه وے معین شده در شاه جهان آباد اقامت داشتند و آوازه توجه خود را اعما قریب بصوب کابل منتشر مے ساختند و این نیز بزعم الیشان از تدبیرات ملکیه بود و از سوانح ایران که در جلال آباد مسموع نادرشاه شده بود مقتول شدن برادرش ابراهیم خان بود که ویرا امیر الامرائے آذربائیجان نموده در دار السلطنته ترمیز اقامت داشت۔ چون سفر کابل و قندهار دراز کشید جماعت لزکی مستعد شده بمملکت شیروان که قریب الیشان است لشکر کشیدند ابراهیم خان مذکور بآن مملکت در آمده بآن قوم مصاف داد و بقتل رسید نادرشاه چنان التفاتے بآن قضیه نه نموده فوجے از سپاه را رخصت نموده بحدود شیروان فرستاد و خود بصوب پشاور در حرکت ناصرخان حاکم صوبه کابل که در پشاور بود فوجے که داشت بر سر راه رفته جمعے از افاغنه آن حدود را نیز فراهم آورده کریوهائے صعب و وادیهائے تنگ را باعتماد خویش محکم و مسدود ساخته بود نادرشاه بوے پیغام کرد که من در فلان روز خواهم رسید بهتر آنکه از سر راه به خیزی سخن در نگرفت و روز موعود نادرشاه برسید و خلقے انبوه از افاغنه و فوج ناصرخان بوادی هلاک رفتند و خان مذبور زنده گرفتار شده بعد از چند روز اعزاز یافت و نادرشاه ببلده پشاور نزول نموده از آب اٹک بکشتی عبور کرد در مملکت پنجاب خاصه شهر لاهور فرع قیامت برخواست و من دران شهر به بیماری صعب گرفتار شده بر بستر افتاده بودم و چون خلق هندوستان را نیکو شناخته از اوضاع الیشان ملول و از ادراک و تمیز الیشان مایس تمام داشتم بر حال عجزه و زیر دستان دل بسوخت و در طرف آنمدت قدرت روانه شدن بصوب خراسان نیافته بودم و چون بیقین میدانستم که اوضاع مقتضی ورود نادرشاه بهندوستان

وصوبه کابل در آمده بود وحرکت من اگر میسر آمدی ناچار بهمان راه بودی وطبیعت و بینش اهل این دیار مقتضی آنکه لامحاله رفتن مرا محرک آمدن او دانند واین معنی نیز مکروه خاطر و عائقی شده بود وقطع نظر از موانع بسبب شورش عبور از نظر بالتعسر تمام داشت لهذا تا آنزمان در لاهور مانده بودم درانوقت که آشوبے چنان افتاد و در صورت احوال آن مردم امید بهبود نبود در خود طاقت ملاحظه اوضاع حال ومال ایشان نیافتم وبسبب اختلال احوال حالت معاشرت با لشکر قزلباش نیز نبود با ضعف و نقاهتے تمام از لاهور بصوب سلطان بود حرکت نموده آن مملکت بهم برآمده بود وهر کس دست بغارت ویغما برآورده چندین هزار قطاع الطریق شوارع را فروگرفته چند روز در قرائے آنمحال توقف روئے داد پس بسیر هند درآمدم وتمام آن ایام چه در راه وچه در منزل بمدافع بگذشت ونادرشاه بکنار لاهور رسید ذکریا خان حاکم لاهور با چهارده پانزده هزار سپاه واستعداد خود برلب آبے که متصل شهر میگذرد اطراف خود مضبوط ساخته صف آراسته بود وکیفیت صلح وجنگ هند هردو نیز از غرایب است - القصه نادرشاه با فوجے از لشکر اسپ در آب رانده بگذشت وچند سوار قزلباش بر سپاه لاهور تاخت شجاعان وبهادران ایشان که در سواری ماهر تر بودند نگریختند وباقی بهم برآمده متلاشی ومتحیر شدند آخر حاکم با منسوبان بقلعه درآمد ونادرشاه با سپاه متصل بشهر نزول کرد حاکم لاهور عریضه نیاز واعتذار فرستاده التماس امان کرد وبحضور نادرشاه آمده عزت وخلعت یافت وبدستور سابق برقرار ماند ونادرشاه جمعے را در قلعه لاهور گذاشته بصوب شاهجهان آباد درحرکت آمد ومحمدشاه با جمعے امرا ولشکر چندگاه بود که از شهر برآمده بتانی تمام مے آمدند از سر هند که بغایت خراب ومحصور لشکر در دان بود با جمعے پیادگان وتفنگچی که فراهم آورده باخود داشتند بجانب دهلی روانه شدم واز میان لشکر محمدشاه که قریب بدو ماه بود چهار منزل راه طے نموده باز دحام تمام بود ند عبور نموده بشهر درآمدم وبعد از ایام چند ازان شهر شوریده او ضاع گوشه گرفتم ونادرشاه دوسه نوبت از لاهور تا رسیدن به لشکر هندوستان پیغام روانه ساخت

در رسیدن نادرشاه بلاهور

در ورود بهمرهان نادرشاه بلاهور

منصوب شدن حاکم لاهور

منصوب شدن نادرشاه بصوبه دهلی

رسیدن نادرشاه و موضع کرنال و مصاف فرمودن با محمد شاه و غالب شدن بر او و بر آمدن محمد شاه بطریق استقبال

محمد خان ایلچی خود بمحمد شاه نموده و ایلچی مذکور را همراه داشتند در خصت نمی نمودند و در آن وقت معلوم نمیشد که غرض از نگاهداشتن او حیثیت تا آنکه نادرشاه رسیده در موضع کرنال که چهار منزلی شاهجهان آباد آباد است تلافی دست داده جنگ در پیوست هندیان توپ خانه برگرد خویش چیده محصور بودند فوجی از قزلباش نیز بر اطراف ایشان تاختن آورده راه آمد و شد بر ایشان مسدود و قحط غلا در ان لشکر افتاده حالتی که در عالم غرور گمان نکرده بودند روئے نمود و نادرشاه لشکر بدو صمت کرده بعضے را در مضرب خیام خود گذاشت و با فوجی بر سر ایشان رانده برهان الملک زنده دستگیر شده- خان دوران امیر الامرائے و مظفر خان برادروے و جمعے از امرائے نامی با لشکر انبوه بقتل رسیده شب بمیان آمد- و محمد شاه و بقیة السیف که هنوز خلقے بے شمار بودند چون سواران قزلباش را منتشر یافته هراس داشتند طاقت و مجال فرار در خود ندیده بر جائے بماندند و هر کس فرار کرد اگر بدست قزلباش نیفتاد رعایائے آنحدود وے را زنده نمیگذاشتند و آن را که از خونش نے گذشتند غربال ساخته سر میدادند شعر اذا کان الغراب دلیل قوم ۔ فناؤ وس الجوس لها مقیل ۔ القصه نظام الملک و محمد شاه بعضے مقربان بتوسل و اعتذار بمعسکر نادرشاه رفته امان یافتند و نادرشاه محمد شاه را استمالی نموده نوید عدم تعرض بجان و ملک و ناموس داد القصه نادرشاه با هر دو لشکر بشهر در آمده در قلعه شاهجهان آباد نزول نموده و محمد شاه نیز با وے در قلعه بود و امرا و لشکریان هند بوضع معمول سابق در مساکن خود قرار گرفتند و این بتاریخ نهم ذی حجة الحرام احدے وخمسین ومایة بعد الالف بود چون هنگام عصر روز یازدهم شهر مذکور شد هندیان آوازه در افگندکه نادرشاه در گذشت بعضے میگفتند وفات یافته و برخے را سخن اینکه بغدر و تمهید محمد شاه هلاک کرده علی ای حال در یک ساعت موت او شهرت گرفت و وے صحیح و سالم با جمیع کثیر در قلعه نشسته بود ابواب آن شب و روز مفتوح و بالفصل همت مشغول و برخے از سپاهش در حول قلعه و خانهائے شهر ساکن و بعض بر کنار رودے

طغیان سکنه دهلی

متصل بشهر است فرود آمده بودند مجملاً بمجرد این شهرت کاذبه در هر کوچه و کنار فوج فوج اهالی
کم فهمیت با اسلحه و یراق از دحام و شورش افگنده بقتل و تاراج قزلباش همت گماشتند
و این هنگامه تمامی شهر را فروگرفت - قزلباش که فهم زبان هندیان نمیکردند و خبر از جائے
نداشتند متفرق بکدو در هر کوچه و بازار در گذر بودند هندیان غافل بالیشان رسیده میکشتند
و با آنکه شب در رسید شورش انگیزان بدمآل اصلاً آرام نگرفتند و آن هنگامه در افزایش
بود چون مکرر حقیقت حال بعرض نادرشاه رسید سپاه را امر نمود که هر کس در جائے
خود آرام نموده باانتظام نپردازند و اگر هندیان بر سر الیشان هجوم آورند مدافعه نمایند و دران شب
هیچکس از امرائے هند که واقفکار بودند اصلا متعرض لشکریان نائره آن فتنه و غوغا نگشت
بلکه چند نفرے که حسب الاستدعا از نادرشاه گرفته برای اطمینان و محافظت خود بخانه برده
بودند در منازل الیشان مقتول شدند و با آنکه در جنگ کرنال قریب هشت کس قزلباش
اندک بزخم تیر مجروح و زیاده بر سه کس مقتول نشده بود درین هنگامه قریب بهفتصد کس
از ان طبقه متفرق بقتل رسید - بالجمله چون روز شد همان آشوب در اشتداد بود نادرشاه
صبح از قلعه سوار شده بقتل عام فرمان داد و فوجے از سوار و پیاده بآن کار مامور گشته
بالیشان گفت تا جائے که یکے از قزلباش کشته شده باشد احدے را زنده نگذارند لشکر
قزلباش بنیاد قتل و غارت کرده بمنازل و مساکن آن شهر در آمدند و قتلے با فراط
کرده اموال بیغما و عیال باسیری بردند و بسیارے ازان شهر خراب و سوخته شد - چون
نصف روز بگذشت و تعداد کشتگان از حساب در گذشت نادرشاه ندائے امان بقتل لطیف
در داده - لشکریان دست کوتاه کردند و پس از چند روز که شوارع و مساکن پر از اجساد
مقتولین بود و هوا عفونت یافته عبور نیز دشوارے داشت حکم به تنظیف آن شد -
کوتوال شهر در هر گذر آنها را جمع آورده با جس و خاشاکے که از عمارت فرو ریخته بود
بے آنکه تمیز مسلم و کافر شود همه را بسوخت - و نادرشاه ذخائر بادشاهی و مال بادشاهی را

قتل عام در دهلی

متصرف آورده از مردم نیز زر ها حاصل کرد و چون لسبب وداعی شتاب در معاودت داشت تمامی
ممالک بسنده و صوبه کابل را بالعرض محال پنجاب که به تنخواه صوبه کابل است از مملکت هندوستان و تصرف
محمد شاه وضع نموده ملحق بممالک ایران ساخت و محمد شاه را و امرای هند را طلبیده مجلسی بیاراست
و محمد شاه را تحیفه داده امرا را خلعت بخشید نصایح نموده بسلطنت بگذاشت و دخترے از احفاد
اورنگ زیب بادشاه بحبالهٔ نکاح پسر کوچک خود نصر الله میرزا که همراه داشت در آورده بتاریخ
هفتم صفر اثنی وخمسین ومائة بعد الالف از شاهجهان آباد کوس مراجعت کوفته بازگشت. و
از سوانحے که درهمین روز در ایران روے داده مقتول شدن شاه طهماسپ صفوی در بلدهٔ
سبزوار است. چون نادرشاه پسر بزرگ خود رضا قلی میرزا در ایران نائب گذاشته بهند آمده
بود روزے که عوام شاهجهان آباد بدروغ مرگ ویرا شهرت داده بنیاد شورش کردند همانروز
این خبر باطراف انتشار یافته بایران سرایت کرد و هنوز کذب آن معلوم نشده بود رضا قلی میرزا
که در مشهد مقدس اقامت داشت بفکر کار خود افتاده حیات آن بادشاه نوجوان را با اینکه
هرگز در عرض آنمدت ببرد اعیهٔ سلطنت نیامده بود و پاسبانان بجراستش قیام داشتند.
منافی انتظام کار خویش دانسته اشارت بقتل وے نمود و اورا از پا در آورده بمشهد مقدس
آورده مدفون ساختند و پسرانش عباس میرزا و سلیمان میرزا که هر دو صغیر بودند نیز وداع
دیار فانے نموده اولاد ازوے نماند **شعر** لعد المشرفیة والعوالی ✣ ولقتنا المنون بلا قتال ✣
ونرتبط السوابق مقربات ✣ ولا یجبن من جنب اللیالی ✣ وقال الدر جمال الدین یاقوت المخطاط
ولقد احسن واجاد **شعر** واخوانا جبیتهم ودعا ✣ فکانوا هاولکن الا عادی ✣ خلتهم
سهاما صایبات ✣ فکانوا هاولکن فی فوادی ✣ وقالوا قد صفت منا قلوب ✣ لقد صدقوا
ولکن عن ووادی ✣ واز نوادر اتفاقات اینکه مراد در حالت که اصلا فکر وخیال متذکر و متوجه
این حادثات وواقعات نبود ناگهان گویا بگوش دل گفتند که مدت سلاطین صفویه لفظ صفویان
است. چون ملاحظه نمودم دیدم که مطابق بود چه خروج خاقان سلیمان شان اسمعیل از

مقتول شدن بادشاه مرحوم شاه طهماسپ صفوی در بلدهٔ سبزوار

مدت سلطنت صفویه بولایه انار الله برهانهم

دار السلطنت لاہجان اگرچہ در اربع وتسعمائۃ است اما جلوسش بر سریر سلطنت در دار السلطنت
تبریز بتاریخ سبع وتسعمائۃ روی داده وخلع عباس میرزا از نام سلطنت وجلوس سلطنت نادر شاہ
چنانکہ نگاشتہ در ثمان واربعین ومائۃ بعد الالف واقع شد پس مدت سلطنت این سلسلہ علیہ
دویست وچہل ودو سال تمام خواہد بود کہ باعدد صفویون مطابق است مجملا چون شمہ ازین واقعات
بالعرض بقلم آمد وخامہ را دیگر سر التفات بذکر بقیہ حالات نیست اکنون چند کلمہ از خاتمہ احوال
خویش نگاشتہ اقتصار مے نماید۔ ختم اللہ لی بالحسنی وجعل منقلبی فی الآخرۃ خیرا من الاولی
ازحین ورود بشاہجہان آباد تا حال تحریر کہ آخر سال اربع وخمسین ومائۃ بعد الالف است سہ سال
وکسری گذشتہ کہ درین بلدہ اوقات بسر برده وپیوسته در خیال حرکت ونجات ازین کشور کہ بغایت
منافر افتاده بوده ام واز کثرت موانع عائقہ میسر نیامده از راہ ناہموار زندگی پنجاہ وسہ
مرحلہ بقدم استوار صبر وشکیب پیموده ام وکالبد عنصری از ہجوم آلام واسقام درہم
شکستہ وقوای نفسانی افسرده وعاطل سر در جیب خمول کشیده اند اکنون عاجز وناتوان
گوش بر ندائی اجل نشستہ ام رب ان تعذبنی فانا من عبادک وان تغفرلی فانک انت
الغفور الرحیم۔ فطرت وجبلت را بابیگانہ کشور کون وفساد اشنائی ومایہ انسبتی نبود وچون
بہ درآمدن اختیاری نبود نہ در رفتن۔ چندی بخونین جگری ساختم

رباعی

برخیز حزین از سر دنیا برخیز	زین کہنہ دمن نوای مسیحا برخیز
تنہا تو درین انجمنے بیگانہ	برخیز ازین میانہ تنہا برخیز

لنا ولہ الغفران وان یبدل بالفرح الاحزان۔ انہ جواد کریم ؕ

نوشتہ بماند سیہ بر سفید
نویسنده را نیست فردا امید

تمام شد

اصول السماع عربی مع ترجمہ اردو۔ از حضرت مولانا فخر الدین زرادی خلیفہ حضرت محبوب الٰہی دہلوی قدس سرہما تحقیق مسئلہ سماع مین مستند کتاب ہے۔ قیمت ۴ر

انوار الاولیا۔ اسرار الاولیا ملفوظ حضرت باوا صاحب شیخ فرید الدین مسعود گنجشکر اجودہنی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ ہے اسرار الاولیا کو باوا صاحب کے خلیفہ اعظم حضرت مولانا بدر الدین اسحاق رضی اللہ عنہ نے جمع فرمایا تھا قابل دید کتاب ہے قیمت صرف ۶ر ہے۔

تذکرۃ المعین حضرت خواجہ اجمیری رضؓ کی سوانح عمری۔ خاندان چشت کے ۳۶ بزرگون کا ذکر۔ میر سید حسین خنگ سوار کے حالات قیمت ۱ر

مخدوم صاحب کا حال۔ حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد چشتی صابری کلیری علیہ الرحمہ کے مختصر حالات قیمت ۔

شجرہ چشتیہ صابریہ۔ از مولوی اسد اللہ خانصاحب مدرس مڈل اسکول بلین پوری۔ و منشی حافظ اللہ صاحب قیمت ۲ر

عذر و معذرت۔ حضرت رب العزت کی بارگاہ مین عذر تقصیرات۔ یہ کتاب نظم ہے۔ قیمت ۔

صحائف السلوک۔ از کلام معرفت التیام فرد الحقیقۃ سراج الواصلین حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی رح قابل دید و لائق خرید کتاب ہے۔ اس مین آپکے ساٹھ مکتوب ہین جو آپ نے اپنے خلفائے راشدین و مریدان با اعتقاد کو تحریر فرمائے تھے۔ ہر رقعہ موافق سلیقۂ انور حضرت مصنف علیہ الرحمت منور ہے۔ مضامین تصوف بمطابقت شرع شریف نہایت خوبی سے تحریر مین لائے ہین۔ ایک جلد ضرور طلب فرمایئے۔ قیمت ۔ عہ ر

مناقب سلیمانی در حالات حضرت فخر الاولیا خلیفہ المشائخ غریب نواز حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مصنفہ حضرت سراج السالکین زبدۃ العارفین مولانا مولوی غلام محمد خان صاحب چشتی رح۔ صرف یہی کتاب حضرت فخر الاولیا کے حالات مین ایسی لکھی گئی ہے جو آپکے سامنے لکھی گئی۔ اور آپ نے ملاحظہ فرما کر استحسان فرمایا بارد یگر مع دو تکملہ جات۔ قیمت ۴ر

رشد نامہ مخشی از حضرت شیخ قطب العالم عبد القدوس گنگوہی رضہ عمدہ کتاب لائق دید ہے۔ جو بایئے معرفت کیواسطے قابل خرید ہے۔ قیمت ۴ر

مجالس حسنیہ ارشادات و حالات خاندان حضرت خواجہ کمال الدین علامہ چشتی رضہ ملفوظات حضرت خواجہ حسن محمد چشتی رضہ جمع فرمودہ جناب خواجہ مظہر اللہ الصمد [illegible] قیمت ۲ر

غرائب الفواد۔ کاشف رموز معانی اشعار متصوفہ ہے۔ جنکے مطالب کی فہمیدہ سے معمولی لیاقت کے طالب العلم تو کیا اچھے اچھے علماء دین قاصر تھے اسی وجہ سے اون کے قائلین پر فتوہ ہائے کفر دیئے گئے۔ اس کتاب مین نہایت تشریح سے ایسے جملہ اقوال و اشعار کے معانی بیان کیئے گئے ہین کہ عقل حیران ہے۔ از حضرت قطب العالم عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ قیمت ۲ر

ارشاد الطالبین۔ حاشیہ اردو۔ ہم پلہ کشکول کلیمی ہے۔ از حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رح۔ اس مین اذکار خفی و جلی۔ مراقبہ۔ محاسبہ۔ وغیرہ کی ترکیبین بیان فرمود حضرت قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی رح۔ نہایت وضاحت سے درج ہین۔ قیمت ۲ر

رد ہنود۔ رد مذہب ہنود مین یہ چھوٹی کتاب جس قدر بضخامت کمتر ہے اوسی قدر بمطالب بہتر ہے۔ اس مین مباحثہ کے طور پر ہندؤن کی جانب سے سوال کرکے اوسکا جواب مدلل اور شافی خود اون کی ہی کتابون سے دیا ہے کہ ناطقہ ہند کر دیا ہے۔ اسکے آخر مین شیخ سلیم رح کی مشہور و معروف کتہا سلونی بطور ضمیمہ ہے۔ یہ کتاب ہی دیکھنے کے لائق ہے۔ قیمت ۴ر

انوار حکمت۔ چھوٹی چھوٹی نصیحتین لائق تعلیم اطفال۔ از حکیم یوسفی۔ قیمت آدہ آنہ

تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب اس کتاب مین خلفاء اربعہ کے فضائل عشرہ مبشرہ کے مناقب ازواج مطہرات کے فضائل تمام اہلبیت کے ستودہ خصائل۔ حضرات حسنین علیہما السلام کے برگزیدہ شمائل درج ہین۔ ایک کالم مین عربی۔ دوسرے مین اوسکا ترجمہ اردو۔ قیمت عنقار

منہاج السالکین ترجمہ جوگ بشسٹ۔ یہ کتب تصوف مذہب ہنود مین ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے جسکو بشسٹ من جی نے راجہ رامچندر والی اجودھیا کے واسطے تالیف کیا تھا لائق مترجم نے تصوف اہل اسلام سے حاشیہ پر مقابلہ کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے مغائرت لفظی کے اصول ایک ہی ہین۔ اور تھوڑا سا سمجھ کا پھیر ہے یہ کتاب نہایت عمدہ قابل دید ہے۔ قیمت عہ ر

لطائف الحق یہ ترجمہ نکات الحق کا ہے۔ اصل کتاب حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح کی تصنیف ہے۔ قیمت ۵ر

مولود مرغوب القلوب معروف بہ کلام شاہد۔ بطور عریضہ بہار۔ عمدہ مولود ہے۔ کلام دلکش۔ قیمت ۴ر

مولود حافظ نظم و نثر۔ از مولوی محمد حافظ اللہ۔ مختصر مولود قیمت ۲ر

آداب المریدین اردو

آداب المریدین بزبان عربی حضرت مقتدائے جن وانس ابوالنجیب محمد عبد القاہر سہروردی رضی اللہ عنہ کی تصنیفات سے ہے۔ یہ کتاب نہایت ہی تحقیق کے ساتھ حضرات صوفیہ کے اعتقادات۔ تصوف اور فقر کا فرق۔ عبادات ومعاملات کے احکام۔ صوفیون کے آداب۔ تصوف مین مشائخ کے اقوال۔ اہل تصوف کے مذہبی احکام۔ صوفیون کے اخلاق وعادات۔ مقامات صوفیہ کا حال۔ دلون کے معاملات اور اون کے حالات جو حضرات صوفیہ نے بیان کیے ہین۔ اختلاف مسالک اصفیا کا تذکرہ۔ صوفیہ کے اقوال دزبارہ فضیلت علم صوفیون کے آداب گفتگو۔ حالت ابتدائی کے آداب۔ نفس کی رعایتون کا ذکر۔ آداب صحبت ہم نشینی مریدون کے واسطے آداب صحبت۔ مسافرون کے ساتھہ صحبت کے آداب۔ جہلا کے ساتھہ صحبت کا طریقہ۔ جوروبچون کے ساتھہ صحبت کے آداب۔ اُمردون کے ساتھہ صحبت کے آداب۔ عزیز واقارب۔ اُمرا۔ وسلاطین کے ساتھہ صحبت کا طریقہ۔ آنکھہ۔ کان۔ دل۔ اور ہاتھہ وغیرہ کے آداب۔ صوفیون کے آداب سفر۔ آداب لباس۔ کہانے اور سونے کے آداب۔ آداب سماع۔ آداب نکاح آداب سوال۔ آداب مرض۔ آداب موت۔ آفت وبلا مین پڑنے اور پہننے کے بعد کے آداب۔ اون آداب کا بیان جو شرعی رخصتون اور اجازتون مین برتے جاتے ہین۔ وغیرہ وغیرہ۔ کو شرح وبسط لکہا ہے۔ فی الواقع دریا کو کوزے مین بند کیا ہے۔ اس کتاب مستطاب کی زیادہ تعریف فضول ہے۔ حضرت شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا علم وتبحر خود اسکا سچا گواہ ہے۔ آپکے مریدون مین شیخ شہاب الدین عمر سہروردی۔ شیخ روزبہان مصری اور شیخ عمار یاسر رضے اللہ عنہم اس پایہ کے بزرگ ہوئے ہین کہ تمام عالم اون کی خداشناسی قربت الٰہی علم وکمال سے واقف ہے۔ بہت بڑی تلاش و جستجو سے یہ کتاب بہم پہونچاکر اردو ترجمہ کرکے نفع عام برادران دینی کے واسطے شائع کیا ہے۔ یہ کتاب ہر دوستکے پاس رکہنے اور اسپر کاربند ہونے کے قابل ہے قیمت ۸ر

مولود لطیف۔ مولود تو آپ نے بہت دیکہے ہونگے مگر یہ بہی اپنی وضع مین انوکہا ہے۔ قیمت ۴ر

حیات ان رحمت۔ از مولوی حسن مرتضی شفق عماد پوری عمدہ کلام ہے۔ نثر قابل تعریف۔ نظم لائق داد۔ ضرور طلب فرمایئے۔ قیمت ۱۲ر

حجاب النساء منظوم ہے۔ اس مین مستورات کو پردہ مین رکہنے کے ثبوت۔ احادیث معتبرہ سے شرعی طور پر دیئے ہین۔ قیمت ۲ر۔

تفتیش پولیس یہ قانونی کتاب ہے اور قانون مین بہی قانون شہادت سے متعلق۔ جو مقدمہ کی جان ہوتی ہے اس کتاب مین مولوی غلام محمد خان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول سابق انسپکٹر پولیس نے تمام واقعات تحقیقی وواقعات متعلقہ وضمنی کی بحث عمدہ طور سے کی ہے اور آسان طور پر اس امر کی تعلیم دی ہے کہ سب انسپکٹران پولیس ودیگر افسران پولیس کو اسطرح تحقیقات کرنا چاہیئے۔ مولوی صاحب مدرس اعلیٰ مدرسۂ اعلیٰ پولیس بہی رہ چکے ہین اور یہ کتاب اونکی قیمتی تجربہ کا نچوڑ ہے افسران پولیس ضرور اس کتاب کو ملاحظہ فرمائین بہت مفید ثابت ہوگی۔ اس کتاب کی نسبت عالیجناب کرنل ایم ایم بوئی صاحب انسپکٹر جنرل پولیس ممالک متوسط ناگپور ودیگر معزز افسران پولیس نے اپنی رائے ظاہر فرمائی ہے کہ جو اہلکار پولیس اس کتاب کی مجوزہ طور پر تحقیقا کرکے مقدمہ چالان کرے گا وہ ملزم عدالت مجسٹریٹی سے ضرور سزایاب ہوگا۔ قیمت ۴ر

بحر الحیات ترجمہ اکسیر حیات۔ از سید محمد غوث شطاری رح عملیات مین نایاب اور مستند کتاب ہے۔ قیمت ۷ر

دیوان مضطر۔ نعتیہ اور عاشقانہ دونون طرحکا کلام۔ تاریخی اسمار کا خزینہ ۱۳۱۱ ہجری سے ۱۳۵۱ ہجری تک کے نہرار اسلامی تاریخی نام نمبروار مرد وعورت کے ہر سال سے جداگانہ اور متعدد۔ قیمت ۸ر

مجموعہ دیوانہائے نعت اس مین چار شاعرون۔ محفوظ ہما۔ لطیف اور شباب۔ کا کلام نعتیہ ہے۔ نعت خوان صرو منگانلین۔ قیمت ۱۲ر

گلدستۂ سہرا۔ نعتیہ سہرے۔ مشہور استادو ذوق۔ امیر۔ داغ۔ وغیرہ وغیرہ کے قابل دید ہین۔ ایک نسخہ ضرور طلب کیجے۔ قیمت صرف دو آنے۔ ۲ر

اطلاع۔ کتاب سوانح عمری شیخ علی حزین رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش۔ صحت۔ اور طبع مین مطبع کا بہت صرف ہوا ہے اور مطبع [illegible]

CALL No. { ف ح ۲۷۴ ACC. NO. ۱۳۷۳۳

AUTHOR

TITLE سوانح عمری شیخ علی حزین

THE BOOK MUST BE CHECKED AT THE TIME OF ISSSE

فارسی

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.